

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ دوم

کتاب الاستحسان
کتاب التفسیر

کتاب الاکابر
کتاب الرقاق
کتاب المنہج

کتاب اللباس
کتاب الدعوات
کتاب الايمان

ڈیوبند دارالعلوم دیوبند
کراچی پاکستان 2213368

دارالاشاعت

بسم الله الرحمن الرحيم
 ۴۲۴۵
 احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سنان بخاری رحمہ اللہ
 ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء لاہور

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۳۱۷	کتاب اللباس							
"	کس نے زینت کو حرام کیا ہے؟	۴۵۴						
"	بغیر بکتر کے	۴۵۵						
۳۱۸	پکڑا سمیٹنا	۴۵۶						
"	جو شخصوں سے نیچے ہو	۴۵۷						
"	بکتر کی دھبہ سے پکڑا لکھنا	۴۵۸						
۳۲۰	جھالدار تہبند	۴۵۹						
"	چادر	۴۶۰						
۳۲۱	قمیص پہننا	۴۶۱						
۳۲۲	قمیص کا گہریاں سینے پر	۴۶۲						
۳۲۳	تنگ آستینوں کا جُتہ پہننا	۴۶۳						
"	غزہ میں اُون کا جُتہ	۴۶۴						
"	جُا اور ریشمی فروج	۴۶۵						
۳۲۴	پاجامے	۴۶۶						
"	چوخی یا کرتے	۴۶۷						
۳۲۵	عمامے	۴۶۸						
"	سُر دھکنا	۴۶۹						
۳۲۶	خود	۴۷۰						
"	دھاری دار چادر	۴۷۱						
۳۲۸	کسا اور جھیر	۴۷۲						
۳۲۹	اشتمال عمار	۴۷۳						
۳۳۰	ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا	۴۷۴						
۳۳۱	کالی چادر	۴۷۵						
"	سبز کپڑے	۴۷۶						
۳۳۲	سفید کپڑے	۴۷۷						
۳۳۳	ریشم پہننا	۴۷۸						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۷۹	بغیر پینے لیٹ چھوٹا	۳۳۵	۵۰۵	مرگاتے کے لیے انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۳	جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا	۳۶۱
۲۸۰	لیٹیم بچھانا	۳۳۶	۵۰۶	انگوٹھی کا نگینہ تنہی کی طرف رکھنا	"	۵۳۴	ذریعہ	۳۶۲
۲۸۱	قیمتی کپڑا پہننا	"	۵۰۷	انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں	"	۵۳۵	حسن کے لیے دانتوں کی کشادگی	۳۶۳
۲۸۲	خارش کی وجہ سے لیٹیم کا استعمال	"	۵۰۸	کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کرے	۳۵۰	۵۳۶	بالوں میں انگوٹھی سے مصنوعی بال لگانا	"
۲۸۳	لیٹیم عورتوں کے لیے	۳۳۷	۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	"	۵۳۷	چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں	۳۶۴
۲۸۴	لباس اور بستروں کے معاملے میں	"	۵۱۰	عورتوں کے لیے ہار	"	۵۳۸	مصنوعی بال جوڑنے والی	"
۲۸۵	نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟	۳۳۹	۵۱۱	ہار عاریت لینا	"	۵۳۹	گودنے والی	۳۶۵
۲۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۳۴۰	۵۱۲	بایاں	"	۵۴۰	گودوانے والیاں	۳۶۶
۲۸۷	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	"	۵۱۳	بچوں کے لیے ہار	۳۵۱	۵۴۱	تصویری	"
۲۸۸	سرخ کپڑا	"	۵۱۴	عورتوں کی پال ڈھال کے مرد	"	۵۴۲	تصویری بنانے پر مذاب	۳۶۷
۲۸۹	سرخ میشرہ	"	۵۱۵	ایسے مردوں کو گھر سے نکالنا	"	۵۴۳	تصویریوں کو توڑنا	"
۲۹۰	دباغت والے اور بغیر دباغت کے چڑے کے پاپوش	۳۴۱	۵۱۶	موجھ کا کم کرانا	۳۵۲	۵۴۴	تصویریوں کو روندنا	۳۶۸
۲۹۱	داسنے پاؤں میں پہنے جوتا پہنے	۳۴۲	۵۱۸	دارھی بردھانا	"	۵۴۶	تصویریوں کے ساتھ ناز پر بھنا	۳۶۹
۲۹۲	پہلے بائیں پیر کا جوتا نکلے	"	۵۱۹	برصا پے کے متعلق روایتیں	۳۵۴	۵۴۷	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	"
۲۹۳	صرف ایک پاؤں میں جوتا	"	۵۲۰	خضاب	۳۵۵	۵۴۸	ایسے گھر میں نہ جانا جس میں تصویر ہو	۳۷۰
	بہن کو نہ چلے	"	۵۲۱	گھونگر یا لے بال	"	۵۴۹	تصویر بنانے پر لعنت بھیجنا	"
۲۹۴	دو تسمے ایک چل میں	"	۵۲۲	بالوں کو جمانا	۳۵۷	۵۵۰	جوتھویر بنانے کا	"
۲۹۵	چہرے کا سرخ خیمہ	۳۴۳	۵۲۳	بچے سے مانگ نکالنا	۳۵۸	۵۵۱	سواری پر پیچھے بیٹھنا	۳۷۱
۲۹۶	چٹائی پر بیٹھنا	"	۵۲۴	گیسو	۳۵۹	۵۵۲	ایک سواری پر تین افراد	"
۲۹۷	کپڑا جس میں سونے کی گھنڈی لگی ہو	۳۴۴	۵۲۵	قرع	"	۵۵۳	سواری کے مالک کا سواری پر	"
۲۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	"	۵۲۶	مورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۶۰	"	آگے بیٹھنا	"
۲۹۹	چاندی کی انگوٹھی	۳۴۵	۵۲۷	سر اور وارڈی میں خوشبو	"	۵۵۴	باب ۵۵۴	۳۷۲
۵۰۰	باب ۵۰۰	"	۵۲۸	کنگھا کرنا	"	۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	"
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۴۶	۵۲۹	حائض عورت کا کنگھا کرنا	"	۵۵۶	چیت لینا	۳۷۳
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	"	۵۳۰	کنگھا کرنا	۳۶۱		کتاب الادب	
۵۰۳	انگوٹھی پر نقش	۳۴۷	۵۳۱	مشک کے بارے میں روایات	"	۵۵۷	باب ۵۵۷	"
۵۰۴	چھنگلیاں انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۲	کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے	"	۵۵۸	اچھے معاملے کا مستحق؟	"

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۰۳	اپنے بھائی کی تعریف کرنا	۶۱۱	۳۸۸	پر دوس کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو	۵۸۶	۳۷۴	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد	۵۵۹
۴۰۴	قرابتداروں کا حکم	۶۱۲				"	کوئی شخص والدین کو برا بھلا نہ کہے	۵۶۰
۴۰۴	حسد اور غیبت کی ممانعت	۶۱۳	۳۸۹	اللہ اور آخرت پر ایمان	۵۸۷	"	جس نے والدین سے نیک معاملہ کیا	۵۶۱
"	بدگمانی سے بچو	۶۱۴	"	پر دوس کا حق	۵۸۸	۳۷۶	والدین کی نافرمانی	۵۶۲
۴۰۵	کو نساگمان کیا جاسکتا ہے	۶۱۵	"	ہر بھلائی صدقہ ہے	۵۸۹	۳۷۷	مشترک والد سے صلہ رحمی	۵۶۳
"	اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنا	۶۱۶	۳۹۰	شیرینی کلام	۵۹۰	"	عورت کو والدہ کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۴
۴۰۶	عکبر اور غرور	۶۱۷	"	معاملات میں نرمی	۵۹۱	۳۷۸	مشترک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۵
"	ترک ملاقات	۶۱۸	۳۹۱	مومنوں کا باہمی تعاون	۵۹۲	"	صلہ رحمی کی فضیلت	۵۶۶
۴۰۸	ترک ملاقات کس سے جائز ہے	۶۱۹		پچیسویں پارہ		۳۷۹	قطع رحم کرنے والے کا گناہ	۵۶۷
"	اپنے دوست کی ملاقات	۶۲۰				"	جس کے رزق میں کشادگی کی گئی	۵۶۸
۴۰۹	ملاقات کرنا	۶۲۱	۳۹۲	اچھی سفارش اور بری سفارش	۵۹۳	۳۷۹	جس نے صلہ رحمی کی	۵۶۹
"	دفعہ کی آمد پر زیارت	۶۲۲	"	اپنے فاضل نہ سمجھو	۵۹۴	۳۸۰	صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے	۵۷۰
۴۱۰	بھائی پارہ	۶۲۳	۳۹۳	حسن خلق اور سخاوت	۵۹۵	"	بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے	۵۷۱
۴۱۱	منہسی اور مسکراہٹ	۶۲۴	۳۹۵	اپنے گھر والوں میں رہنے کا طریقہ	۵۹۶		جس نے شرک کی حالت میں	۵۷۲
۴۱۲	اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ صلہ رحمی	۶۲۵	"	محبت اللہ کی طرف سے ہے	۵۹۷	۳۸۱	صلہ رحمی کی	
۴۱۵	خوش اطواری	۶۲۶	۳۹۶	محبت اللہ کے لیے ہے	۵۹۸	"	دوسرے بچے کو اپنے ساتھ کھینچنا	۵۷۳
۴۱۶	تکلیف پر صبر	۶۲۷	"	کوئی جماعت دوسری کو مشغول نہ کرے	۵۹۹	"	بچے کے ساتھ رحم	۵۷۴
"	لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونا	۶۲۸	۳۹۷	گالی گلوچ سے پرہیز	۶۰۰	۳۸۳	رحمت کے ساتھ بنائے گئے	۵۷۵
۴۱۷	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۶۲۹	۳۹۹	کسی کو لانا یا ٹھکانا کہنا	۶۰۱	۳۸۴	اولاد کو روزی کے عوض قتل کرنا	۵۷۶
"	کافر نہ کہنے والے	۶۳۰	"	غیبت کرنا	۶۰۲	"	بچے کو گود میں لینا	۵۷۷
۴۱۹	احکام میں سختی	۶۳۱	۴۰۰	انصار میں سب سے بہتر گھر	۶۰۳	"	بچے کو ران پر رکھنا	۵۷۸
۴۲۰	غصے سے بچنا	۶۳۲	"	مفسد کی غیبت	۶۰۴	۳۸۵	مراحم اور تعلقات کو نبھانا	۵۷۹
۴۲۱	شرم و حیا	۶۳۳	"	چغلی خوری کبیرہ گناہ ہے	۶۰۵	"	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	۵۸۰
۴۲۲	اگر شرم و حیا نہ ہو تو جو چاہے کرے	۶۳۴	۴۰۱	چغلی خوری کی کراہت	۶۰۶	"	بیواؤں کے لیے کوشش کرنا	۵۸۱
"	دینی مسئلہ میں شرم نہیں	۶۳۵	"	جھوٹ کہنے سے بچو	۶۰۷	۳۶۸	مسکین کے لیے کوشش کرنا	۵۸۲
۴۲۳	آسانی کو سختی نہ کر دو	۶۳۶	"	دور و تحاپ	۶۰۸	"	انسانوں اور جانوروں پر رحم	۵۸۳
۴۲۴	منہسی خوشی سے پیش آنا	۶۳۷	۴۰۲	ساقیوں کے بارے	۶۰۹	۳۸۷	پر دوس کے بارے وصیت	۵۸۴
۴۲۵	رواداری	۶۳۸	"	کوئی مدح مکروہ ہے	۶۱۰	۳۸۸	جس کے پر دوس اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں	۵۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۳۹	مومن کون ہے	۴۲۶	۶۶۳	حزن نام رکھنا	۴۳۶	۶۸۹	سوار پیدل کو سلام کرے	۴۶۱
۶۴۰	مہان کا حق	"	۶۶۳	نام بدلنا	"	۶۹۰	چلنے والا بیٹھنے والے کو	"
۶۴۱	مہان کی عزت و خدمت کرنا	۴۲۷	۶۶۵	انبیاء کے نام پر نام	۴۳۷	۶۹۱	چھوٹا بڑے کو	"
۶۴۲	مہان کا کھانا تیار کرنا	۴۲۸	۶۶۶	ولید بن ولید کا نام	۴۳۸	۶۹۲	سلام کا عام کرنا	۴۶۲
۶۴۳	مہان پر غصہ گنا ہے	"	۶۶۷	نام کم کر کے بچا کرنا	۴۳۸	۶۹۳	جاننے والا نہ جاننے والے کو	"
۶۴۴	مہان اگر میزبان کو کھانے میں	۴۲۸	۶۶۸	بچہ کی کنیت قبل پیدائش	۴۳۹	۶۹۴	آیت پردہ کا نزول	"
	شریک کرے	۴۲۹	۶۶۹	ابو حباب کنیت رکھنا	"	۶۹۵	اجازت مانگنا	۴۶۳
۶۴۵	بڑوں کے حقوق	۴۳۰	۶۷۰	سب سے برا نام	۴۴۰	۶۹۶	اعضاء کا زنا	۴۶۵
۶۴۶	شعر و جزد و غیرہ	۴۳۱	۶۷۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۴۴۱	۶۹۷	سلام سے اجازت طلب کرنا	"
۶۴۷	مشرکین کی بھوک کرنا	۴۳۲	۶۷۲	صراحت سے بات نہ کہنا	۴۴۲	۶۹۸	بایا ہوا بھی اجازت لے	۴۶۶
۶۴۸	مشرک کوئی اگر علم و قرآن سے	۴۳۵	۶۷۳	یہ چیز نہیں ہے کہنا؟	۴۴۳	۶۹۹	بچوں کا سلام	"
	روک دے	۴۳۵	۶۷۴	آسمان کی طرٹ دیکھنا	۴۴۴	۷۰۰	مرد و عورتوں کو اور عورتیں	"
۶۴۹	آپ کے ارشاد کی تشریح	"	۶۷۵	پانی اور لکڑی میں لکڑی مارنا	۴۴۴	۷۰۱	مردوں کو سلام کہیں؟	"
۶۵۰	زمعوا کے بارے روایت	۴۳۶	۶۷۶	زمین سے کریدنا	۴۴۵	۷۰۲	جب کوئی کہے کہ کون؟	۴۶۷
۶۵۱	دیک کہنا کیسا ہے؟	۴۳۷	۶۷۷	تعجب پر تکبیر کہنا	"	۷۰۳	جواب میں علیک السلام کہنا	"
۶۵۲	اشتر کی محبت کی نشانی	۴۳۸	۶۷۸	لکڑی پھینکنے کی ممانعت	۴۴۶	۷۰۴	غافل تھے سلام کہتا ہے	۴۶۸
۶۵۳	یہ کہنا کہ دور ہو جا	۴۳۹	۶۷۹	چھینکنے والا الحمد للہ کہے	"	۷۰۵	اگر مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں	"
۶۵۴	کسی کو مر حیا کہنا	۴۴۰	۶۸۰	چھینک کا جواب	۴۴۷	۷۰۶	مترکب گناہ	۴۶۹
۶۵۵	لوگ باپوں کے نام سے پکارے	"	۶۸۱	چھینک کا بہتر ہونا	"	۷۰۷	ذبیوں کو سلام کا جواب؟	۴۷۰
	جائیں گے	"	۶۸۲	چھینکنے والے کا جواب	"	۷۰۸	خط کو دیکھنا کب جائز ہے	"
۶۵۶	کوئی شخص ایسا نہ کہے	۴۴۳	۶۸۳	کیسے دیا جائے؟	"	۷۰۹	اہل کتاب کو خط	۴۷۲
۶۵۷	زمانے کو برا نہ کہو	"	۶۸۴	چھینکنے والے کو کب جواب نہ دے	۴۴۸	۷۱۰	خط کی ابتداء کن الفاظ	"
۶۵۸	کرم مومن کا ولی ہے	۴۴۴	۶۸۵	جائی اُسے تو مزید ہاتھ رکھے	"	۷۱۱	سے کی جائے	"
۶۵۹	فداک ابی و امی کہنا	"	۶۸۶	کتاب الاستیذان	"	۷۱۲	مردار کے لیے کھڑا ہونا	"
۶۶۰	اللہ مجھ کو تم پر خدا کرے کہنا	"	۶۸۷	سلام کی ابتداء	"	۷۱۳	معاذ فر کرنا	۴۷۳
۶۶۱	محبوب ترین نام	۴۴۵	۶۸۸	کسی کے گھر میں داخل ہونا	۴۵۹	۷۱۴	دونوں ہاتھ مقام لینا	"
۶۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ادا کر	"	۶۸۹	سلام اللہ کا نام بھی ہے	۴۶۰			
	کنیت کو اکٹھا نہ کرو	"	۶۹۰	کم کا زیادہ کو سلام کرنا	۴۶۱			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	چھبیسواں پارہ		۴۳۷	عمارت کے بارے میں	۳۸۸	۴۶۱	بنیر قبلہ رو کے دُعا	۵۰۳
۴۱۳	معافہ کرنا	۴۳۸	۴۳۸	اللہ کو پکارو	۳۸۹	۴۶۲	قبلہ رو ہو کر دُعا کرنا	۵۰۴
۴۱۴	لبیک و سجدیک سے	۴۳۹	۴۳۹	سب سے بہتر استغفار	"	۴۶۳	طولی عمر اور مال کے لیے دُعا	"
	{ جواب دینا	"	۴۴۰	دن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار	۳۹۰	۴۶۴	پریشانی کے وقت کی دُعا	۵۰۴
۴۱۵	کسی کو بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھانے	۴۴۰	۴۴۱	توبہ	"	۴۶۵	سخت مصیبت سے پناہ	"
۴۱۶	مجلس میں کشادگی پیدا کرنا	"	۴۴۲	دائیں پہلو بیٹھنا	۳۹۱	۴۶۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر	۵۰۵
۴۱۷	جر مجلس میں کھڑا ہو گیا	۴۴۲	۴۴۳	مہارت میں رات گزارنا	۳۹۲	۴۶۷	موت اور زندگی کی دُعا	"
۴۱۸	ہاتھ سے احتیاء کرنا	"	۴۴۴	سوتے وقت کیا پڑھا جائے	"	۴۶۸	برکت کی دُعا	۵۰۶
۴۱۹	فیک لگا کر بیٹھنا	۴۴۴	۴۴۵	دایاں ہاتھ	۳۹۳	۴۶۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر	۵۰۷
۴۲۰	تیز چلنا	"	۴۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	"	۴۷۰	کیا آپ کے سوا بھی دوسرے	۵۰۸
۴۲۱	تخت	"	۴۴۷	رات کو جا گنے کے وقت دُعا	۳۹۴	۴۷۱	پر درود بھیجا جاسکتا ہے	"
۴۲۲	جس کے لیے گڑا بچھایا گیا	۴۴۷	۴۴۸	سوتے وقت تکبیر	۳۹۵	۴۷۲	اگر میرے سے کسی کو کوئی	"
۴۲۳	عمر کے بعد قیلولہ	۴۴۸	۴۴۹	سوتے وقت اعوذ باللہ	"	۴۷۳	تکلیف پہنچی ہو	"
۴۲۴	مسجد میں قیلولہ	۴۴۹	۴۵۰	پڑھنا	"	۴۷۴	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۹
۴۲۵	کسی کے ہاں قیلولہ	"	۴۵۱	باب ۵۰	"	۴۷۵	لوگوں کے غلبہ سے پناہ	"
۴۲۶	سہولت کے مطابق بیٹھنا	۴۵۰	۴۵۲	آدھی رات کے وقت	۳۹۶	۴۷۶	غذاب قبر سے پناہ	۵۱۰
۴۲۷	سرگوشی کرنا	"	۴۵۳	دُعا کرنا	"	۴۷۷	فتنوں سے پناہ	۵۱۱
۴۲۸	چت لیٹنا	۴۵۳	۴۵۴	بیت الخلاء کے لیے	"	۴۷۸	گناہ اور قرض سے پناہ	"
۴۲۹	ایک کو چھوڑ کر دُعا کا آپس	"	۴۵۵	صبح کے وقت کیا کہے؟	"	۴۷۹	بزدلی سے پناہ	۵۱۲
	{ میں سرگوشی کرنا	"	۴۵۶	نمازیں دُعا	۳۹۷	۴۸۰	بخل سے پناہ	"
۴۳۰	رازداری	۴۵۶	۴۵۷	نماز کے بعد دُعا	۳۹۸	۴۸۱	ناکارہ عمر سے پناہ	"
۴۳۱	اگر تین سے زیادہ افراد ہوں	"	۴۵۸	ان کے لیے دُعا کیجئے	۳۹۹	۴۸۲	دُعا دے یا بد کو دور کرتی ہے	"
۴۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	"	۴۵۹	صبح کی رعایت	۵۰۱	۴۸۳	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۵۱۳
۴۳۳	سوتے وقت کی تدابیر	۴۵۹	۴۶۰	عزم و یقین سے دُعا کرنا	۵۰۲	۴۸۴	مالدار کے فتنے سے پناہ	۵۱۴
۴۳۴	رات کو دروازہ بند کرنا	"	۴۶۱	اگر بندہ جلد بازی نہ کرے	"	۴۸۵	محتاجی سے پناہ	"
۴۳۵	بڑے ہو کر غصہ کرنا	۴۶۱	۴۶۲	دعائیں اٹھانے	"	۴۸۶	مال کی زیادتی کی دُعا	۵۱۵
۴۳۶	کھیل جو عبادت سے غافل کر دے	۴۶۲	۴۶۳		"	۴۸۷	استخارہ کی دُعا	"

صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب
۵۵۳	۸۳۷	۵۳۰ جس نے صرف ارادہ کیا	۸۱۱	۵۱۶	۸۶ دُعا کے وقت کی دُعا	۵۱۶	۸۶
"	۸۳۸	" گناہوں کو ہلکا جانا	۸۱۲	"	۸۷ گھائی پر چڑھنے کی دُعا	۵۱۷	۸۷
"	۸۳۹	۵۳۱ اعمال کا اعتبار	۸۱۳	"	۸۸ داوی میں اترتے وقت	۵۱۷	۸۸
۵۵۵	۸۴۰	۵۳۲ گوشہ نشینی	۸۱۴	"	۸۹ کی دُعا	۵۱۷	۸۹
۵۵۶	۸۴۱	" امانت کا اٹھ جانا	۸۱۵	"	۹۰ سفر کے ارادہ کے وقت کی دُعا	۵۱۷	۹۰
۵۵۷	۸۴۲	" رہا اور شہرت	۸۱۶	"	۹۱ شادی کرنے والے کے	۵۱۷	۹۱
"	۸۴۳	۵۳۵ اللہ کی راہ میں لگانا	۸۱۷	"	۹۲ لیے دُعا	۵۱۷	۹۲
۵۵۸	۸۴۴	۵۳۶ تواضع	۸۱۸	۵۱۸	۹۱ جب بیوی کے پاس آئے	۵۱۸	۹۱
۵۵۹	۸۴۵	۵۳۷ قیامت کا معاملہ	۸۱۹	"	۹۲ اسے ہمارے رب دینا اور	۵۱۸	۹۲
"	۸۴۶	۵۳۸ یاب ۸۴۶	۸۲۰	"	۹۳ آخرت میں بھلائی عطا فرما	۵۱۹	۹۳
۵۶۰	۸۴۷	" اللہ کی ملاقات کو محبوب جانتا	۸۲۱	"	۹۴ دنیا کی آزمائش سے بچاؤ	۵۲۰	۹۴
۵۶۱	۸۴۸	۵۳۹ جان کنی	۸۲۲	۵۲۱	۹۵ بار بار دُعا کرنا	۵۲۱	۹۵
۵۶۳	۵۴۰	۵۴۰	۸۲۳	"	۹۶ مشرکین کے لیے دعا	۵۲۲	۹۶
	"	"	۸۲۴	۵۲۳	۹۷ مشرکین کے لیے دعا	۵۲۳	۹۷
۵۶۳	۵۴۱	۵۴۱	۸۲۵	"	۹۸ مغفرت کی دُعا	۵۲۴	۹۸
	"	"	۸۲۶	۵۲۴	۹۹ جہم کی خاص گھڑی میں دُعا	۵۲۴	۹۹
۵۶۳	۵۴۲	۵۴۲	۸۲۷	"	۱۰۰ یہود کے بارے دعائیں	۵۲۵	۱۰۰
	"	"	۸۲۸	"	۱۰۱ آمین کہنا	۵۲۵	۱۰۱
۵۶۳	۵۴۳	۵۴۳	۸۲۹	"	۱۰۲ لا الہ الا فیضیت	۵۲۶	۱۰۲
	"	"	۸۳۰	"	۱۰۳ سبحان اللہ کی فضیلت	۵۲۶	۱۰۳
۵۶۳	۵۴۴	۵۴۴	۸۳۱	"	۱۰۴ ذکر اللہ کی فضیلت	۵۲۷	۱۰۴
	"	"	۸۳۲	"	۱۰۵ لا حول ولا قوۃ کہنا	۵۲۷	۱۰۵
۵۶۳	۵۴۵	۵۴۵	۸۳۳	"	۱۰۶ اللہ کا خاص نام	۵۲۸	۱۰۶
	"	"	۸۳۴	"	۱۰۷ وقف کے ساتھ وعظ	۵۲۸	۱۰۷
۵۶۳	۵۴۶	۵۴۶	۸۳۵	"	۱۰۸ ولی میں نرمی کی دُعا	۵۲۹	۱۰۸
	"	"	۸۳۶	"	۱۰۹ آخرت میں دنیا کی مثال	۵۲۹	۱۰۹
۵۶۳	۵۴۷	۵۴۷	۸۳۷	"	۱۱۰ دنیا میں مسافر کی طرح رہو	۵۳۰	۱۱۰
	"	"	۸۳۸	"	۱۱۱ درازی اُمید	۵۳۱	۱۱۱
۵۶۳	۵۴۸	۵۴۸	۸۳۹	"	۱۱۲	۵۳۱	۱۱۲
	"	"	۸۴۰	"	۱۱۳	۵۳۱	۱۱۳
۵۶۳	۵۴۹	۵۴۹	۸۴۱	"	۱۱۴	۵۳۱	۱۱۴
	"	"	۸۴۲	"	۱۱۵	۵۳۱	۱۱۵
۵۶۳	۵۵۰	۵۵۰	۸۴۳	"	۱۱۶	۵۳۱	۱۱۶
	"	"	۸۴۴	"	۱۱۷	۵۳۱	۱۱۷
۵۶۳	۵۵۱	۵۵۱	۸۴۵	"	۱۱۸	۵۳۱	۱۱۸
	"	"	۸۴۶	"	۱۱۹	۵۳۱	۱۱۹
۵۶۳	۵۵۲	۵۵۲	۸۴۷	"	۱۲۰	۵۳۱	۱۲۰
	"	"	۸۴۸	"	۱۲۱	۵۳۱	۱۲۱
۵۶۳	۵۵۳	۵۵۳	۸۴۹	"	۱۲۲	۵۳۱	۱۲۲
	"	"	۸۵۰	"	۱۲۳	۵۳۱	۱۲۳
۵۶۳	۵۵۴	۵۵۴	۸۵۱	"	۱۲۴	۵۳۱	۱۲۴
	"	"	۸۵۲	"	۱۲۵	۵۳۱	۱۲۵
۵۶۳	۵۵۵	۵۵۵	۸۵۳	"	۱۲۶	۵۳۱	۱۲۶
	"	"	۸۵۴	"	۱۲۷	۵۳۱	۱۲۷
۵۶۳	۵۵۶	۵۵۶	۸۵۵	"	۱۲۸	۵۳۱	۱۲۸
	"	"	۸۵۶	"	۱۲۹	۵۳۱	۱۲۹
۵۶۳	۵۵۷	۵۵۷	۸۵۷	"	۱۳۰	۵۳۱	۱۳۰
	"	"	۸۵۸	"	۱۳۱	۵۳۱	۱۳۱
۵۶۳	۵۵۸	۵۵۸	۸۵۹	"	۱۳۲	۵۳۱	۱۳۲
	"	"	۸۶۰	"	۱۳۳	۵۳۱	۱۳۳
۵۶۳	۵۵۹	۵۵۹	۸۶۱	"	۱۳۴	۵۳۱	۱۳۴
	"	"	۸۶۲	"	۱۳۵	۵۳۱	۱۳۵
۵۶۳	۵۶۰	۵۶۰	۸۶۳	"	۱۳۶	۵۳۱	۱۳۶
	"	"	۸۶۴	"	۱۳۷	۵۳۱	۱۳۷
۵۶۳	۵۶۱	۵۶۱	۸۶۵	"	۱۳۸	۵۳۱	۱۳۸
	"	"	۸۶۶	"	۱۳۹	۵۳۱	۱۳۹
۵۶۳	۵۶۲	۵۶۲	۸۶۷	"	۱۴۰	۵۳۱	۱۴۰
	"	"	۸۶۸	"	۱۴۱	۵۳۱	۱۴۱
۵۶۳	۵۶۳	۵۶۳	۸۶۹	"	۱۴۲	۵۳۱	۱۴۲
	"	"	۸۷۰	"	۱۴۳	۵۳۱	۱۴۳
۵۶۳	۵۶۴	۵۶۴	۸۷۱	"	۱۴۴	۵۳۱	۱۴۴
	"	"	۸۷۲	"	۱۴۵	۵۳۱	۱۴۵
۵۶۳	۵۶۵	۵۶۵	۸۷۳	"	۱۴۶	۵۳۱	۱۴۶
	"	"	۸۷۴	"	۱۴۷	۵۳۱	۱۴۷
۵۶۳	۵۶۶	۵۶۶	۸۷۵	"	۱۴۸	۵۳۱	۱۴۸
	"	"	۸۷۶	"	۱۴۹	۵۳۱	۱۴۹
۵۶۳	۵۶۷	۵۶۷	۸۷۷	"	۱۵۰	۵۳۱	۱۵۰
	"	"	۸۷۸	"	۱۵۱	۵۳۱	۱۵۱
۵۶۳	۵۶۸	۵۶۸	۸۷۹	"	۱۵۲	۵۳۱	۱۵۲
	"	"	۸۸۰	"	۱۵۳	۵۳۱	۱۵۳
۵۶۳	۵۶۹	۵۶۹	۸۸۱	"	۱۵۴	۵۳۱	۱۵۴
	"	"	۸۸۲	"	۱۵۵	۵۳۱	۱۵۵
۵۶۳	۵۷۰	۵۷۰	۸۸۳	"	۱۵۶	۵۳۱	۱۵۶
	"	"	۸۸۴	"	۱۵۷	۵۳۱	۱۵۷
۵۶۳	۵۷۱	۵۷۱	۸۸۵	"	۱۵۸	۵۳۱	۱۵۸
	"	"	۸۸۶	"	۱۵۹	۵۳۱	۱۵۹
۵۶۳	۵۷۲	۵۷۲	۸۸۷	"	۱۶۰	۵۳۱	۱۶۰
	"	"	۸۸۸	"	۱۶۱	۵۳۱	۱۶۱
۵۶۳	۵۷۳	۵۷۳	۸۸۹	"	۱۶۲	۵۳۱	۱۶۲
	"	"	۸۹۰	"	۱۶۳	۵۳۱	۱۶۳
۵۶۳	۵۷۴	۵۷۴	۸۹۱	"	۱۶۴	۵۳۱	۱۶۴
	"	"	۸۹۲	"	۱۶۵	۵۳۱	۱۶۵
۵۶۳	۵۷۵	۵۷۵	۸۹۳	"	۱۶۶	۵۳۱	۱۶۶
	"	"	۸۹۴	"	۱۶۷	۵۳۱	۱۶۷
۵۶۳	۵۷۶	۵۷۶	۸۹۵	"	۱۶۸	۵۳۱	۱۶۸
	"	"	۸۹۶	"	۱۶۹	۵۳۱	۱۶۹
۵۶۳	۵۷۷	۵۷۷	۸۹۷	"	۱۷۰	۵۳۱	۱۷۰
	"	"	۸۹۸	"	۱۷۱	۵۳۱	۱۷۱
۵۶۳	۵۷۸	۵۷۸	۸۹۹	"	۱۷۲	۵۳۱	۱۷۲
	"	"	۹۰۰	"	۱۷۳	۵۳۱	۱۷۳
۵۶۳	۵۷۹	۵۷۹	۹۰۱	"	۱۷۴	۵۳۱	۱۷۴
	"	"	۹۰۲	"	۱۷۵	۵۳۱	۱۷۵
۵۶۳	۵۸۰	۵۸۰	۹۰۳	"	۱۷۶	۵۳۱	۱۷۶
	"	"	۹۰۴	"	۱۷۷	۵۳۱	۱۷۷
۵۶۳	۵۸۱	۵۸۱	۹۰۵	"	۱۷۸	۵۳۱	۱۷۸
	"	"	۹۰۶	"	۱۷۹	۵۳۱	۱۷۹
۵۶۳	۵۸۲	۵۸۲	۹۰۷	"	۱۸۰	۵۳۱	۱۸۰
	"	"	۹۰۸	"	۱۸۱	۵۳۱	۱۸۱
۵۶۳	۵۸۳	۵۸۳	۹۰۹	"	۱۸۲	۵۳۱	۱۸۲
	"	"	۹۱۰	"	۱۸۳	۵۳۱	۱۸۳
۵۶۳	۵۸۴	۵۸۴	۹۱۱	"	۱۸۴	۵۳۱	۱۸۴
	"	"	۹۱۲	"	۱۸۵	۵۳۱	۱۸۵
۵۶۳	۵۸۵	۵۸۵	۹۱۳	"	۱۸۶	۵۳۱	۱۸۶
	"	"	۹۱۴	"	۱۸۷	۵۳۱	۱۸۷
۵۶۳	۵۸۶	۵۸۶	۹۱۵	"	۱۸۸	۵۳۱	۱۸۸
	"	"	۹۱۶	"	۱۸۹	۵۳۱	۱۸۹
۵۶۳	۵۸۷	۵۸۷	۹۱۷	"	۱۹۰	۵۳۱	۱۹۰
	"	"	۹۱۸	"	۱۹۱	۵۳۱	۱۹۱
۵۶۳	۵۸۸	۵۸۸	۹۱۹	"	۱۹۲	۵۳۱	۱۹۲
	"	"	۹۲۰	"	۱۹۳	۵۳۱	۱۹۳
۵۶۳	۵۸۹	۵۸۹	۹۲۱	"	۱۹۴	۵۳۱	۱۹۴
	"	"	۹۲۲	"	۱۹۵	۵۳۱	۱۹۵
۵۶۳	۵۹۰	۵۹۰	۹۲۳	"	۱۹۶	۵۳۱	۱۹۶
	"	"	۹۲۴	"	۱۹۷	۵۳۱	۱۹۷
۵۶۳	۵۹۱	۵۹۱	۹۲۵	"	۱۹۸	۵۳۱	۱۹۸
	"	"	۹۲۶	"	۱۹۹	۵۳۱	۱۹۹
۵۶۳	۵۹۲	۵۹۲	۹۲۷	"	۲۰۰	۵۳۱	۲۰۰
	"	"	۹۲۸	"	۲۰۱	۵۳۱	۲۰۱
۵۶۳	۵۹۳	۵۹۳	۹۲۹	"	۲۰۲	۵۳۱	۲۰۲
	"	"	۹۳۰	"	۲۰۳	۵۳۱	۲۰۳
۵۶۳	۵۹۴	۵۹۴	۹۳۱	"	۲۰۴	۵۳۱	۲۰۴
	"	"	۹۳۲	"	۲۰۵	۵۳۱	۲۰۵
۵۶۳	۵۹۵	۵۹۵	۹۳۳	"	۲۰۶	۵۳۱	۲۰۶
	"	"	۹۳۴	"	۲۰۷	۵۳۱	۲۰۷
۵۶۳	۵۹۶	۵۹۶	۹۳۵	"	۲۰۸	۵۳۱	۲۰۸
	"	"	۹۳۶	"	۲۰۹	۵۳۱	۲۰۹
۵۶۳	۵۹۷	۵۹۷	۹۳۷	"	۲۱۰	۵۳۱	۲۱۰
	"	"	۹۳۸	"	۲۱۱	۵۳۱	۲۱۱
۵۶۳	۵۹۸	۵۹۸	۹۳۹	"	۲۱۲	۵۳۱	۲۱۲
	"	"	۹۴۰	"	۲۱۳	۵۳۱	۲۱۳
۵۶۳	۵۹۹	۵۹۹	۹۴۱	"	۲۱۴	۵۳۱	۲۱۴
	"	"	۹۴۲	"	۲۱۵	۵۳۱	۲۱۵
۵۶۳	۶۰۰	۶۰۰	۹۴۳	"	۲۱۶	۵۳۱	۲۱۶
	"	"	۹۴۴	"	۲۱۷	۵۳۱	۲۱۷
۵۶۳	۶۰۱	۶۰۱	۹۴۵	"	۲۱۸	۵۳۱	۲۱۸
	"	"	۹۴۶	"	۲۱۹	۵۳۱	۲۱۹
۵۶۳	۶۰۲	۶۰۲	۹۴۷	"	۲۲۰	۵۳۱	۲۲۰
	"	"	۹۴۸	"	۲۲۱	۵۳۱	۲۲۱
۵۶۳	۶۰۳	۶۰۳	۹۴۹	"	۲۲۲	۵۳۱	۲۲۲
	"	"	۹۵۰	"	۲۲۳	۵۳۱	۲۲۳
۵۶۳	۶۰۴	۶۰۴	۹۵۱	"	۲۲۴	۵۳۱	۲۲۴
	"	"	۹۵۲	"	۲۲۵	۵۳۱	۲۲۵
۵۶۳	۶۰۵	۶۰۵	۹۵۳	"	۲۲۶	۵۳۱	۲۲۶
	"	"	۹۵۴	"	۲۲۷	۵۳۱	۲۲۷
۵۶۳	۶۰۶	۶۰۶	۹۵۵	"	۲۲۸	۵۳۱	۲۲۸
	"	"	۹۵۶	"	۲۲۹	۵۳۱	۲۲۹
۵۶۳	۶۰۷	۶۰۷	۹۵۷	"	۲۳۰	۵۳۱	۲۳۰
	"	"	۹۵۸	"	۲۳۱	۵۳۱	۲۳۱
۵۶۳	۶۰۸	۶۰۸	۹۵۹	"	۲۳۲	۵۳۱	۲۳۲
	"	"	۹۶۰	"	۲۳۳	۵۳۱	۲۳۳
۵۶۳	۶۰۹	۶۰۹	۹۶۱	"	۲۳۴	۵۳۱	۲۳۴

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۶۰	تقدیر	۵۸۷	۸۸۲	دوسرے مذہب کی قسم کھانا	۶۰۶	۹۰۷	قسموں کی تفصیل	۶۲۲
۸۶۱	قلم اللہ کے علم پر	"	۸۸۳	ایسا نہ کہے	"	۹۰۸	قسموں کے کفارے	۶۲۵
۸۶۲	اللہ جانتا ہے	۵۸۸	۸۸۴	ارشاد الہی	"	۹۰۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	"
۸۶۳	اللہ کا حکم معین ہے	۵۸۹	۸۸۵	اللہ کو گواہ بنانا	۶۰۸	۹۱۰	کفارے میں مدد کرنا	۶۲۶
۸۶۴	عمل خاتے پر موقوف ہے	۵۹۰	۸۸۶	اللہ کا عہد	"	۹۱۱	مسکینوں کو دینا	"
۸۶۵	نذر اور بندہ	۵۹۱	۸۸۷	اللہ کی ذات و صفات کی قسم	۶۰۹	۹۱۲	مدنیہ کے صاع میں برکت	{
۸۶۶	گناہ سے بچنے کی توفیق	"	۸۸۸	لعمرا اللہ کہنا	"	"	کی دُعا	
۸۶۷	معصوم کون ہے؟	۵۹۲	۸۸۹	یہیں نعو کے بارے	۶۱۰	۹۱۳	غلام کو آزاد کرنا	۶۲۸
۸۶۸	جس جگہ یا شہر کو بم ہلاک کرنا چاہیں	"	۸۹۰	بھول کر قسم کے خلاف کرنا	"	۹۱۴	کفارہ میں آزاد کرنا	"
۸۶۹	ہم نے تمہیں خواب دکھایا	۵۹۳	۸۹۱	یہیں غموس	۶۱۳	۹۱۵	کفارہ میں غلام آزاد کرے	"
۸۷۰	آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی مناجات	"	۸۹۲	اللہ کے عہد کو بیچنا	۶۱۴	۹۱۶	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۶۲۹
۸۷۱	جو اللہ دے	۵۹۴	۸۹۳	ملکیت نہ ہو، پھر قسم کھائے	۶۱۵	۹۱۷	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ	۶۳۰
۸۷۲	برائی سے اللہ کی پناہ	"	"	آج بات نہ کروں گا	۶۱۶	"	"	"
۸۷۳	دل میں حائل ہوتا	"	۸۹۴	بیوی کے پاس حبیبہ نہ جانے	{	۶۱۷	"	"
۸۷۴	جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مکہ دیا	۵۹۵	۸۹۵	نہید نہ پینے کی قسم		"	"	"
۸۷۵	ہدایت اللہ کی ہے	"	۸۹۶	سالم نہ کھانے کی قسم	۶۱۸	۶۱۹	"	"
کتاب الایمان و المذہب			۸۹۷	قسموں میں نیت	"	"	"	"
			۸۹۸	اپنا مال نذر کے طوع پر دینا	"	"	"	"
			۸۹۹	کھانے کی چیز کو حرام کرنا	"	"	"	"
			۹۰۰	نذر پوری کرنا	۶۲۰	"	"	"
۸۷۶	اللہ تو قسموں پر مواخذہ نہ کرے گا	۵۹۶	۹۰۱	جو نذر پوری نہ کرے	۶۲۱	"	"	"
۸۷۷	خدا کی قسم	۵۹۸	۹۰۲	طاعت میں منت ماننا	"	"	"	"
۸۷۸	آپ کا قسم کھانا	"	۹۰۳	جاہلیت میں قسم	"	"	"	"
۸۷۹	آباد کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۴	۹۰۴	مرنے والے پر جو نذر واجب ہو	{	۶۲۲	"	"
۸۸۰	غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۵	۹۰۵	معصیت کی نذر		"	"	"
۸۸۱	بغیر کچھ قسم کھانا	"	۹۰۶	دونوں کے روزے کی نذر	۶۲۳	"	"	"

باب ۲۵۳ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا جَنَاحَهُ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس

باب ۲۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورَ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خِيَلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسَ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَانِ : سَوْفٌ أَوْ خِيَلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَبِيعُ بْنُ أَسْلَمٍ يَخْبَرُونَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خِيَلَةً :

باب ۲۵۵ مَنْ جَدَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خِيَلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَذَوُّرَ نَقِيَامَةٍ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِسْتَرَفِي إِلَّا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے ، ان سے بنی ربیع کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لباس

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے ۔ ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں (جو چاہو پہنو ، بھر لیکو و جو چیزیں زہول ، فضول خرچی اور تکبر ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے ۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا تکبر کی

راہ سے کرتے ہیں۔

۴۳۱۔ مجھ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ علیؓ نے خبر دی، انھیں یونسؓ نے، انھیں حسنؓ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ سورج گرہن ہڑا تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آنحضرتؐ جدی میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے، لوگ بھی حج ہو گئے آنحضرتؐ نے دو رکعت نماز پڑھی گرہن ختم ہو گیا تھا آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سورج اور چاند آمد کی نشانیاں ہیں میں سے دو نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم نشانیاں میں سے کوئی نشانہ دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، یہاں تک وہ ختم ہو جائے۔

۴۵۶۔ کپڑا اسمیٹنا

۴۳۲۔ مجھ سے اسحاقؓ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہیلؓ نے خبر دی، انھیں عیسیٰ بن ابی زائدہؓ نے خبر دی، انھیں عون بن ابی جحیفہؓ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ کلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر آئے اور زمین میں گاڑ دیا۔ پھر نماز کے لیے تکیہ لگے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حکم پہنچے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور و حب آنحضرتؐ نماز پڑھ رہے تھے آنحضرتؐ کے سامنے نیزہ کے پرے پرے گزار رہے تھے۔

۴۵۷۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۴۳۳۔ ہم سے آدمؑ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعیدؓ نے اور ان سے ابورہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

۴۵۸۔ جو ٹھیکر کی دھب سے اپنا کپڑا گھسیٹنا ہڑا چلے

۴۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسفؓ نے حدیث بیان کی، انھیں مالکؓ نے خبر دی، انھیں ابوالزنادؓ نے، انھیں اعرجؓ نے اور انھیں ابورہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا تہذور کی دھب سے گھسیٹتا چلے گا اس کی امت کے دل اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

۴۳۵۔ ہم سے آدمؑ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہؓ نے حدیث بیان کی،

کُتِبَتْ مِنْ دَمْنَعِهِ خِيَلًا ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يُحَرِّثُوهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَقْبَلَ النَّاسُ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ رُجِلِي عَمَّا تَمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا سَأَلْتُم مِّنْهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا ۝

باب التَّشْبِيرِ فِي الشِّيَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهِيلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنْزَةٍ فَكَرَّهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُّشْهُرَةٍ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ: وَمَا يَتُ النَّاسَ وَالسَّاءُ وَابْتُ يَمُرُّونَ سَبِينَ مَدْيَنٍ مِنْ دَمْنَعِهِ ۝

العَنْزَةُ ۝

باب مَا اسْتَفْلَ مِنَ الْكُفَّينَ فَمَوْفِي النَّارِ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتَفْلَ مِنَ الْكُفَّينَ مِنَ الْإِزَارِ فَمَوْفِي النَّارِ ۝

باب مَا مِنْ جَدِّ ثَوْبِهِ مِنَ الْخَبَلِ ۝

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ كَيُوهَ الْبَقِيَا مَتَى إِلَى مَنْ جَدَّ إِسَارَهُ بِطَرَاةٍ ۝

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا ربی بیان کیا کہ، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک عہد میں کہو غزو میں مرمت، سر کے بال لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنسا رہے گا۔

۳۴۶۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غزو میں اپنا تہہ گھسیٹا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطے سے کی، ابو شعیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۳۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھوکے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۳۴۸۔ ہم سے مطرب بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن دثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے۔ جس میں آپ شعیب کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غزو کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تہہ کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہہ یا قمیص کسی کی انھوں نے قمیص نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جابر بن سکیم زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن زید چہ قال سمعت اباہما یذکرہ یقول: قال النبی اذ قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی فی حلة یتغیبہ نفسه من رجل حمتہ اذ خسف اللہ بہ فہو یتجمل الی نور القیامۃ

۳۴۶۔ حدثنا سعید بن عقیل قال حدثنی النبی قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینما رجل یتجمل امرأۃ خسف بہ فہو یتجمل فی الارض الی یوم القیامۃ: تابعہ یونس عن الزہری و لہ یرفعه شعیب عن ابی ہریرۃ

۳۴۷۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا وہب بن جریر أخبرنا ابی عن عمہ جریر بن زید قال کنت مع سالیج بن عبد اللہ بن عمر علی باب دارک فقال سمعت اباہما یذکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحوا

۳۴۸۔ حدثنا مطرب بن فضل حدثنا شہاب حدثنا شعیب قال لقیئت محارب بن دثار علی فرس و ہوا فی مکانہ الذی یفعل فیہ فسالته عن هذا الحدیث فحدثنی فقال: سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من جرد ثوبہ حنیئہ لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقلت لمحارب اذ کرم امرأۃ قال: ما خفف امرأۃ ولا یمیصا. تابعہ جبلة بن سحیج و زید بن اسلم و زید بن عبد اللہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی عن تابع عن ابن عمر مثله. و تابعہ موسی بن عقبہ و عمر بن محمد و قتادۃ

رضی اللہ عنہ فاسی طرح، اور اس کی متابعت موسیٰ بن عقبہؓ عن محمد بن عمرو اور قتادہ بن موسیٰ نے سالم سے کی، ان سے ابن عمرؓ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غزو میں اپنا کپڑا گھسیٹتا بڑا چلا۔

۷۵۹۔ جھاردار تہمد۔ اور زہری، ابو یوسف بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات نے جھاردار کو کھڑا سینا ہے۔

۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قحطی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنکھوں کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن انھوں نے مجھے طلاق دی اور طلاق منقطع دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اور وہ بچہ، ان کے ساتھ یا رسول اللہ صرف اس بچہ جیسا ہے، انھوں نے اپنی چادر کی بھالہ اپنے اٹھ میں لے کر اشارہ کیا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، جو دروازے پر کھڑے تھے اور انھیں بھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی، بیان کیا کہ خالد رضی اللہ عنہ (وہیں سے) برے، ابوبکر، آپ اس عورت کو روک سکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے لیکن واللہ، اس بات پر حضور اکرم کا تبسم اور ہلکا سا آنکھوں نے ان خاتون سے فرمایا غایبم دو بارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمہارے دوسرے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ) تمہارا مزہ نہ چکھ لیں۔ اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔ پھر بعد میں یہی خاتون بن گیا۔

۴۶۰۔ چادر۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک ایرانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔

ہم ۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ محمد رضی اللہ عنہ نے حدیث شراب سے پہلے شراب کے نشہ میں جب ان کی انٹنی ذبح کر دی،

بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَرَّ نَفْسَهُ

بَابُ ٢٥٩ إِذَا زَالَ الْمُهْدَبُ - وَبُذِرَ كَرَعُ الزَّهْرِ
وَأُفِيَ بِمَكْرٍ مِنْ مُحَمَّدٍ وَخَصَّ بِهِ أَبُو السَّيِّدِ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَهْلَهُ لِمَسْأَلَتِهِ بِأَقْهَدَ

٤٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي عَنْ وَهْبِ بْنِ الرُّمَيْثَانِ عَامَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَجِجِ الدِّيَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:
جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِرِغَابَةِ الْقُرْبِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَ أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ تَحْتَ رِغَابَةٍ فَطَلَّقْنِي
فَبِتَّ طَلَقِي فَتَرَ وَحَبْتُ بَعْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ
الرُّبَيْكِ وَإِنَّهُ وَاللَّهُ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا
مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هَذْبَةً مِنْ
جِلْبَابِهَا - فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ
بِالْبَابِ لَمْ يَذْوَ لَهَا قَالَتْ فَقَالَ خَالِدُ يَا
أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ
مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجَعِي إِلَى رِغَابَةٍ لَا حَتَّى يَذْوَ
وَتَذْوَ فِي عَسَلِكَ فَصَارَ سَنَةً بَعْدَ:

باب في الاستدعية - وقال ابن عباس: جنداً عراقي
رداء النبي صلى الله عليه وسلم

٢٠٨
م. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَدْ هَا لَيْتُم مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ

اور انھوں نے آنحضرتؐ سے اگر اس کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اڑھ کر تشریف لے چلے گئے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۴۶۱۔ قمیص پہننا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں، اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے گھر سے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۴۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہؐ، مجھ کو کس طرح کا کپڑا پہننے کا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو قمیص، یا جامہ، برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہننے کا۔ البتہ اگر اسے چپل نہ ملے تو (چمچڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو کھنڈل سے نیچے تک ہوں۔

۴۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی رماضیؓ کے پاس جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی دوش نکالی گئی اور حضور اکرمؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضرتؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے (کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)۔

۴۶۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے جو مخلص اور اکابر صحابہؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے لیے دعا فرمائے۔

لے بعض روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرمؐ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک سو قدیر پہنائی تھی، اس لیے اس کے بدلہ کے طور پر آنحضرتؐ نے بھی اپنی قمیص اسی سو قدیر دی جب اسے آنحضرتؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعَهُ اَنَا وَمَنْ مَعِيَ مِنْ حَارِثِ بْنِ حَافٍ حَايَا النَّبِيَّ اَنْ يَنْسَى فِيهِ حِمْلَةً فَاَسْتَاذَنَ فَاَذِنُوا

لَهُمْ:

باب ۴۶۱۔ لُبْسُ الْقَمِيصِ۔

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا اِنَّا لَنَعُوذُ عَلَى وَجْهِ اَبِي نَابِثٍ بِصِدْرَا:

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا يَلْبِسُ الْمُحْرَمُ مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبِسُ الْمُحْرَمُ الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا الْخَفَتَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَا النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبِسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْخَفَتَيْنِ:

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَى الشَّيْءِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرِيَهُ فَأَخْرَجَهُ وَوَضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَقَّتْ عَلَيْهِ مِنْ يَدَيْهِ وَالنِّسَاءُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَهْلَمُهُ:

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا دُفِنَ فِي عَمَاءِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاءٍ لَبِسَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ قَمِيصًا أَكْفَيْتُهُ نِيَةً وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَخَفُّ لَهَا فَأَخْطَاهُ قَمِيصُهُ وَقَالَ: وَإِذَا دُرِغَتْ فَأَذِنَا فَلَمَّا دُرِغَ

اَوْ مِنْهُ فَبَاءَ بِصَلَاتِي عَلَيْهِ وَجَدْتُ بِهِ عُسْرًا
فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ عَمَّاكَ اللهُ اِنْ تَصَلَّيْتَ
عَنِ الْمُنَافِقَيْنِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا
سَتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، فَنَدَّ لَكَ
وَلَا تَصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَا تَلَا
اَمْرًا. فَتَرَكَ الصَّلَاةَ

عَلَيْهِمْ

بَابُ ثَلَاثِينَ

بَابُ ثَلَاثِينَ فِي تَقْرِيرِ النِّجَاشِيِّ مِنْ عِنْدِ الْعَبَّاسِ وَتَقْرِيرِهِ
۴۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيهِمْ بَنْ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَابِلِ وَالْمُنَافِقِينَ
كَتَمَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ
اُمْنَطَرَتْ اُمْدُ بَيْنَهُمَا اِلَى قَدَيْهِمَا وَتَرَا قِيْعُهُمَا
فَجَعَلَ الْمُتَمَدِّقُ مَحَلًّا لِنَفْدَتِي بِصَدَقَةٍ
اِنْ سَطَطْتُ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلِي اَنَا مِلَّةٌ وَتَعَفُّوا
اَشْرَةً. وَجَعَلَ الْجَنَابِلُ كُلُّهَا هَمًّا بِصَدَقَةٍ
قَلَمْتُ وَاحَدٌ كُلُّ حَلَقَةٍ بِمَا نَهَا، قَالَ
ابُو هُرَيْرَةَ فَاَنَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاصْبِعِهِ هَلَاكَ اِيَّيْهِمْ مَلُوكُ اَنْبِيَا
يُوسُفُوعُهَا وَلَا تَنْتَوَسِعُ. تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ
اَبِيهِ رَاَوْالْزَادَ عَنِ الْاَعْرَجِ فِي الْجَبْتَيْنِ. وَقَالَ
حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَبَّتَانِ
وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ الْاَعْرَجِ جَبَّتَانِ

بَابُ ثَلَاثِينَ فِي تَقْرِيرِ النِّجَاشِيِّ مِنْ عِنْدِ الْعَبَّاسِ وَتَقْرِيرِهِ

۴۴۴- حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ
حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْحَى قَالَ

کری چنانچہ آنحضرت نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ ہنسا دھلا کر مجھے
اطلاع دینا۔ چنانچہ جب ہنسا دھلا لیا تو آنحضرت کو اطلاع دی۔ آنحضرت تشریف
لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عرضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور
عرض کی یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کون فقیہ کی نماز جنازہ پڑھنے
سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا
کر دیا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی
دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ پھر یہ آیت نازل
ہوئی کہ اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھئے۔ اس کے
بعد آنحضرت نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

۴۴۲- قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۴۴۳- ہم سے عبدالمشرک محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابواسم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاووس
نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نجیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ وہ افراد جیسی ہے جو جو ہے
کے جیسے ہاتھ مسینہ اور حلق تک پہنچے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب
بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں
تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک دیتا ہے اور نجیل جب
بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ لے اور چٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی
جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور
اکرم اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے
بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن
وسعت پیدا نہیں ہوگی، اس کی متابعت ابن طاووس نے اپنے والد کے
واسط سے کی۔ اور ابوالزاد نے اعرج کے واسط سے کی ”و وجہوں“
کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاووس سے سنا۔
انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ”جببتان“ اور
جعفر نے اعرج کے واسط سے ”جببتان“ بیان کیا۔

۴۴۳- جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا مجھ پہنا

۴۴۴- ہم سے قسین بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الفحی نے

حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعِيزَةُ بْنُ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
ثَوْبًا ثَوْبًا فَيَقُولُ بَيْنَهُمَا قَوْضًا وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ
شَامِيَةٌ فَتَضُمُّهُ وَيَسْتَلْشِقُ وَيَسْلُ وَجْهَهُ ذَا هَبْ
يَخْرُجُ يَدَايِهِ مِنْ كُمَيْهِ نَكَانًا طَبِيعَتَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَايِهِ
مِنْ تَحْتِ الْحَبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَّ بِرَأْسِهِ وَ
عَلَى خَفِيهِ :

باب ۲۶۴ حَبَّةُ الصُّوفِ فِي الْعَزْدِ :

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِيزَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمْعَكَ مَاءً قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ
عَنْ سَاحِلَتِهِ فَشَتَّى حَتَّى تَوَاسَى عَنِّي فِي سَوَادِ
النَّيْلِ ثَوْبًا ثَوْبًا فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ الذِّقَاقَةَ فَغَسَلْتُ
وَجْهَهُ وَدِيَارِيهِ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَوْ
يَسْتَلْطِغُ أَنْ يُخْرِجَ ذِمَارَ عَيْنِهِ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ فَغَسَلْتُ ذِمَارَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ
مَسَّ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِي أَنْزِعَ خَفِيَّهُ فَقَالَ
وَعَلَمًا فَإِنِّي أَدْخَلُهُمَا هَاهُنَا تَيْنِ مَسَمٍ
عَلَيْهِمَا :

باب ۲۶۵ الْقَبَاءُ وَخُرُوجُ حَرِيرٍ وَهُوَ

الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شِقٌّ مِنْ خَلْفِهِ :

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَنَا النَّبِيُّ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُنِيكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ حَزْرَمَةَ قَالَ فَتَمَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَبَةً وَلَهُ
يُعْطَى حَزْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ حَزْرَمَةُ يَا نَبِيَّ أَنْطَلِقُ
بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ أَوْحَلْ فَإِذَا عُدُّ قَالَ فَإِذَا عَوَّضْتُ
لَكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِمَّنْهَا فَقَالَ خَبَأَ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصاصت حاجت کے
لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ نے
دھو لی۔ آپ نے تاشی جبر پہنے ہوئے تھے، آپ نے کھلی کی اور انک میں پانی ڈالا،
اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی استینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھیں،
اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر
پر اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۶۴۔ غزوہ میں اول کا جبہ

۴۶۴۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر کیا نے حدیث بیان
کی، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات
کی تاریکی میں آپ چھپ گئے، پھر واپس تشریف لائے تو میں نے رتن کا پانی
آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے، آنحضرت اول کا
جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی استین چڑھائی آپ کے لیے و شوالہ تھیں۔ چنانچہ
آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو دھو لیا (تک)
دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضرت کے (چمڑے کے) موزے اتار
دوں لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں پہنا
تھا، چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

۴۶۵۔ قبا اور ریشمی خرچ، یہ بھی قبا ہی ہے کہتے ہیں کہ خرچ

اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخمر رضی اللہ عنہ کو کچھ پیش
دیا۔ مخمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لے جاؤں، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ امد
جاؤ اور آنحضرت سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آنحضرت سے مخمر رضی اللہ عنہ کا ذکر
کیا تو آپ باہر تشریف لائے، آنحضرت انھیں قبائیں میں سے ایک قبا لیے ہوئے

هَذَا لَكَ - قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَجَهُ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالُكٌ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَىٰ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ
فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَرَّعَهُ نَزْفًا
شَدِيدًا كَمَا لَكَ بِرَ ۖ ثُمَّ قَالَ : لَا يَتَّبِعُنِي هَذَا
الْمُسْتَفْتِي - تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
اللَّيْثِ وَكَانَ عَنْكَ كَذَا وَجْهٌ خَرِيفٌ

۴۴۹۔

بَابُ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَىٰ أَنَسٍ
بُرْسًا أَمْفَرًا مِنْ خَبْءٍ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَبَسَ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعُلَامَ
وَلَا السَّرَادِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخُفَافَ إِلَّا أَحَدًا
لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْقَلْ مِنْ
الْكَبِينِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَشَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَدَّ

بَابُ الْأَسْرَاوِيلِ ۖ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَحَّ بِحَيْدٍ إِذَا رَأَىٰ قُلَيْلَيْسَ سَرَّوِيلَ
وَمَنْ لَحَّ بِحَيْدٍ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ ۖ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ
عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا مَرُّنَا أَنْ تَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی مگر میں نے بیان کیا
کہ محرم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کی طرف دیکھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ محرم خوش ہو گئے!

۴۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی جلیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے
عقرب بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا)
پرہ میں دی گئی۔ آنحضرت نے اسے پہنا (ریشم کے مردوں کے لیے حرمت کے
حکم سے پہلے، اور اسی کو پہننے کوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی
کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا
کہ یہ تنقید کے لیے مناسب نہیں ہے اس روایت کی متابعت عبداللہ بن
یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبداللہ بن یوسف نے کہا کہ۔
”فروج تحریر۔“

۴۴۹۔ برانس مجھے مسد نے کہا کہ ہم کو معتبر نے بتایا کہ میں
نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ پر برانس
زرد رنگ کا دیکھا جو غمزہ کا تھا۔

۴۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص
نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضرت نے فرمایا،
(محرم کے لیے) کہ قمیص، دھینو، زعملے نہ پاجامے نہ برنس اور نہ موزے
البتہ اگر کسی کو چپلی دھلیں تو وہ (چمڑے کے) عوزول کے ٹخنہ سے نیچے تک
کاٹ کر اٹھیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران
یا دوس نکایا گیا ہو۔

۴۵۰۔ پاجامے

۴۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے
تمہارے وہ پاجامے پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

۴۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھتے کے بعد ہمیں

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے، نہ ریش اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔

۴۶۸۔ عمامے

۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ نہ ریش اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)۔

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہی بٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الذِّمِیْمَ وَالسَّرَاوِیْلَ وَالْعَمَاءَ وَكُرَّ الْبُرَّاسَ وَالْخُفَّاءَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ دَحْلُ لَمِیْنٍ لَهُ تَعْلَابُ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ اسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ؛

بَابُ الْعَمَائِمِ

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْمُحْرَمُ الذِّمِیْمَ وَلَا الْعَمَاءَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبُرَّاسَ وَلَا الْخُفَّاءَ وَلَا وَرْسًا وَلَا كُعْبَيْنِ إِلَّا لَمَنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ

بَابُ التَّقْبِيعِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِصْبَاكُهُ دَسْمًا وَقَالَ أَنَسُ عَصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً مُبْدِرَةً

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثَلَاثٌ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّرَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَسْجُو أَنْ تَوْذُنَ فِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَذْجُو؟ يَا أَيُّهَا أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَخَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَبَّتِهِمْ وَعَلَفَ رَاجِلَتَيْنِ كَانَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمَرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا عَن يَدِ مَا حُبُّوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ: لَيْتَ فِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَبِّحًا فِي سَاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَا بَيْنَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا لَيْتَ يَا أَيُّهَا وَاللَّهِ

۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں معمر نے انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان حضورؐ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دوا و دینیوں کو بول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھکے ہوئے تشریف لارہے ہیں اس وقت عموماً آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے مل باپ آنحضرتؐ

إِنْ جَاءَ مِنْهَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِمَنْ فَجَأَ وَ
 الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ
 لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ رَجُلٌ أَخْرَجَ مِنْ
 عِنْدِكَ قَالَ لَا تَمَّا هُمْ أَهْلُكَ يَا أَيُّهَا رَسُولُ
 اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ مَنَّا أِذْنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ
 فَالْصُّحْبَةُ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 فَغَدُ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ أَحَدِي رَأَيْتَ هَاتَيْنِ
 قَالَتِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَمَنْ مَنَّا
 فَخَرَّ نَاهُمَا أَحَدًا الْجَمَادِ وَصَحْنَاهُمَا سَفَرَةً
 فِي جَرَابٍ فَتَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
 بَطْنِهَا فَمَا وَكَّتْ بِهِ الْجَرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَ
 تَقْسَمُ ذَاتُ الْبَطْنِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَغَارِي فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ كَوْسٌ
 فَكَتَفَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهُمَا أَنَّ
 بَنِي أَبِي بَكْرٍ هُوَ غُلَامٌ شَابٌ ثَقِفٌ ثَقِفٌ فَبَرَزَ مِنْ
 عِنْدِهَا سَحَرًا فَيَضْمُومُ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا
 يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُونُ فِيهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا
 بِخَبَرٍ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ وَيَنْعَى عَلَيْهِمَا
 عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ صِيْحَةً مِنْ عَنَبٍ
 فَيُخْبِرُهُمَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذَاهِبُ سَاعَةُ مِنَ الْعِشَاءِ
 فَيَبْسُتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعَى بِمَا عَامِرُ بْنُ
 قُهَيْرَةَ بِغُلَسٍ يَقَعُلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ
 مِنْ ذَلِكَ اللَّيْلِ
 الشَّلَاثُ

بابُ الْمُغْفِرَةِ

۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَا بَكَ هَكَ
 الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُغْفِرَةُ
 بِأَبِ الْبُرُودِ وَالْخَبَرَةِ وَالشَّمْلَةَ وَقَالَ

پر قربان ہوں۔ آنحضرت ایسے وقت کسی وجہ سے تشریف لاسکتے ہیں کہ حضور
 خدا کا پرہیز کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیقؓ نے انھیں اجازت دی۔
 آنحضرت اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 فرمایا کہ سحر لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انھیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ! میرے آپ کے گھر ہی
 کے افراد ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی، پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضرت
 نے فرمایا کہ اے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، ان دو لوگوں
 میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرت نے فرمایا لیکن حقیقت سے، عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا
 ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے چلنے کے
 ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انھیں ”ذات البطن“
 (پٹے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضرت اور ابو بکر صدیقؓ کو نورانی سپاہ کی ایک غار میں
 جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی
 اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گزارنے تھے، وہ نوجوان ذہن اور کھوار
 تھے صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکہ قریش میں پہنچ
 جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں کہ معظم میں حواریت بھی ان
 حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا
 غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ دو دودھ دینے والی بکریاں چراتے
 تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک
 لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پو پھٹتے
 ہی عامر بن قہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انھوں نے
 ہر رات یہی معمول رکھا۔

۴۶۰ - خود -

۵۴ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
 کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود بھی
 ۴۶۱ - دھاری دار چادر، میمنہ چادر اور اونی چادر زیبائے نبویؐ

خَبَابٌ : شَكُونًا إِلَى السَّبْتِ مَتَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
مُزْدَقَةٌ لَهُ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَبِي بَرْزَاءٍ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُزْدَقٌ خَبْرًا فِي غَلِيظِ
الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَغْرَابٌ فَجَبَدَ لَهُ بِرِدَائِهِمْ جَبَدَةً
شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ مَا بَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرُودِ مِنْ شِدَّةِ
جَبَدَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُزْدَقٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ لَكَ وَعَيْنُكَ
فَالْتَقَتِ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَكَتَ ثُمَّ امْرَأَةٌ يَكْفُو
۵۵۶۔ هَذَا مَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِمِرْدَةٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا تَدْرِي
مَا الْمِرْدَةُ ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنُوسَةٌ فِي
حَاشِيَتِهَا ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَجِدْ هَذِهِ
يَسْبِي أَلَسْتُ كُفْرًا فَآخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّجَهَا إِلَيْنَا وَخَرَجَ إِلَيْنَا وَآخَذَهَا
يَوْمَئِذٍ . فَبَسَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَسْبِيهَا قَالَ نَعَمْ ، فَبَسَمَا مَا شَاءَ اللَّهُ فِي
الْمَجْلِسِ ، ثُمَّ رَجَعَا فَطَوَّاهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا إِلَيْهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتِ سَأَلْنَاهَا
إِيَّاهُ وَكَدَّ عَرَفَتْ أَنَّهَا لَا يَزِدُّ سَائِلَهُ
فَقَالَ الرَّجُلُ : وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَاهَا إِلَّا
لِيَكُونَ كَفَفِي تِيْذَةً أَمَرْتُ -

قَالَ سَهْلٌ : فَكَانَتْ

كَفَفَةً

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشترکین مکہ کی
اڈیزوں کی) شکایت کی، آنحضرت اس وقت اپنی ایک چادر سے
ٹیک لگاتے ہوئے تھے۔

۵۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ملنے
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا
تھا۔ آنحضرت کے جسم مبارک پر (زمین کے) بخولان کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی
ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آگیا اور اس نے آنحضرت کی چادر پکڑ لی اور
سے کھینچ کر میں نے حضور اکرم کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے
کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجئے جو آپ کے پاس ہے آنحضرت اس
کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۵۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم
ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شکل) ہے جس کے حاشیوں
پر جھار بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ
چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے مٹی ہے۔ حضور اکرم نے وہ
چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت اسے
تہہ کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابہ میں سے ایک
صاحب (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھو ا اور عرض کی،
یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر
اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر
کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا صحابہ نے اس پر ان سے کہا: تم نے
اچھی بات نہیں کی۔ کہ آنحضرت سے وہ چادر مانگی تھی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت
کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ! میں نے تو صرف

آنحضرت سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مردوں تو یہ میرا کفن ہو سہل رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔
۵۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے

زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے مانتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے، اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے مجھ و عا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکاشہ کو بھی انھیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۵۸۔ ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ جبرہ (یعنی کبھی ہرنی سوتی چادر) ۴۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں جبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

۴۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دیا انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلم بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبشہ چادریں سے ڈھکا گیا تھا۔

۴۶۲۔ کساء اور خیمہ

۴۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفا طاری ہوا تو آپ کساء اور خیمہ لٹکتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کرتے "خیمہ حریشیہ" بھی کہتے ہیں۔

عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ يَتَّبِعُونَ النَّعَاءَ تَقِيُّنَ وُجُوهُهُمْ إِصْنَاءَةَ الْقَبْرِ، فَنَقَامُ عَمَّا مَشَتْهُ بَنُ حُصَيْنِ الْأَسَدِيِّ يَرْفَعُ نَمِيرَةً عَلَيْهِ قَالَ أَدْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَتْ عَمَّا شَتْهُ»

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ثَلَاثٌ لَهُ أَحَبُّ الْثِيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَبَرَةُ

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا معاذ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْخَبَرَةُ

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى سَيِّحِي يَبْرُدُ خَبَرَةً

بِالْكَسْبَةِ وَالْخِمَارِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَفَا طَارَتْ حُلَاهُ الْخَبَرَةُ وَالْخِمَارُ لَيْسَ

اپنی چادر (ضمیمہ) چہرہ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس کھینے لگتا تو چہرہ کھل لیتے اور اسی حالت میں فرماتے، ”یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے“ انھوں نے اپنی ابتداء کی قبول کو سجدہ گاہ بنا لیا، انھوں نے ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُعْرِضُ خُمِيصَتَهُ لَدَى عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اسْتَمَعَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى النَّمُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْجَرُونَ مَا صَعُّوا ۖ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْعِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمِيصَتِهِ لَدَى لَهَا أَعْلَاهُ فَتَنَظَرُوا إِلَى أَعْلَاهُ فَمَا نَظَرُوا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخُمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَبْهُمٍ فَإِنَّهَا الْهَيْئَةُ الَّتِي أُنْفَعُ عَنْ صَلَاتِي دَاخِلِي بِأَنْفَعَانِيَةِ أَبِي جَبْهُمِ بْنِ حَذَافَةَ بْنِ غَاثِمٍ مِّنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ ۖ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً وَإِسْرَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبُورُ دُحْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ بَنٍ ۖ

باب ۳۱ اشتغال الصَّامِ ۖ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَأَ مَسْتَةً وَالْمَاءَ يَذْقَرُ وَعَنْ صَلَاتِهِ تَكُنْ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَتَعْدَا الْغُصْرَ حَتَّى تَغِيْبَ وَمَنْ يَخْتَلِي بِالشَّوْبِ أَوْ لَا هَذَا لَيْسَ عَلَى فَرْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَ أَنْ يُشْتَمَلَ الصَّامِ ۖ

۶۲۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر (ضمیمہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اور ڈھکنا زبردستی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اہد ابوجہم کی انجانیہ (بغیر نقش و نگار کی) موٹی چادر لیتے آؤ، ابوجہم بن حذیفہ بن غامہ بن عدی بن کعب میں سے تھے۔

۶۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر دکھائی اور مجھے سورت کا تہ نہال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

۴۶۳۔ اشتغالِ صَّامٍ ۖ

۶۲۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبيب بن حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طامسہ اور منابہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ نے منع فرمایا، نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور کھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر اسکا وزن کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتغالِ صَّامٍ سے منع فرمایا۔

”اشتغالِ صَّامٍ“ اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر دھننے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے۔ اشتغالِ صَّامٍ کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھایا پڑا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ثَالِثُ اللَّيْثِ عَنْ
ثِيَابٍ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَبْشَتَيْنِ وَعَنْ
بَيْعَتَيْنِ مِنْهُمَا عَنْ الْمَلَأِ مَسَّةً وَالْمُنَابَذَةِ فِي
الْبَيْعِ وَالْمَلَأِ مَسَّةً لِمَنْ الرَّحْلُ ثَوْبٌ الْآخِرُ
يَبْدُو بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقْلِبُهُ إِلَّا
بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّحْلُ إِلَى
الرَّحْلِ ثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخِرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ
ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ عَيْدٍ وَلَا تَدَايُنَ. وَالْبَيْعَتَيْنِ
إِسْتِثْلُ الصَّمَامِ. وَالصَّمَامُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ
عَلَى أَحَدٍ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو الْآخِرُ شِقَاقَهُ
لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّيْسَةُ الْآخِرَى....
إِحْتِبَاءٌ بِثَوْبِهِ وَهُوَ
جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ

بِالْمَلَأِ الْإِحْتِبَاءُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي السَّكَانَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَبْشَتَيْنِ أَنْ يَجْعَلَ الرَّحْلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَسْتِثْلَ بِالثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شِقَاقَهُ، وَعَنِ
الْمَلَأِ مَسَّةً وَالْمُنَابَذَةَ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۶۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکیہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملا مسہ کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات دن میں کسی بھی وقت پس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع منع نہ ہوتی تھی) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منع نہ ہوتی ہے اور دو کپڑے (جن سے انھیں منع منع فرمایا انھیں سے ایک اشتمالی صام ہے، صام کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا دل نہیں ہرٹا تھا۔ دوسرے پیناؤں سے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھے کر اپنے کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہرٹا تھا (کہ ستر نہ کھلے)

۶۶۶۔ ایک کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھنا

۶۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پیٹلی کو لاکر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۶۶۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور

۶۶۹۔ عرب جاہلیت میں عیس میں بیٹھے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس بیٹھ میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کہ یہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہرٹا تھا اور اسی سے کمر اور پیٹلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھنے والا بے دست و پا اپنی اسی بیٹھ پر بیٹھ کر مجبور رہتا تھا۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَايَةِ وَإِنْ تَجَنَّبِي الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۖ

باب ۴۵ الْخَيْضَةُ السَّوْدَاءُ ۖ

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ قُلَظٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِتِ خَالِدِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَيْضَةُ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ عَنْ نَزْوٍ وَنَ كَسُوْهُ هَذَا فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ امْشُرُونِي يَا أُمُّ خَالِدٍ فَأَتَتْ بِهَا تَحْمِلُ فَأَحَدَ الْخَيْضَةِ بِسِدَاهَا لَبَسَهَا وَقَالَ أَبِي وَاخْلُقِي وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَحْضَرُوا وَأَصْغَرُوا فَقَالَ يَا أُمُّ خَالِدٍ هَذَا أَسْنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبِثَةِ حَسَنٌ ۖ

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَزْزٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ مُسْلِمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ أَنْظِرْ هَذَا الْعِلْمَ فَهَذَا يُصِيبُ بَنِي سَخِيئًا حَتَّى تَخْدُسَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنُكَ فَغَدَقْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَيْضَةُ حَدَّ يَثِيئَةٌ وَهُوَ يَسْمُ الظُّمَرُ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَسَةِ ۖ

باب ۴۶ ثِيَابُ الْخَضِرِ ۖ

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عُرَيْمَةَ أَنَّ بَا فَاعَةَ طَلَّقَتْ مَرْأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْنَرِ الْغُرْفِيُّ قَالَتْ عَامِئَةً وَعَلَيْهَا جِمَارٌ أَحْضَرُ فَسَكَتَ

انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کوئی شخص ایک کپڑے سے پٹلی اور کمر کو ملائے اور نہ گماہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

۴۵۔ کالی حیاور۔

۴۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن خالد، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی جنسور اکرمؐ نے فرمایا: تمھا راکیا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے، پھر آنحضرتؐ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلا لاؤ۔ انھیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضرتؐ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں برے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار، سنناہ ہیں، سنناہ، حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

۴۹۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان بچ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرتؐ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ اس وقت ایک بارش میں تھے اور آپؐ کے جسم پر پانی حریت کی ٹہنی ہوئی چادر حمیرہ مریشیہ تھی اور آپؐ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپؐ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

۴۶۔ سبز کپڑے

۵۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپؐ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبد الرحمن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

إِنَّمَا دَامَ نَهَا خَصُولًا يَجْلِدُهَا قَلَمًا حَبَاءَ
رَسُولٍ، اللَّهُ مَكِّيٌّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّيْسَاءُ
يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، ثَالِثٌ عَاشِفَةٌ مَا رَأَيْتُ
مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتِ، يَجْلِدُهَا أَسَدًا خَصُونَةً
مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ وَسَيَعِ أَشْهُا أَنتَ رَسُولُ
اللَّهِ مَكِّيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءَ وَمَعَهُ ابْنُ
لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي أَلَيْبِهِ
مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْتَ مَا مَعَهُ لَيْسَ بَأَعْنَى
عَنِّي مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَتْ هَذِهِ مِنْ
ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي لَأَفْقَهُمَا نَفْعُ الدَّيْجِ
لَكِنَّمَا نَاسِيزُ تَرِيدُ رِغَاةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ مَكِّيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ
كَانَ ذَلِكَ لَكَ تَجِبَنِي لَهُ أَوْ لَكَ
تَصْلِحَنِي لَهُ حَتَّى يَدُوقَ مِنْ
عُسَيْكَتِكَ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ
فَقَالَ: سَبُوكَ هُوَذَا؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ: هَذَا السَّبِيُّ تَزْعُمَانِ مَا
تَزْعُمَانِ. فَوَاللَّهِ لَكُمُ أَشْبَهُ بِهِ
مِنْ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ:

بابُ الْغُرَابِ الْبَيْضِ

۴۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ رَأَيْتُ بَيْتًا
السَّبِيُّ مَكِّيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفِيَّتُهُ
وَحَبْلَيْنَ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يَوْمَ أُحُدٍ
مَا أُنْجَسَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ:

۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ

کہ وہ خاتون سبز و سیڑ اور پٹے پہنے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اپنے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز
نشان (چوٹ کے) دکھائے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو جیسا کہ عادت ہے، عمرہ نے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک
دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آنحضرت سے) کہا کہ کسی عورت
عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا حجم ان کے کپڑے سے بھی
زیادہ برا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بوی حضور اکرم
کے پاس گئی میں جتنا بچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے
پہلی بوی کے تھے، ان کی بوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت
نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا،
انھوں نے اپنے کپڑے کا پتو لپیٹ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں)
اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹا بولتی ہے مجھ میں ہمت
کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ
جانا چاہتی ہے حضور اکرم نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے
لیے وہ رفاعہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر کا تھکا امزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور
اکرم نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔
کیا یہ تمھارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں، آنحضرت نے فرمایا، اچھا
اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں
جتنا کو اکو سے ہوتا ہے۔

۴۶۱- سفید کپڑے

۴۶۱- ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر
نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے،
ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں
دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے،
میں نے انھیں داس سے پہلے دیکھا اور ان کے بعد کبھی دیکھا۔

۴۶۲- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان
کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن مسعر نے

ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی زہیر (راوی حدیث) نے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔ ۴۴۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۴۴۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ وراثت میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے چھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں، مگر چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے) لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، ریشم اور دھواں رکھنا اس کے لیے دنیا میں اور تمھارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔ ۴۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ریشم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۴۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخُرَيْدِ إِلَّا هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْجَعِيهِ وَرَفَعَ زُحَيْرًا أَوْ سَطْلَى وَالسَّبَابَةَ ۖ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ فَلَكَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْخُرَيْدُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ ۖ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِبْجَعِيهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْأُسْطَلَى ۖ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ مَا سَتَسْتَقِي فَأَنَا لَهُ دِهْقَانٌ يَمُودُ فِي إِيَّائِهِ مَتْنٌ فَضَحْتُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَأَحَدُ أَرْبَعٍ إِلَّا أَنِّي تَهَيَّيْتُهُ فَكَلِمَتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِصَّةُ وَالْخُرَيْدُ وَالْإِبْيَاجُ هِيَ لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُوفٌ فِي الْآخِرَةِ ۖ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَسِيْدُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبَسَ الْخُرَيْدَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۖ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ زُبَيْرٍ الْخَطْبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخُرَيْدَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۖ

۷۸۰۔ ہم سے علی بن مجبور نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ذریان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں رشیم سنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید سے کہ معاذ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمر دینت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۷۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رشیم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں رشیم تو وہی پہننے کا جس کا آخرت میں کوئی حصہ ہو میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا، اور ابو حفص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

۷۸۹۔ بغیر سینے رشیم صرف چھوٹا۔

اور اس باب میں زہدی سے روایت ہے کہ ان سے زہدی نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۷۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل بن ابی اسحاق نے اور ان سے براد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رشیم کا ایک کپڑا میر میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی و ملائمت پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے روال اس سے بھی اچھے ہیں۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذَرَّيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ - وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ تَيْرِيزٍ قَالَتْ مَعَاذُكَ... أَخْبَرَنِي أُمُّ عُمَرَ وَبَنْتُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ بَنِي حِطَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَرِيرِ فَقَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ كَبْنِي عُمَرَ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ سَلَا خَلْقًا لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ مَدَقًا وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعَادٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرَانُ وَفَصَّ الْحَدِيثُ :

بَابُ ۴۹ مَنِ الْخَرِيرَ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

وَيُرَوَّى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبُ خَرِيرٍ فَعَلْنَا نَلْبَسُهُ وَنَتَّحِبُّ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْبُدُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَحْنُ مَنَّا وَإِلَّا سَعِدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ خَرِيرٌ مِنْ هَذَا :

باب ۴۸ اختراش الحریر

وَقَالَ عُمَيْرٌ هُوَ كَلْبُكُمْ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
 ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 هَمَّا نَا الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْرَبَ فِي الْبَيْتِ
 الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ دَانًا كُلُّ نِيَمَةٍ وَهَذَا لِبُرِّ الْحَرِيرِ
 وَالْإِبْرَاجِ وَأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ

باب ۴۹ لُبْسُ الْفُسْتِيَّةِ

وَقَالَ عَامِرٌ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قُلْتُ
 لِعَلِيٍّ مَا الْفُسْتِيَّةُ؟ قَالَ ثِيَابٌ أَنْتَابُ مِنَ
 الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَعَةٌ فِيهَا
 حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأَمْثَلِ وَالْمَيْثَرَةُ
 كَأَنَّ الشَّامَ وَصَنَعَهُ لِبَعُولَتِهِمْ
 مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفَّرُ نَهَا. وَقَالَ
 حَبْرِيٌّ عَنْ زَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ
 الْفُسْتِيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَعَةٌ
 مُجَابُهُمَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ
 وَالْمَيْثَرَةُ حُلُودُ السَّيَاحِ
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 عَامِرٌ أَصَحُّ وَأَصَحُّ
 فِي الْمَيْثَرَةِ

۴۸۴۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
 حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عَدِيٍّ
 قَالَ قَالَ هَمَّا نَا الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْمَنَاءِ ثِيَابُ الْحَرِيرِ وَالْفُسْتِيَّةِ

باب ۵۰ مَا يُرْكَضُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ

۴۸۰۔ رِثْمٌ بَحْلَانَا

عبيدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۴۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب بن جریر نے حدیث
 بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح
 سے سنا، انھوں نے مجھ پر سے۔ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی
 کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور
 اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۸۱۔ قِسْبِي كِبْرَاهِينَا

عامر نے بیان کیا کہ اور ان سے ابورودہ نے بیان کیا کہ میں نے
 علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قسبیت کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔
 جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر
 چوڑی دھاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش
 ہوتی تھی اور اس پر تمیول جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔
 اور "میشرہ" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے
 لیے بناتی تھیں۔ یہ چھارہ در چارہ کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے
 زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ،
 ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قسبیت" وہ چوڑی
 دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے
 تھے اور اس میں ریشم ملا ہوتا تھا، اور "میشرہ" درندوں
 کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ "میشرہ" کی تفسیر
 میں عامر کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی
 ہوئی ہے۔

۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
 دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعث نے، ان سے
 معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میشرہ اور قسبی
 کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

کی اجازت

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ سحر۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الملک بن میسرۃ نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو اس نے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر غفر کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے چھڑا کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور دودھ سے ملاقات کے وقت اور حج کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلو بھیجا، بدریہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلو عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آنحضرتؐ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضرتؐ نے فرمائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا عورتوں وغیرہ میں سے کسی کو پہنادو۔

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے صدم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

۴۸۴۔ لباس اور رستروں کے معاملہ میں آنحضرتؐ کس حد تک توسع

للحکۃ

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْخَرِيرِ لِحُكَّةٍ بِهِمَا

بِالنَّبِيِّ الْخَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَمَمَ فِي وَجْهِهِ فَتَشَقَّقْتُمَا بَيْنَ نِسَائِي

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيَرَاءَ تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَوِّبْنَهَا تَلْبَسُهَا الْيَوْفَى إِذَا مَرَكَ وَالْجُمُعَةُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيَرَاءَ خَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَهَذَا سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ

يَتَلَبَّسُ بِهَا أَوْ تَكْسُوَهَا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى امِّ كَلثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُرْدَ خَرِيرٍ سَيَرَاءَ

بِالنَّبِيِّ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجَوَّزَ مِنَ الْبَّاسِ وَالْبَسْطَةِ

سے کام لیتے تھے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ تَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا رَجُلٌ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمُرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابَهُ فَنَزَلَ بَوْمًا مَسْرُورًا فَدَخَلَ الدَّرَاقَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ لَنَا فِي الْحَجَّاجَةِ لَمْ نَعُدْ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ سَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ مَا غَلَقْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ لَمَعْنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا إِلَيَّ وَإِنَّكَ لَحَقٌّ ذِي السَّبِيحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أَمَحَذْتُكِ أَنْ تَقْعِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقْدُمِي إِلَيْهَا فِي أَذَاهٍ فَأَخْبَرْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ: أَحَبُّ مَنَّا يَا عُمَرُو فَدَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلَّمْتُ نَبِيَّ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا وَاجِبٌ قَوْلُكَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَثِيَّتُهُ يَمَّا يَكُونُ: وَإِذَا غِيَبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي يَمَّا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَامُ اسْتَقَاءَ لَهُ فَكَلَّمْتُ نَبِيَّ إِلَّا مَلِكًا فَسَأَنَ بِالنَّاسِ

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انہاری مصائب تھیں اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا عسائی آگئے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے تجرول سے رونے کی آواز آ رہی تھی حضور اکرمؐ نے اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرمؐ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرمؐ ایک چٹائی پر فشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی پھال بھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ ٹلک راتھا اور سلم کے پتے تھے میں نے آنحضرتؐ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضور اکرمؐ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہی تھیں اور وہ بھی حرام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرمؐ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انٹریٹل دن تک قیام کیا پھر وہاں کا قیام ترک کر دیا اور حسب معمول ازواج مطہرات کے تجرول میں رہنے لگے۔

كُنَّا نَحْنُ وَآلُ بَنِي نَافِثٍ مَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْفَالِ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ مَا حَدَّثَ أَمْرًا كُنْتُ لَمْ
وَمَا هُوَ أَحَبُّ الْعَسَافِي؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ
ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ فَجِئْتُ بِأَوَّلِ الْبَكَاءِ مِنْ حُجْرَةٍ كَلِمًا
وَأَوَّلِ السَّبِيحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
مَعِي فِي مَشْرِجَةِ لَيْلٍ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرِجَةِ
وَمَبِيفٍ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنِي فَمَا خَلْتُ
فَإِذَا الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ
فَمَا أَتَرَفِي جُنَيْهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ عِرْقَةٌ
مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَبِيفٌ وَإِذَا الْهُبُّ مُعَلَّقَةٌ
وَقَدْ ظَفَفْتُ كَرْتُ الشَّيْءِ قُلْتُ لِحَفْظَةِ وَ
أَمَّ سَلَمَةَ وَالشَّيْءُ سَادَتْ عَلَى أُمِّ
سَلَمَةَ فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ نِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ مَنَازِلُ

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِشَامُ
بْنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مَا كُنْتُ اسْتَيْقِظُ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ لَلَّيْلَةِ مِنَ
الْفَنَائَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يَوْ قِظُ
صَوَاجِبِ الْحُجْرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَارِيَةٍ يَوْمَ النِّقْيَا مَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنْتَ
هِنْدًا لَهَا أَسْرَارٌ فِي كُتُبِهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا

بِأَمْرِ مَا يَنْبَغِي لِمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا حَبِيبًا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَتْ

۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں ہند بنت حارث نے خبر دی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی بے جوان چہرہ و الیل کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اور ہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی استینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنٹیاں لٹکاتی تھیں تاکہ صرف انگلیاں ٹھیک اس سے آگے نہ کھلے۔

۴۸۵۔ بیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۴۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالدہ بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

الْقَسْبِ وَالِإِسْتَبْرَقِ وَمَا ثَبَرَ الْحَمِيرُ
بَابُ النَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ
وَعَنْدَرُهَا :

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَنْ
سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي
نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ :

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ
تَصْنَعُ أَسْبَعًا لَمْ أَسْأَلْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِكَ بِكَ تَصْنَعُهَا
قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ مِنْ
النَّاسِ كَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ وَسَأَلْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ
السَّبْتِيَّةَ وَسَأَلْتُكَ تَصْبِغُ بِالْصُّفْرِ قَدْ رَأَيْتُكَ
إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا سَأَلُوا هَذَا
وَكَمْ تَهَيَّأَ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيمِ فَقَالَ
لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا النَّاسُ كَانَ خَابِي كَمْ
أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا
الْيَمَانِيَّةَ وَإِنَّمَا النَّعَالُ السَّبْتِيَّةُ خَابِي
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ
النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَتَبْصِغُ فِيهَا
فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا - وَأَمَّا الصُّفْرُ فَخَابِي
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْبِغُ
بِهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبِغُ بِهَا - وَأَمَّا الْهَذَا
فَخَابِي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْبِلُ حَتَّى تَنْقُصَ يَمٌ وَاحِدَةٌ :

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرخ رنگ کے میوہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

۴۹۰۔ دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے
چمڑے کے پالوش۔

۴۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابومسلم نے بیان کیا، کیا میں نے انس رضی
اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہننے ہوئے نماز پڑھتے
تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۴۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان
سے سعید قبری نے، ان سے عبد بن جریج نے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے
آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن جریج
وہ کیا چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ رخا نہ کعبہ کے
چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یمنی کو چھرتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا
کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کا پالوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ
کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو
سب لوگ توذی الحجہ کا چاند دیکھ اہرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ اہرام نہیں
باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) اہرام باندھتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاد کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یمنی ہی کو چھرتے دیکھا۔ دباغت دیئے
چمڑے کے پالوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم پالوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں
وضو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پالوش استعمال کروں۔
زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے
دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور اہرام باندھنے
کا مشہد تو میں نے کبھی آنحضرت کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر جرجیس) کے روانہ
ہونے سے پہلے آپ نے اہرام باندھا ہو۔

۴۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا تھا اور انھوں نے فرمایا کہ جسے پاپوش چلی، انہیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے، لیکن اسے سٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چلی نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۲۹۱۔ واسنہ پاؤں میں پیسے جوتا پہننے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں دامنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۲۹۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہننے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب آمارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ دائیں جانب پہننے میں اول برادر آمارے میں آخر۔

۲۹۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر دھچلے

۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر دھچلے، یا دونوں پاؤں ننگا رکھے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہننے۔

۲۹۴۔ دو قسمے ایک چل میں، اور جس نے ایک قسم کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چل میں دو قسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَقْصُوفًا بِعِصْرَانِ وَأَوْ ذَنْبٍ وَثَلَّ مَنْ لَعَنَهُ ثَلَاثِينَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْتَلْ مِنَ الْكَبِيرِ ۖ ۷۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعَنَ مَكْنُ لَهْ إِسْرًا فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيلَ وَمَنْ لَعَنَ مَكْنُ لَهْ نَحْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ ۖ

باب ۱۲ سَبَأُ يَأْتِلُ الْيَمْنَى ۖ

۸۰۰ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْثَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طَهْوَرِهِ وَكَرَّجْلِهِ وَتَوَضُّعِهِ ۖ

باب ۱۳ مَبْدَأُ تَعْلَلِ النِّسْرَى ۖ

۸۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ائْتَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنَ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا مَا تَتَعَلَّلُ وَاحِدُهَا تَنْزَعُ ۖ

باب ۱۴ لَا يَسْبَغُ فِي فَا تَعْلَبُ وَاحِدُهَا ۖ

۸۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْبِغْ أَحَدُكُمْ فِي تَعْلَبٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفَظَ مَا أُولِيْنَعْلَمُهَا جَمِيعًا ۖ

باب ۱۵ قِيَالَا فِي تَعْلَبٍ وَمَنْ زَاوَعَالَا وَلَعَالَا ۖ

۸۰۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْثَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَحْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِيَالَا ۖ

۸۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عیسیٰ بن طہان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وجہ پل کے کہ ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے ثنابت بنانی نے کہا کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک ہیں۔

۴۹۵۔ چڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵۔ ہم سے محمد بن عمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی حنیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر (اور کھنڈر چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے ہلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کھنڈر کے دمنو کا پانی لیے ہوئے ہیں۔ اور صحابہ کھنڈر کے دمنو کے پانی کو زمین پر گرنے سے پہلے لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جب کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انھیں چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

۴۹۶۔ چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

۸۰۷۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھر بنا لیتے تھے اور اس گھر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔ پھر لوگ رات کی نماز کے وقت انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے لگے اور کھنڈر کی نماز کی اقتدا کرنے لگے، جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو کھنڈر متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو۔ کہو اللہ تعالیٰ (نواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔

غَيْسِيُّ بْنُ طَهَانَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَتَعَلِّقُ لِيَهْمَا قِيَادَن فَقَالَ نَأَيْتُ الْمُبَا فِي هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

باب ۴۹۵ النسيئة المحمراء من آدم :-

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَكُنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ آدَمَ ذَرَأَتٍ مِلَادًا أَحَدًا وَصُورَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَدَسُّوْنَ أَوُصُورَهُ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَ مَنْ لَحَذَ صِيبَ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ يَدِهِ شَيْئًا مَحَبَّةً :-

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ وَالثَّانِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ آدَمَ :-

باب ۴۹۶ الخوصير و الخوص :-

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالْأَنْصَارِ فَيُجْلِسُ عَلَيْهِ فَبَكَ النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصَلُّونَ بِهَذَا حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ

مَا دَامَ وَإِنْ كَلَدَ

باب ۴۹ المَرْسَلَةُ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرْمَةَ
قَالَ لَكَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ
أَقْبِيَّةٌ فَمَعَهُ يَفْقِسُهَا فَأَذْهَبَ بِهَا إِلَيْهِ
فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَ نَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بَنِي
إِسْمَاعِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ ائْتُوهُ لِكِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
فَقَالَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ بِجَارٍ قَدْ عَوَّضَ
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْنِيٍّ مَزْرُورٍ
بِالدَّهَبِ فَقَالَ يَا هُرْمَةُ هَذَا
أَخْبَانَا لَكَ فَاعْظَاكَ إِيَّاكَ

+ + +

باب ۵۰ خَوَاتِمُ الدَّهَبِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَائِبَةَ أَنَّ
بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاذَ بْنَ سُوَيْدٍ
مُعَرِّبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُمَا يَقُولُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سَبِيحٍ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ الدَّهَبِ
وَعَنِ الْخَرِبْرِ وَالِإِسْبَرْقِ وَالِدِيْنِ
وَالْمَيْشَدَةِ الْخَمْرَاءِ وَالْقَيْسِيَّةِ وَالْأَيْسَةِ الْفَيْصَةِ
وَأَمَرَنَا بِسَبِيحٍ بِعِيَادَةِ الْمَرْبُوعِينَ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ
الدَّاعِي وَابْتِسَامِ الْمُتَعَبِّمِ وَتَقْبُلِ
الْمُظْلُومِ

جبے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

۴۹۷۔ کڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی
ان سے مسوید بن ہرم رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے والد
حرم رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائش آئی ہیں اور انہیں تقسیم
فرما رہے ہیں، میں بھی ان حضورؐ کے پاس لے چلا چنانچہ ہم
گئے اور انہیں حضورؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا
بیٹے میرا نام لے کر انہیں حضورؐ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا
دکھ انہیں حضورؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں میں نے کہا
اپنے والد سے کہ میں آپ کے لیے انہیں حضورؐ کو بلاؤں! انہوں نے
فرمایا کہ بیٹے حضورؐ کو تم کوئی جابر و قاهر نہیں ہیں (کہ آپ اس
طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو انہیں حضورؐ
باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر دیبا کی ایک قباحتھی جس میں
سونے کی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ انہیں حضورؐ نے فرمایا۔ محمد،
اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا چنانچہ انہیں حضورؐ
نے وہ قباحتیں عنایت فرمائی۔

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید
بن مقرن سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا
تھا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا راوی نے کہا کہ سونے کے
چھپے سے، رشیم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میسرہ سے، قسی سے
اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں کا
حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے
اجواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول
کرنے، کسی بات پر قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی
مدد کرنے کا۔

۸۰۹۔ محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غزدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نصر بن انس نے، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوبکر بن ابی نعیم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئے کی انگلی سے منع فرمایا تھا۔ اور غزدر نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نصر سے سنا، اور انھوں نے بشیر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰ مرم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے سبھی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بڑائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ آخر آنحضرتؐ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نیگنہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ لکھ دئے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں جب آنحضرتؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائی ہیں تو آپؐ نے اسے چھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ انگوٹھی اسی کے کونٹوں میں گر گئی۔ (اور اب وجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جاسکی)

یہ باب ترجمتہ الیاب سے خالی ہے)

۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپ نے

٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
يُسَيْرِ بْنِ هُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَهَبَ عَنْ
خَاتَمِ الدَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ يُسَيْرَ بْنَ هُبَيْرَةَ

٨١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ قَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ
فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ قُرْطُبًا لَهُمُ وَالْخَطَّاءُ خَاتَمًا مِنْ
وَسَقِي أَوْفَضَةً

باب ۴۹۹ خاتم الفضل :

۸۱۱- هَذَا شَأْنُ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَائِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ
رَبِّهِ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَلَفَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ
جَعَلَ فِيهِ مِثْلَ مِثْقَالِ كِفَّةٍ وَنَفَسَ فِيهِ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ مِنْهُ كُلَّمَا رَأَوْهُ
قَدَّ اخْتَلَفُوا وَهَارَى بِهِ وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ
أَبَدًا ثُمَّ اخْتَلَفَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ
ثُمَّ اخْتَلَفَ الْفِضَّةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَاتَمُ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى رَفَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي
مِثْقَالِ بَرِيٍّ

۸۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قَلْبِهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ قَنْبَرًا فَقَالَ
لَا أَلْبَسُهُ إِلَّا مَا قَدْ قَبِلَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ
۸۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ كَيْفَ مَا
وَأَخَذَ أَثَرَهُ إِنَّ النَّاسَ إِصْطَلَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ
ذَهَبٍ وَلَبَسُواهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ وَزَيْدٌ وَشُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
مُتَابِعًا لِلزُّهْرِيِّ أَنَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ۝

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ هَلْ أَخْبَرَنَا
مَنْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخْبَرَنَا
صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
بَوَاجِهِمْ فَكَانَ فِي أَنْظُرِي دِيْبَيْنِ خَاتِمَةٍ قَالَ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ مَاتُوا وَنَامُوا وَانْكَرُتُمْ تَزَاوَدُوا
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ بِتَزَاوَدُوا ۝
۸۱۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ
حَمِيدَ الْأَحْمَرِيَّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمَةً مِنْ فِصَّةٍ وَ
كَانَ فَصَّةٌ مِنْهُ ۝ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ اللَّيْثِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ يَدِ

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ہیچیک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی
اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یوسف نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی
چاندی کی انگوٹھیاں بڑائی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرتؐ نے
اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیادہ شعیب نے زہری کے
واسطے سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ میرا
خیال ہے کہ "خاتما من ورق بیان کیا۔"

۵۰۱۔ انگوٹھی کا نیکنہ

۸۱۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خبر دی۔
انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انگوٹھی بڑائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے ایک رات مشاء کی نماز
آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں
آنحضرتؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ
کر سو چکے ہوں گے، لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار
کر رہے ہو۔

۸۱۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زریع نے خبر دی، کہا کہ
میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نیکنہ بھی اسی
کا تھا۔ اور یحییٰ بن الولید نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہ انھوں
نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۰۲۔ لوہے کی انگوٹھی

۸۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی

لحم یہاں راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپؐ نے
تارنا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بڑائی تھی
اور اس کو آپؐ نے تار دیا تھا۔

حازم سے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو صبر کرنے کی بول رہی ہوں کہ وہ خاتون کھڑی رہیں، آنحضرت نے انھیں اور پھر سر جھکا لیا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی، اگر آنحضرت کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انھیں دے سکے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائے! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، اوسے کی ایک انگوٹھی بھی سہی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائے! مجھے اوسے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہہ پہنچے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہہ مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہہ یہیں لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب آنحضرت نے انھیں جاتے دیکھا تو آپ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں محفوظ ہے۔

۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش۔

۸۱۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضرت نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر نقش تھا: محمد رسول اللہ جیسے اب بھی حضور اکرم کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں رادوی کو شک تھا، اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ امْرَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ اَهْبَ تَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَظَلَّ وَصَوَّبَ فَلَمَّا هَلَكَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَحِبُ: مَا رَجِئُهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عَيْنُكَ شَيْءٌ تَصِلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَاَهْبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ رَجَعْتُ شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتِمِسْ وَلَوْ خَاسِمًا مِنْ حَيْدٍ مِنْهَا هَبْ ثُمَّ رَجِعْ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيْدٍ مِنْهَا وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ عَلَيْهِ سَادًا فَقَالَ: اُصِدْ قُبَاهَا اِرْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَسَلْتُكَ اِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَجِمَ فَذَعَى فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا اَبَسُورًا عَدَا ذَٰهَا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُكْتَبَ إِلَيْ رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ قَصِيدٌ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، مَا تَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَفَسَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَ فِي يَدَيْهِ أَوْ بِحَبِيبِ الْخَاتَمِ فِي إصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ. ۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

بڑائی تھی لیکن میں اسے نہیں پہنوں گا۔ پھر آپؐ نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) پھینک دیں جو حیرت سے بیان کیا کہ مجھ سے یہ یاد ہے کہ نافع نے ”داہنے ہاتھ میں“ بیان کیا ذکر انھوں نے انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۰۷۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (انھوں کا) نقش نہ کھدوائے۔

۸۲۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن حبیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجازی کی ایک انگوٹھی بڑائی۔ اور اس پر نقش کھدوایا ”محمد رسول اللہ“ اس لیے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

۵۰۸۔ کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جاسکتا ہے۔

۸۲۳۔ محمد سے محمد بن عبدالنصار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انھیں (زکات کی تفصیلات لکھیں) اور انگوٹھی (مہر) کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک سطر میں ”محمد“ دوسری سطر میں ”رسول“ اور تیسری سطر میں ”اللہ“ اور اہل نے مجھ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ان سے انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ انہیں کے کنوئیں پر ایک مہر نہ بیٹھے۔ بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکالی اور اسے لٹے پٹے لگے کہ اتنے میں وہ (کنوئیں میں) گر گئی۔ بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم نے تین دن تک جدوجہد کی اور کنوئیں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔

۵۰۹۔ عورتوں کے لیے انگوٹھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

۸۲۴۔ ہم سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انھیں طاؤس نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ

آتشی علیہ فقال: إني كنت أصطغثه وإني لا ألبسه فلبذا فلبذا الناس قال جويرية ولا أحسبه إلا قال رف

باب النمنی

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إني أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ قُرْبٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَنْقِشَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ

باب من يخلل نكش الخاتم ثلاث أسطر ۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا اسْتَخْلَفَ كُتِبَ لَهُ وَكَانَ نَقَشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَلَامٌ وَرَسُولُ سَلَامٍ وَاللَّهُ سَلَامٌ وَشَاءَ فِي أَحْمَدٍ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ خَاتَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ ابْنِ مَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ ابْنِ مَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى مِثْرَافٍ وَنَسِ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَعَمَلَ كَيْبَتٌ بِهِ فَسَقَطَ: قَالَ فَأَخْلَفْنَا ثَلَاثَ أَثْيَامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَتَنَزَّحَ الْبُيُوتُ فَلَمَّا

خبرته

باب الخاتم للتسوية وكان على

عائشة خواتم ذهب ۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَاتِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَحْسَنُ بْنُ مَسْلُوبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ

فَبَايَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدَتْ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ - وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَفَعْلَنَ يُقْبِلِينَ الْفَتَحَ وَالْحَوَاتِمَةَ فِي ثَوْبٍ بِلَالٍ -
بابُ الْفَلَاحِ وَالسَّيَابِ لِلنَّبِيِّ قَبْلَهُ مِنْ النَّاسِ
 ۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ دَلَابَعِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ النَّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْمٍ مِثْلَ سِخَايَ مِثْلَ -
بابُ اسْتِعَاذَةِ الْفَلَاحِ
 ۸۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَكَكَتُ فَلَا ذَا لِسَاءَ ذَبَعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبَا رِحَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَكُنْتُ أَعْلَى وَمُؤْمٍ وَكُنْتُ يُجِيدُ وَإِمَامًا فَصَلُّوا وَهَضَعُوا عَلَى عَيْنٍ وَمُؤْمٍ فَذَكَرُوا ذِكْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَمْرًا إِلَيْهِمْ. فَأَذَانٌ نُمِرَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ -
بابُ الْقُرْطِ
 وَكَانَ أَبُو عَبَّاسٍ أَمْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَذَرَانِيَهُنَّ يَمُوتِينَ إِلَى إِذَا نَجَتْ وَحُلُو قِهْمَةٍ -
 ۸۲۷ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہیں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا، آنحضرت نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے حرج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضرت عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چپلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۵۱۰ - عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

۸۲۵ - ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے اور انھیں صدقہ کا حکم دیا۔ پھر آپ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

۵۱۱ - ہار عاریت پر لینا۔

۸۲۶ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ہار (جو المومنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آنحضرت نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضرت سے اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ ہار آپ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

۵۱۲ - بالیاں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

۸۲۷ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہ ان میں سے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

دن دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔
پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ
عنه تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (بلال رضی
اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

۵۱۳۔ بچوں کے لیے ہار

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں کئی
بن آدم نے خبر دی، ان سے وثقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضرتؐ واپس ہوئے تو میں
پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ
نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے
تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلا
دے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے (اور حسن رضی اللہ عنہ
نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور وہ آنحضرتؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا
اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے
مجھے محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور

مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے کرم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں
پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت
عمر بن العاص نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں

کو گھر سے نکالنا۔

مَتٰی يَوْمَ الْعِيدِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْبَلْ قَلْبَهُمَا۔ وَكَأَنَّهُ
بَعْدَ مَا تَمَّ أَفَى النَّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ
بِالْبَصَّةِ فَفَعَلْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْفِيحًا
قُرْطُومًا ۝

باب ۱۱ التَّخَابُ لِلصَّبِيَّانِ ۝

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عَجَّيْ بِنِ إِدَمَ حَدَّثَنَا وَثَّاقُ بْنُ عَمْرٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ
مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَأَنْصَرَفْتُ فَأَنْصَرَفْتُ
فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ ثَلَاثًا أَدْعُو الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَتَشَتَّى دَفِي عَنْقِهِ
السَّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبِيَّةً هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ يَبِيَّةً هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ
فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبِّهُ وَأَحِبَّ مَنْ
يُحِبُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَمًّا كَانَ أَحَدُ أَحِبِّ إِلَيَّ
مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۝

باب ۱۲ الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَ

الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ ۝

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ
عُمَرُ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۝

باب ۱۳ إِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

مِنْ الْبُيُوتِ ۝

۸۳۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت مردوں پر لڑوؤں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انھیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سفور اکرم نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۸۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھیں عروہ نے خبر دی انھیں زہیر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ: اگر کل تمھیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں تمھیں بنت غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیٹھ پھرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ سامنے سے چار سلوٹوں، "کا مفہوم یہ ہے کہ دوٹے ہونے کی وجہ سے) اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں۔" اور آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے "کا مفہوم یہ ہے" اُس کے (ان چاروں سلوٹوں کے کنارے) کیونکہ یہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں "ثمان" کہا۔ "ثمانیہ" نہیں کہا (کیونکہ جب میز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو میز ہے) مذکور ہے، وجہ یہ ہے کہ "ثمانیہ اطراف" نہیں کہا۔

۵۱۶۔ مونچھ کم کرانا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جب کسی عورتی نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جبرٹے پر) سے بھی بال کترواتے تھے۔

۸۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنفلہ نے، ان

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنَ امْرَأَةٍ عَلَىٰ سِلَاحِهَا وَاسْتَلَمَ الْمُخْتَبِثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُسْتَرْجِلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَحَالَ أَخِيرَهُمْ مِنْ بَيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَنَ امْرَأَةٍ عَلَىٰ سِلَاحِهَا وَاسْتَلَمَ مُدَانًا وَأَخْرَجَ عَمْرُؤُهَا نَائًا

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي النَّبَيْتِ مُحَنَّتٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَمَّةُ اللَّهِ إِنَّ فَرْخَ كَعْبٍ عِنْدَ الطَّائِفِ فَرَقِي أَدُلُّكَ عَلَىٰ بَيْتِ غِيلَانَ فَأَتَاهَا فَقَبِلَ يَأْسَ بَعٍ وَتَدْمِثَانِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَدَ خَلَنَ هَؤُلَاءِ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَقَبَّلَ يَأْسَ بَعٍ وَتَدْمِثَانِ أَسْبَغَ عَلَيْكَ بَطْنُهَا فَوَيْحِي تَقَبَّلَ مَعْنَى، وَخَوْلِي وَتَدْمِثَانِ يَعْصِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكُنِ الرَّسَبِ بِهَا مَحْطَةُ بِالْجَنَيْنِ حَتَّىٰ خَفَّتْ وَإِنَّمَا قَالَ مِثْمَانٍ وَكَوْ تَقَبَّلَ مِثْمَانِيَّةً وَوَاحِدًا الرَّسَبِ وَهُوَ كَرِيَّةٌ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَّةً أَطْرَافَ

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْنِي شَارِبَهُ حَتَّىٰ يَنْطَرُ إِلَىٰ بَيْتَاهِ مِنَ الْخِلْدِ وَيَأْخُذُ هَذَا يَنْفِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَالْعَجِيَّةِ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا الْوَكِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَنْفَلَةَ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْبَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَوَالِدُ الشَّوَارِبِ وَأَعْفُو اللَّحَى :

باب مَا نَزَلَ فِي الشَّيْبِ :

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدِ بْنِ قَالٍ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخْضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ لَهُ يَبْلُغُ الشَّيْبُ إِلَّا قَلِيلًا :

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ عَنْ خَضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ كَمَا مَثَلَتْ أَنْ أَعَدَّ مَسْطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ :

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَمَّا سَلْتَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ وَفَبَصْنِ إِسْرَافِيلُ مُنَادَتْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ قَهْقَرَةٍ فَيَبْلُغُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ إِلَّا نَسَانَ عَيْنٍ أَوْ شَيْءٍ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَطْلَعَتْ فِي الْحُجَلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتٍ حُمْرًا :

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : كَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَوْنَا ، وَ قَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ :

۸۳۷۔ مجھ سے محمد بن حُمَید نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی انھیں عُمیر بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی انھیں تائیب نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم بچوں کی طرح خوش کرو لیا کر وادروں کی طرح بڑھاؤ۔

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ ہم سے معلى بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضرت کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کو خضاب کی لزبت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضرت کی وارھی کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرافیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المؤمنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا میں نے نکلی میں جس میں مونے مبارک رکھا ہوا تھا اچھا نک کر دیکھا تو چند سوخ بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نعیم بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مَوْهَب نے روایت کی کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال کبھی جوڑا کرتے تھے۔

۵۲۰۔ خضاب

۸۴۲۔ ہم سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید اور سلیمان بن عیسا نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

۵۲۱۔ گھونگھریاے بال۔

۸۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن ابی عبد الرحمن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے ترنگے (قدکے) نہیں تھے اور آپ چھوٹے قد کے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) مد آپ بالکل سفید چھوٹے تھے اور دگنم گول ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریاے لمبے برتے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) ایک معظّم میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضرت کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطے سے بیان کیا کہ آنحضرت کے سر کے بال شاذ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب بھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضرت کے بال آپ کی کانوں کی کوتاہ تھے۔

۸۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو جب کے پاس مجھے دکھایا گیا میں نے دیکھا

باب الخضاب

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُودُ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالَجُوهُهُمْ

باب الخبيذ

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْجَمْعِ وَلَا مُقْنٍ وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْمُسْبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ رَأْسًا أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيَضَاءً

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اسْتَوْدِلِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ السُّدْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّتِهِ حَمْرًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ - إِنَّ حَبَشَةَ لَتَضْرِبَ قَبْرِي بَيْنَ مَنَكِييَةٍ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِذَا ضَمَّكَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شُحْمَةً

أَذْنِيَّةٌ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَاجِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِلَى التَّيْلَةِ عِنْدَ الْكُفَّةِ مَرَاتٍ رَحِلًا
أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ سَامٍ مِّنْ أَدَمَ الْبَرِّ جَالٍ
لَهُ لِبَسَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى قَبْلَ
الْيَمِّ قَدْ رَجَلَهَا فَبِغَا مَقْطَرُ مَاءٍ مَّتَكَثَا
عَلَى رَحْلَيْنِ أَوْ عَلَى غَزَائِقِ رَحْلَيْنِ يَطُوفُ
بِالْيَمِّ فَنَأْتِ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيرُ مِّنْ
مَدِينٍ وَإِذَا أَنَا بِرَحْلٍ جَدِيدٍ قَلْبُ أَعْوَرَ الْعَيْنِ
السُّمْنَى صَا تَهَا عَيْنُهُ لَهَا فَيَتَمَسَّكَ مَنْ
هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيرُ الدَّجَالُ

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هَبَانُ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ السَّبْحِ
مَنْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُوتُ بِشَعْرَةٍ
مَنْكِبِيهِ

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَمُوتُ بِشَعْرَةٍ السَّبْحِ
مَنْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبِيهِ

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِلًا لِّسْنٍ بِالسَّيْطِ وَ
لَا الْعَجْدَنِ

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَنَعَهُمُ الْيَدَيْنِ لَهُ أَسَ بَعْدَهُ مِثْلُهُ وَكَانَ
شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِلًا
رَحْلًا وَكَسْبًا

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بَابُ
حَاذِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

کہ ایک صاحب بھی گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب
صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں
سب سے زیادہ خوبصورت، اطول نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور
ہیں کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے
میں یا دو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں اور خاد کعبہ کا طواف
کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم
علیہا الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک اچھے ہوئے گھونگر یا بے بال
والے شخص کو دیکھا، وہ اس آنکھ سے کان ہے، گویا انگور ہے جو اچھا ہوا
ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح و جال ہے،
۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے
ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبیرا لے کر
تک رہتے تھے۔

۸۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن مویسٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے دہب بن جریر نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کے
بال درمیان تھے، بال بال سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگر یا بے دونوں
کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضرت کے بعد آپ جیسا خوبصورت
نہیں دیکھا۔ آنحضرت کے سر کے بال میان تھے، دگھونگر یا بے اور بال بال
سیدھے لٹکے ہوئے۔

۸۵۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضرت کی ناگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبد بن ربیع نے (اپنی روایت میں) ”مفرق البنی صلی اللہ علیہ وسلم“ واحد کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

۵۲۲- گیسو

۸۵۸- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عبید نے حدیث بیان کی، انھیں ہشتم نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضرت نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑ لی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹- ہم سے عرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو بشر نے اسی طرح خبر دی، ابو انھوں نے (شک کے ساتھ) ”بذو ابی اور اسی“ کہا۔

۵۲۵- قزع

۸۶۰- مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن حصص نے خبر دی۔ انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے ”قزع“ سے منع فرمایا عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قزع کیا ہے (پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ سر منڈانے وقت کچھ بال میاں چھوڑ دے کچھ دبا چھوڑ دے اسے قزع کہتے ہیں) اسے عبید اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہیں اس کی صورت بتائی، عبید اللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عرو بن نافع

الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي أَنْظُرِي وَبَيْنَ يَدَيْهِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَرِّمُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۱ الدَّوَابِّ

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقُفْلُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَدَأَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَاهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَى مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَآخَذَ بِنَاحَتِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۸۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ هَذَا وَ هَذَا بِذَوِ ابْتِي أَوْ بَرَأْسِي

باب ۱۵۲ الْقَزَعُ

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَصَصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَبَلُ الصَّبِيِّ وَتَرَلَّ هُمَا شَعْرَةً وَهُمُومًا وَهُمُومًا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِذَا نَاصِبَتِهِمْ وَحَامَتِي رَأْسِهِ - قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ فَأَلْجَأَ يَدَهُ وَالْعَلَاةُ، قَالَ لَا أَدْرِي هَلْ كُنَّا قَالَ الصَّبِيُّ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: دَعَا وَذَنَّهُ فَقَالَ

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے کچلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن "قرع" یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسکا طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قرع" سے منع فرمایا تھا۔

۵۲۶۔ عورت کا اپنے ماتھے سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن خبری نے خبر دی انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ماتھے سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منی میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

۵۲۷۔ سر اور وارھی میں خوشبو

۸۶۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسریل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھیں عبدالرحمن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی وارھی میں دیکھتی تھی۔

۵۲۸۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی اباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا، آنحضرت اس وقت اپنا سر کٹھنے سے لٹکا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھ تک رسد ہر تو میں اسے تمھاری آنکھ میں چھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

۵۲۹۔ عائشہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

أَمَّا النِّقْمَةُ وَالنِّقْمَةُ بِلَاغٍ لِمَوْلَا بَأْسٍ يَهْمُ، وَلَكِنَّ الْقَرْعَ أَنْ تَتْرُكَ بِمَا هَيْبَتِهِ شَعْرًا وَتَبْسُ فِي سَائِبِهِ غَيْرُهُ وَكَذَلِكَ شَقَّ رَأْسُهُ هَذَا أَوْ هَذَا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْتَنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ

بَابُ تَطْيِيبِ الرِّأْسِ وَوَجْهِهَا يَتَّبَعُ

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحْرَمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمَنِي قَبْلَ أَنْ تَقِفَ

بَابُ تَطْيِيبِ الرِّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِضُ الطَّيِّبُ فِي سَائِبِهِ وَلِحْيَتِهِ

بَابُ الْأُمْتِسَاطِ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكُ رَأْسَهُ بِالْمِزْزِ فَقَالَ لَوَ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنَيْكَ لَتَأْجِيلِ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ الْأَنْبِيَاءِ

بَابُ تَجَنُّبِ الْخَالِئِينَ وَوَجْهَهَا

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ اور اس کے باوجود انھیں مالک نے کہا کہ میں کنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو نہاد دھاتی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور دھونے میں بھی۔

۵۳۱۔ روشک کے بارے میں روایات۔

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا ہے سوار و زہ کے۔ کہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بواہر کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمار بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وحیب آپ کو خوشبو (دھری) لگاتی تھی آپ واپس نہیں کرتے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ؛

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ؛

بَابُ الْتَّحْجِيلِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ؛

بَابُ مَا يُدْكَرُ فِي الْمَسْبُوكِ؛

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ قَبْلِ بْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفٌ فِيمَا لَمَّا بَعَا طَيْبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْبُوكِ؛

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ؛

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَحِيبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَحَدٌ؛

بَابُ مَنْ لَمْ يَرِدْ الطَّيِّبُ؛

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْكَرُ

الطَّبِيبُ. وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُوَدُّ الطَّبِيبَ

بَابُ ۵۳۴ الدَّرَجَةُ :

۸۶۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَوْ مُحَمَّدُ عَنْهُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَآلَهُ سَمَ بْنَ جُعْدَانَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ أَطِيبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدَرٍ يَذُرُ رِيْدَةً فِي حَجَّةِهِ

النُّوَاجِلِ لِلْحِلِّ وَالْأَحْزَامِ :

بَابُ ۵۳۵ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ :

۸۶۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَعْنِ اللَّهِ

النَّوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى :

مَالِي كَأَنَّ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ

فَخُذْ دُكُ :

بَابُ ۵۳۶ النُّوَاجِلِ فِي الشَّعْرِ :

۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَدُوٍّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ

حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمَيْسَرَةِ يَقُولُ : وَتَأْذُلُ

قَصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِبَيْدَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَنْ يَحْيَى هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتُ بَنُو إِسْرَءِيلَ

جَبِينَ اخْتَنَأَ هَذَا نَيْسًا وَهَذَا : وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَكِيمٌ

عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالنَّوَاشِمَةَ

تھے۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو داپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴ - ذریعہ :

۸۶۱ - ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، یا محمد بن عثمان کے

واسطے سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریر نے، انھیں عمر بن عبد اللہ بن

عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ

رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حجتہ الوداع کے موقع پر حرام کھولنے اور احرام باندھنے کے

وقت اپنے ہاتھ سے ذریعہ (ایک قسم کی خوشبو لگانا)۔

۵۳۵ - حسن کے بیٹے دانتوں کے درمیان کشاویں پیدا کرنا۔

۸۶۲ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گودنے والیوں کو دانے والیوں

چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور واتزل کے درمیان کشاویں پیدا کرنے

والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی

کہیں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ ”رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو۔“

۵۳۶ - بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۶۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے اور

انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (امیر

مکہ) نے فرمایا کہ یہ فرار ہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے

محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے

اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے

اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان

کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ابی شیبہ نے بیان

کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی

بال لگانے والیوں اور لگانے والیوں کو گودنے والیوں اور گودانے والیوں

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ:

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمٍ بْنَ بَيِّنَاتٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَتَتْهَا مَوْتٌ فَخَمَطَتْ شَعْرَهَا مَا رَأَتْ وَأَنْ تَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابِعَهُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ

عَائِشَةَ:

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ إِسْرَافِيلَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا فَيُّ أَنْكَلْتُ امْنِيَّتِي ثُمَّ آمَنَّا بِهَا شُكْرًا وَمَرَّتْ رَأْسَهَا وَرُوحَهَا يَنْتَحِثُنِي يَهَا أَفَاصِلُ رَأْسَهَا تَبَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ إِمْرَأَةٍ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ:

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ:

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ قَالَ نَافِعُ الْوَأَشِمَةُ فِي اللَّحَّةِ

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

پراس نے لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرو نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن نافع سے سنا، وہ صفیر بنت شعیبہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصاری ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ امیر نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطے سے کی۔ ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۴۵۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضرت نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۴۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۷۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ گودنا جبرٹے پر ہوتا تھا۔

۸۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ مَعَاوِيَةُ الْمَذَلِيَّةُ أَخْرَجَ مَرَّةً قَدْ هَمَّ أَنْ يَخْرُجَ كَتَبَتْ مِنْ شَعْبٍ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءُ الزُّرَّةِ تَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ:

باب ۳۵ المتنبصات:

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْيَاطَ وَالْمُنْتَهَبَاتِ وَالْمُتَغَلِّبَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغَيَّبَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَادْعُوا لِقَدْ قَدَّاتُ مَا بَيْنَ التَّوْحَيْنِ فَمَا وَحَدَّ مَنَّهُ، قَالَ وَاللَّهِ لَبْنُ قَرَأَ تَبْدُ لَقَدْ وَحَدَّ تَبْدُ وَمَا آثَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذْ ذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَاتَّهَوَا:

۴ بن داود:

باب ۳۶ الْمُؤَصُولَةُ:

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَفِي اللَّهِ عَنْهَا قَالَ لَعَنَ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْأَنْبِيَةَ وَالْمُسْتَوْصِمَةَ:

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ سَعِيدَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةً الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي أَمَّا تَبْهَا الْخُصْبَةَ فَأَمَرَ شَعْرَهَا وَارْتَفَعَ وَحَبَّهَا فَأَصْبَحَ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ:

ان سے عمرو بن مرو نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عاصی رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور میں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یهودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زور (فریب) فرمایا ہے، آپ کا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

۵۲۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خواہشورنی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کٹا دگی پیدا کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی المقرب نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں یوں ہے ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ بخیر، میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں مل جاتا اور جو کچھ رسول تمہیں دی اسے لو، اور جس سے بھی تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

۵۳۸۔ مصنوعی بال جوڑنے والی۔

۸۸۰۔ محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گودنے والی پر لعنت بھیجی۔

۸۸۱۔ ہم سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو کھسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ:

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔
 ۸۸۲۔ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن وکیع
 نے حدیث بیان کی، ان سے صفیر بن جرییر نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع
 نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا۔ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ گودنے والی، گودانے والی، مصنوعی چوڑنے والی اور چوڑانے
 والی، یعنی انھوں نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۳۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے
 خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے،
 انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ
 نے گودنے والیوں، گودانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں۔
 اور خطہ بورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتر کے درمیان کشادگی
 کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے،
 پھر میں کوئی زمانہ پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

۵۳۹۔ گودنے والی:

۸۸۴۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث
 بیان کی، ان سے عمر سے، ان سے ہامان سے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور
 انھوں نے گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵۔ مجھ سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے
 حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمن
 بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطے سے بیان
 کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بیان
 کی تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب
 سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتی تھیں۔

۸۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابوجحیفہ رضی
 اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ :

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
 بْنُ وَكَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْوَاشِئَةَ وَالْمَوْشِئَةَ وَالْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ
 يَقْعِنُ لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِئَاتِ وَالْمَوْشِئَاتِ وَالْمُسْتَوِشَاتِ
 وَالْمُنْمِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَعِيَّةِ
 خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
 كِتَابِ اللَّهِ :

باب ۵۳۹ الْوَاشِئَةُ :

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 الْغَيْنُ حَقٌّ وَتَهْمَى عَنِ الْوَشْمِ :

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ
 حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ

مَنْصُورٍ :

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ
 إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَى عَنْ شَمَنِ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے کو رکنے والی اور گدولنے والی (پر لخت بھیجی)۔
۵۲۰۔ گدولنے والی۔

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبادہ نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور اس وقت موجود صحابہ سے کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نیک کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن زہری، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرعی بال ٹھانے والی اور ٹکڑے والی، گودنے والی اور گدولنے والی پر لخت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مسعود نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھانے والیوں اور جو بھرتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں؟ ان پر لخت بھیجیوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۲۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل ہوتے جس میں کتاب یا تصویریں ہوں۔ اور فیث نے بیان کیا۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

الْأَدَمُ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَاصِلُ الرِّمَاءِ وَ مُوَكَّلٌ وَالْوَأَشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ ۖ
بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ ۖ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي سُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَقْبَىُ عَمْرٍأَ بِمَرْأَةٍ تَشْتِمُ فَقَامَ فَقَالَ: أَشْتَدُّ كُرْبًا لِلَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَأَشِمِ! فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَشْتِمَنَّ ۖ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۖ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مَقْصُومٍ عَنْ إِدْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّعَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُتَعَدَّاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۖ

بَابُ النَّصَاوِيرِ ۖ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ مَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَصَاوِيرٌ وَقَالَ

انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔
۵۲۲ - تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب -

۸۹۱ - ہم سے حمید نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ سیار بن کمر کے گھر میں تھے مسروق نے ان کے چبوترے پر تصویریں دکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے بیان قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲ - ہم سے ابوسعید بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی سب سے زندہ کر کے بھی دکھاؤ،
۵۲۳ - تصویر دل کو توڑنا :-

۸۹۳ - ہم سے معاویہ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن حوطان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ اسے ٹوڑ دیتے تھے۔

۸۹۴ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، مروان بن حکم کے گھر میں، تو آپ نے چھت پر ایک معصومہ کو دکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ (اور شاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر ہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چوٹی پیدا کر کے دیکھو پھر

الَّتِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَعْبَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
بَابُ ۵۲۲ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :-

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ مُسْرُوقٍ فِي دَارِ سَيَّارِ بْنِ خُسَيْمٍ فَذُاعِيَ فِي مَقْعِدِهِ تَمَاثِيلٌ فَقَالَ سَمِعْتُ كُبَيْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا أَبْعَدُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ :-

۸۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا لَمْ يَخْلُقُوا مَا خَلَقْتُمْ :-

بَابُ ۵۲۳ تَقْطِيعُ الصُّوَرِ :-
۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوَاطَانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ فِيهِ نَصَائِلُ الْإِنْقِصَةِ :-

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْوَاهِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ ابْنِ الْمُبَرِّكِ فَرَأَيْتُهَا أَغْلَاهَا مُصَوِّرًا أَتَمُّوْرًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ ذَاكَ خَلَقَ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً - ثُمَّ دَعَا يَتِيمًا مِنْ مَاءٍ فَخَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ الْبَطْنُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَى وَأَسَى

مچھراپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے جب بغل دھونے لگے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا بغل تک دھونے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ (جنت میں) زبور سینے کی یہ آخری حد ہے۔

۵۴۴۔ تصویر کو رد نہا۔

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے اڑایا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کشتی کی ہرگی۔ بیان کیا کہ مچھراپ نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس کے آثار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی تہن میں غسل کرتے تھے۔

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو نا پسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جوہر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدیا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اس کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کسی لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مُنْتَهَى الْخَلْقَةِ؛

بَابُ ۵۴۴ مَا وَجَّعَ مِنَ النَّصَاوِيذِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يُؤْمِنُونَ أَفْضَلُ مِنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَنَنْتُ بِقَرَامٍ فِي حُلِيِّ سَهْوَةٍ فِي فِيْهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَسَدُ النَّاسِ عَذَابًا تَوَهَّرَ الْفِيَا مَهُ السَّيِّئِينَ لِيَعْمَأُ هُونَ يَخْلُقُونَ اللَّهَ، ثَالِثٌ لَجَلْنَا وَسَادَ قُ أَوْ وَسَادَ تَلِينُ

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْدَاكَ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ - وَكُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

بَابُ ۵۴۵ مَنْ كَبِهَ الْفُجُورَ عَلَى الصُّورَةِ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْلَانَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَائِبٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَنْزَلَتْ خُبْرَةً فِيْهَا نَصَاوِيذُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَكَلَمَ بَدَا خُلُ فَقُلْتُ: تَوْبٌ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: مَا هَذِهِ النَّصْرَةُ؟ قُلْتُ: لِيُخْلِسَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَ مَا قَالَتْ، إِنَّ أَمْهَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ

نَعِدَ بَدَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ اَخْبِئُوا مَا خَلَعْتُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فَيُخْبِرُ فِيهِ الصُّورَةُ ۝

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُكَيْبٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي كَلْبَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فِيهِ الصُّورَةُ ۝ قَالَ بُسَيْرٌ ثُمَّ إِشْتَكَا زَيْدٌ فَخَذَ نَاقَةً فَأَذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرَ فَبِهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ رَجَبٌ مَمْنُونَةٌ زَوْجِ السُّبْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ ۚ فَقَالَ مُبِينٌ اللَّهُ أَلَمْ تَسْمَعُوهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَتْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي مُكَيْبٌ حَدَّثَنِي بُسَيْرٌ حَدَّثَنِي زَيْدٌ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۵۲۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي النَّقْمِ وَبِهِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مَهْمَبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِدَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهَا حَائِبَ بَيْعَةٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْبِطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَدَالُ تَصَادِيقًا تُعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ۝

باب ۵۲۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا فِيهِ صُورَةٌ ۝

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پہنایا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ بکیر رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے میں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سناؤ تھی؟ عبید اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انھیں عمر و نے خبر دی آپ ابن حارث میں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۲۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چلی سی جاوہر تھی۔ اُسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکایا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی تصویریں میری نازیں غلج ہوتی ہیں۔

۵۲۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بنی ابن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا حِينَ كُرِيَ إِلَيْهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلْتُ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَوَسَّ مَوَسَّاهُ فِي الدُّنْيَا كُفِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَعَهُ فِيهَا السُّوَرُ وَكُنِيَ بِهَا فِي:

باب ۵۱ الْمَرْجُوفُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقُوفَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِيَّاهُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ فَبَدَأَ كَيْتَهُ وَأَسْرَفَ أُسَامَةُ وَقَالَ:

باب ۵۲ الثَّلَاثَةُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَهُ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ:

باب ۵۳ حَمْلُ صَاحِبِ الدَّائِمَةِ غَيْرُهُ:

بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: احْتَقِ بِهَذَا الدَّائِمَةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ:

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ مَسْرُورٍ حَدَّثَنَا شَاكِبُ بْنُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ كَعْبَةَ شَرَّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرَمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ فَمُ:

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نصر بن انس بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے، جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا نہ جاتا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور دلا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

۵۱۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۹۰۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معقوفان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر فذک کے بنی ہرنی چادر کی زین تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

۵۲۔ ایک سواری پر تین افراد۔

۹۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے (فتح مکہ کے موقع پر) تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کے سامنے آئے، آنحضرت نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔

۵۳۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے

آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو آگے بیٹھنے کی اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)۔

۹۰۶۔ محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ عکرمہ کے سامنے حدیث ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے، کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

دیکھو معظمہ! تشریف لائے تو آپ قسم بن عباس کو اپنی سواری پر اُٹے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے کھڑے تھے، یا قسم پیچھے تھے اور فضل اُٹے تھے (یعنی اللہ عنہم) اب تم ان میں سے کسے پر اکھڑے اور کسے اُتھا۔

باب ۵۵۵ پر باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۷۔ ہم سے حدیث بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضرت کے درمیان سوا کجاوہ کے کنا رے کے اور کوئی چیز حاصل نہیں تھی، اسی حالت میں آنحضرت نے فرمایا: یا معاذ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے، پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بند اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ اس کے حکم کے مطابق (کریں) میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

۵۵۵ سواری پر عورت کا مرو کے پیچھے بیٹھنا۔

۹۰۸۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عیاد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی کہ کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیمہ سے واپس آ رہے تھے، اور میں

بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْفَعْلُ حَلْفُهُ أَوْ تَمْ حَلْفُهُ وَالْفَعْلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدَايَةُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَسِ بَنِي وَهَبٍ إِذْ أَحْبَذَ الرَّحْلُ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ نَبِيِّكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ نَبِيِّكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ نَبِيِّكَ قَالَ هَذَا تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ، قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ أَفْ تَجِبُ ذَلِكَ وَكَتَيْسِرُكُمْ أَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ نَبِيِّكَ فَقَالَ هَذَا تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلْتُمْ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ قَالَ حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَذَّبَ بِهِمْ؟

باب ۵۵۵ اسرار اب المذلة خلف الرجل

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر ممنوع ہے۔

اور محمد رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضرت کی بعض ازواج (مغیرہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ بخاری ماں ہیں پھر میں نے کہا وہ باغوا، اور آنحضرت سواری پر گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب برسے یا رادی نے بیان کیا کہ (دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے توبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶۔ حجت لبینا اور ایک پاؤل کا دوسرے پاؤل پر رکھنا۔

۹۰۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن قیس نے، ان سے ان کے چچا (عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤل کو دوسرے پاؤل پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب و تمیز

۵۵۷۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے مستقل وصیت کی ہے۔

۹۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیمر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوعمر شیبانی سے سنا کہا کہ ہمیں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنِّي لَرَدِّ نَفْ أَيْ طَلْحَةٍ وَهُوَ لَيُسَيِّرُ وَيَعْفُو بِنَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّ نَفْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عُدَّتِ النَّافَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَتَزَلَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُسْكَمٌ فَتَزَلَّتِ التَّوَجُّلُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: أَيُّنَ تَأْيِيُونَ قَائِدًا مِنْ نَبِيَّاتِ حَامِدُونَ؟

باب ۵۵۸ الِاسْتِغْفَارُ وَوَضْعُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ السَّيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رِجْلَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَرَأْفَةً إِذَا هَدَى رَجُلٌ يَدَهُ عَلَى الرَّجُلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الادب

باب ۵۵۷

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَوَضَعُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْ مَاتَ بَيْدَهُ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ سَأَلْتُ السَّيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَى الْعَمَلُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ الْمَلَائِكَةُ عَلَى دَقِّهَا قَالَ نَعَمْ أَعَى؟ قَالَ نَعَمْ يَدُّ الْوَالِدَيْنِ نَعَمْ أَعَى؟ قَالَ الْجَعَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ يَعْنِي وَكَوْ اسْتَرْذَلَهُ لَدُنِّي

باب ۵۵۸ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِمَحْنِ الْعَفْوَةِ

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بْنِ بِشْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ رُفْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
خَاتَمُ رَجُلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُُّ مُحِبِّسِينَ صَحَابَتِي
قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثَمُومَةُ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثَمُومَةُ
قَالَ ثَمُومَةُ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثَمُومَةُ وَنَحْوِي

۹۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جبر نے حدیث
بیان کی۔ ان سے عمارہ بن قعقاع بن بشیر نے، ان سے ابو زرعہ نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے اچھے معاملے
کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں! انھوں نے پوچھا اس
کے بعد کون؟ آنحضرت نے فرمایا، پھر تمہارا باپ۔ ابن شہر مر اور یحییٰ بن ابیوب۔
نے بیان کیا کہ ہم سے ابو زرعہ نے اسی کے مطابق حدیث بیان کی۔

۵۵۹۔ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نہ جائے۔
۹۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے سفیان اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب نے حدیث
بیان کی۔ کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے
خبر دی۔ انھیں حبیب نے انھیں ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن
عمر نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں
مجھے جہاد میں شریک ہو جاؤں گا؟ آنحضرت نے دریافت فرمایا، تمہارے والدین
موجود ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، موجود ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر انھیں میں
جہاد کرو یعنی انھیں کی خدمت کرو۔

۵۶۰۔ کوئی شخص اپنے والدین کو برا بھلا نہ کہے۔

۹۱۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے
اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص
اپنے والدین پر لعنت بھیجے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین
پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ
کو برا بھلا کہے گا تو دوسرے بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا اور اس کی ماں کو
برا بھلا کہے گا۔

۵۶۱۔ اس شخص کے دعا کی قبولیت جس نے اپنے والدین
کے ساتھ نیک معاملہ کیا۔

۹۱۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن
ابراہیم بن معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی۔ انھیں ابن

فَسَوَّاهُ اللَّهُ وَنَمَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: مَبْنِيَا ثَلَاثَةٌ فَفَرِيحًا شَوْنُ أَخَذَهُمُ
 الْمَطَرُ فَسَالُوا إِلَى مَا فِي الْجَبَلِ فَأُخْطِطَتْ عَلَى
 فِيهِمْ غَابِرُهُمْ فَخَصَرَهُ بَيْنَ الْجَبَلِ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ
 فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا
 بَيْنَهُمَا لِحَيَّةٍ فَأَدْعُوا اللَّهَ بِمَا لَعَلَّهُ يَغْفِرُ لَكُمْ
 فَقَالَ أَحَدُهُمُ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالسَّادِ
 شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي مَبْنِيَّةٌ صِبَاغٌ كُنْتُ أَسْرَعُ
 عَلَيْهِمَا فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمَا فَخَلَيْتُ مَبْدَأْتُ
 بِوَالِدِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَأَوِي
 الشَّجَرُ فَمَا أَكَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُ تَهُمَا
 قَدْ نَامَا فَخَلَيْتُ كَمَا كُنْتُ أَهْلُبُ فَخِجْتُ
 بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَهُمَا وَسَجَّهْتُ لَكُمَا أَنْ
 أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلُ
 بِالصَّبِيِّ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ تَيْصًا عَوْنُ عَيْنِ
 فَذُحِّي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ وَأَيُّ وَدَائِبِهِمْ حَتَّى طَلَعَ
 الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيُّيَ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً
 وَجْهَكَ فَأَفْرَجْ لَنَا فَرْجَةً تَدْرِي مِنْهَا السَّمَاءُ
 فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فَرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ
 وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَجَزُ
 أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ
 إِلَيْهَا فَفَسَحَا فَأَبَتْ حَتَّى أُحِبُّهَا بِمَا شِئْتُ دِينَارٍ
 فَسَخَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا
 فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ
 اللَّهَ وَكَأَنَّهَا لَمَّا تَمَّ قَضَتْ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ
 كُنْتُ تَعْلَمُ أَيُّيَ قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ
 فَأَفْرَجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فَرْجَةً وَقَالَ
 الْأَخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ أَسْتَأْجِرُ
 أَحَبِّهَا لِقَرْنِي أَسْرَفْتُ فَلَمَّا فَعَلْتُ مَعْلُوكَ قَالَ

مجموعہ

عمر رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اذرا چل رہے تھے کہ بارش نے انھیں آ لیا۔ اور انھوں نے مڑ کر پیادگی فارغ میں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پیادگی کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہوں تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو ممکن ہے، وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ، میرے والدین تھے اور بہت بوڑھے تھے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا۔ اور واپس آ کر دودھ نکالتا تو سب سے پیٹھاپنے والدین کو پلاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پیٹے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا۔ چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دو ہا بڑا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انھیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پیٹے بچوں کو پلا دوں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی، پس اے اللہ، اگر تیرے علم میں بھی یہ کام میرے صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ، میری ایک چچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے اے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اے سودنار دہل، میں نے دوڑ دھوپ کی اور سودنار حج کر لایا۔ پھر اس کے پاس بھیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دروں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈر اور مہر کو مت توڑ۔ میں ریس کر کھڑا ہو گیا (اور) رانا سے باز رہا) پس اگر تیرے علم میں بھی میں یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے عھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرقہ جاول کی غز دوری

أَعْطَيْنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ
وَرَهَبَ عَنْهُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ رَهْءَهُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَسَرَّاعِيهَا جَاءَ بِي فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ وَلَا تَطْلُبْنِيْ وَاعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ
اِذْهَبْ اِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَسَرَّاعِيهَا فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ وَلَا تَهْرَءُ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا آخِذًا
بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَسَرَّاعِيهَا مَا خَذَا
مَا نَطْلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ اِلَيْ
فَعَلْتُ ذٰلِكَ الْبَقْرَ وَجَعَلْتُ مَا فَرَجَ مَا
بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ۵۲ عَقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكِبَالَةِ

۹۱۵- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ
مَنْعُوْبٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَسَّادٍ عَنِ الْمُغْبِرَةِ
عَنِ السَّيْتِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ حَدَّثَ عَنْكَ عَقُوْقُ الْاُمِّهِمَا وَصَمَّ
وَهَاتَ وَوَادَّ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكَرَّ قِيْلَ وَقَالَ
وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَاصْنَعَةُ الْمَالِ

۹۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ
الْجَوْثَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي مُبَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ اُحْبَبْتُكُمْ بِالْكَبَرِ الْكَبِيْرِ قُلْنَا بَلَى
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِلَّا مَثْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعَقُوْقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مَثْرَاكُ فُلَسَّ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ
الدُّوْبِ وَشَهَادَةُ الدُّوْبِ اَلَا وَقَوْلُ الدُّوْبِ وَ
شَهَادَةُ الدُّوْبِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتَّى
قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
أَخِي مُبَكْرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو میں نے اس
کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی
میں اس کے بچے ہوئے دھان کو تو تاربا، اور اس طرح میں نے اس سے
ایک گائے اور اس کا چرواہا لیا (پھر جب وہ آیا تو میں نے اس سے کہا
کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ میں نے کہا۔ اس سے ڈرو اور میرے
ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے
اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں
بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو چپان
کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کشا دے دی۔

۵۶۲- والدین کی نافرمانی کبیر و گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شبان نے حدیث بیان
کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے دراد نے اور ان سے
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر مال کی نافرمانی
حرام قرار دی ہے اور والدین کے حقوق (دو دنیا اور دھات) ان سے (مطالبات
کرنا) بھی حرام قرار دیا ہے (مگر کیوں کہ زندہ و دفن کرنا) بھی حرام قرار دیا ہے
اور تیل و قال (دفعول باقی) کثرت سوال اور مال کی اصاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶- مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد و اسلمی نے حدیث
بیان کی، ان سے جریر نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان
کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں! ہم نے عرض کی، مزدور بتائیے یا رسول
اللہ! انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی، انھوں نے
اس وقت ٹیک ٹھکانے ہوئے تھے، اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔
آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ میں)
آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی، انھوں نے مسلسل دہراتے
رہے اور میں نے سوچا کہ انھوں نے حراموں میں نہیں ہوں گے۔

۹۱۷- مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن
ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر کا ذکر کیا۔ یا آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ سے کہا نہ کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعر نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جھوٹی گواہی فرمایا تھا۔

۵۶۳۔ مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۱۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی انھیں اسامہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں وہ اسلام سے منحرف تھیں میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے لاینهاکم اللہ عن الذین لم یبقا تلوکم فی الدین " (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)

۵۶۴۔ عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے، اپنی مال کے ساتھ صلہ رحمی۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرک تھیں۔ وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مکہ منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضرتؐ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نماز، صدقہ، پاکیزگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سَمِعَ عَنْ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقَالَ أَكَلَا أُتْبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَأَكْثَرُ طَبِيعَةٍ أَلَا قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ؟

باب ۵۶۳۔ صِلَةُ الْوَالِدِ الْمَشْرُوكِ :

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي اسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ أَتَيْتُ أَبِي سَأَلْتُهُ فِي عَمَلِ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْتُ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَحَ قَالَ حَمْدُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا لَا يُمْسِكُ اللَّهُ مِنَ الَّذِينَ لَدُنَّا قِيًّا تَتَوَكَّفُ فِي الدِّينِ :

باب ۵۶۴۔ صِلَةُ الْمَرْأَةِ أُمِّهَا وَلَحْمًا زَوْجٍ :

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُحْمَى وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ دُمْتُ بِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا مَا سَتَقَتْنِي ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : إِنَّ أُحْمَى قَدِمَتْ وَهِيَ سَاعِيَةٌ قَالَ : نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ :

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ :

۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالستار بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراد کا روشمی جملہ بچے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور مجھ کے دن اور جب آپ کے پاس دو خود آئیں تو اسے بیٹا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی بیٹا کہتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس اسی کے کئی حصے آئے تو آنحضرتؐ نے اس میں سے ایک حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہن سکنا ہوں، جبکہ آنحضرتؐ اس کے متعلق ارشاد فرمایا: بچے میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبد اللہ بن مرہب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوالربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیے اسے کیا چاہیے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہنا وہ شخص آنحضرتؐ کی سواری پر چھا۔ (آنحضرتؐ کی سواری کی نگاہ پکڑے ہوئے) :-

۵۶۵۔ صَلَۃُ الرَّحْمٰنِ الْمَشْرُکِ :-
۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِيرَادَ الْوَشْمِيِّ جَمْلَةً بَنِي دَيْكَا وَدَيْكَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُحُودُ قَالُوا إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَخَلَّأَ لَهُ - فَأَمَّا السَّيِّئَةُ مَثَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا يَحْلُلُ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِجِلَّةٍ فَقَالَ : كَيْفَ الْبَسْتُهَا وَهَذَا قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ؟ قَالَ : إِيَّيْ لَمْ أُعْطِكُمَا لِخَلْبَسَتْهُمَا وَلَكِنْ تَبِيعَهُمَا أَوْ تَكْسُوهُمَا : فَأَرْسَلَ بِمَا عُمَرَ إِلَى أَجْرَلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِمَ :-

۵۶۶۔ فَضْلُ صَلَۃِ الرَّحْمٰنِ :-
۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : ذُيِّلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْهَبٍ وَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْفَضَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ انْقَرِمْ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَبْتَ مَالَهُ ، فَقَالَ السَّيِّئُ مَثَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخْبِئُ اللَّهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُحْيِيهِ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيهِ الزَّكَاةَ وَتَقْبَلُ الرَّحِمَ وَرُحَاهَا ، قَالَ كَذَلِكَ كَانَ عَلَى سَاحِلِيَّةٍ :-

باب ۵۶۷۔ اِشْحَابُ طَاعٍ :

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ عَنْ شَاوِلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَيْبَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرِ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَمَا مَدَّ خُلُوفُ الْجَنَّةِ طَاعٍ :

باب ۵۶۸۔ مَنْ بَسَطَ لَهْ فِي الدِّنِّ فِي

بَصَلَةِ الرَّحِمِ :

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ عَنْ شَاوِلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَيْبَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرِ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ سَرَّ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ أَنْ يُسَالَكُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْسُطْ رَحِمَهُ :

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ عَنْ شَاوِلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَيْبَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرِ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ يُسَالَكُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْسُطْ رَحِمَهُ :

باب ۵۶۹۔ مَنْ وَصَلَ وَ هَلَكَ اللَّهُ :

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ عَنْ شَاوِلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَيْبَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَجِيَّ بْنَ سَعِيدٍ بْنَ نَيْسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ خَلْقَ الْخَلْقِ حَتَّى إِذَا فَرِغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ إِلَيْكَ مِنَ الْفَطْيَعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَهْلِكَ مِنْ دَمِكَ وَ أَفْطَعُ مِنْ فُطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَعْلُوكٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ إِذَا

۵۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبر بن مطعم نے بیان کیا اور جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸۔ جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی

پیدا کی گئی۔

۹۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۹۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

۵۶۹۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن نیسار سے سنا۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو ہم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے ٹوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، ہم نے کہا کیوں نہیں اسے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمہارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

فرمایا کہ اگر تمہارا سچا ہے تو یہ آیت پڑھو "فصل عسیم ان قولہم ان تقسروا فی الارض وتقطعوا ارحامکم۔"

۹۲۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوجبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کا تعلق زحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے، میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اس سے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مرہ، یزید بن رومان عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، رحم درشت داری ہر جن سے ملی ہوئی، شرف ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں، اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

۵۷۰۔ صدیقی سے ہم کی سیرابی برتی ہے۔

۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی طالب (عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا (تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور اس کے مسلمان ہیں عتبہ بن عبد الواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، العتبہ ان سے میری قربت ہے اور میں ان کے ساتھ صدیقی کر دے گا۔

۵۷۱۔ بدلدینا صدیقی نہیں ہے،

۹۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعش جس بن عمرو اور ذیطر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سفیان نے بیان کیا کہ اعش نے یہ حدیث نبی کریم

إِنْ شِعْلَكُمْ فَمَكَّ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ فَوَقُّظُوا أَسْمَ حَامِكُمْ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَمَنْ لَكَ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُكَ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ أَبِي خَبَرٍ فِي مَعَاذِ بْنِ أَبِي مَرْيَمٍ عَنْ تَزِيدِ بْنِ سَؤْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ بَايَعَهَا بَايَعَهَا۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَا ذَا غَيْرِ سَبِّ يَقُولُ: إِنْ أَلَى أَبِي قَالَ عُمَرُو بْنُ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَانٌ - كُنْزُ أَوَّلِ بَيَانِي إِشْمَا وَلِيَّ اللَّهُ وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ - زَادَ عَنِّي بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَهُمْ سَحِيحٌ أَجَبًا بَيَانِيهَا تَعْنِي: أَجَبًا بِبَيَانِيهَا۔

بَارَكُ لَيْسَ الْأَصْلُ يَأْتِي فِي:

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ وَذَيْطٍ عَنْ جَابِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی میں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۷۲۔ جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

۹۳۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں حکیم بن مزام نے خبر دی، انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آنحضرتؐ کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن میں عبادت سمجھ کر زنا، جاہلیت میں گناہ تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صلہ رحمی، ان پر ثواب ملے گا، حکیم یعنی اللہ عروہ نے بیان کیا کہ حضورؐ فرم نے فرمایا: تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ سلام دے ہو جو سیدہ کرچکے ہو۔ اور ابو الیمان کے واسطے سے بھی ”اتخنت“ بیان کیا جاتا ہے۔ اور عمر صالح اور ابن المسافر نے بھی ”اتخنت“ بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ”تخنت“، نیک کام کرنے کے معنی میں ہے، اور ان کی متابعت حشام نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔

۵۷۳۔ جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ جنسی مذاق کی۔

۹۳۱۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں خالد بن سعید نے، انھیں ان کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں ایک زرد قمیض پہنے ہوئے تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ”سنہ سنہ“ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں ”اچھا“ کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرتؐ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم ایک زائد تک زندہ رہو، اللہ تمہاری عمر خوب طویل کرے۔ تمہاری زندگی وراثہ ہو، عبداللہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طویل عمر کے چرچے ابھرنے لگے۔

۵۷۴۔ بچے کے ساتھ دھم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور ملنے

الْعَمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنًا وَفَطَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمُ الْوَأَمِلُ بِالْمَكَافِي وَكَانَتْ الْوَأَمِلُ الَّذِي إِذَا فُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَّاهَا بِأَبِيهِ مَنْ وَمَلَ رَحِمَهُ فِي الشَّرِكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَلِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَأَنِي أَمْ مَرَأَةً أَتَخَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَوَقَاتَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرِ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَأَلْتُ عَلَى مَا سَأَلْتُ مِنْ خَيْرٍ. وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ: أَخَنَّتْ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَاكِينِ: أَخَنَّتْ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَانَ: أَخَنَّتْ التَّبَرُّدُ وَتَابَعَهُمْ حِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ:

بِأَبِيهِ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةً غَيْرَهُ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَا زَحَمَهَا

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حَبَانٌ أَخْبَرَنَا قَبْدَةُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَحْمَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَّهُ سَنَّهُ قَالَ قَبْدَةُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ: يَأْخُذُ بِشَيْءٍ حَسَنٍ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِهَا تَحْتَ النَّبِيِّ فَزَبَرَ فِيَّ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَّا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْبَى وَأَخْلَقِي، ثُمَّ أَيْبَى وَأَخْلَقِي، ثُمَّ أَيْبَى وَأَخْلَقِي قَالَ قَبْدَةُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ: فَتَقَبَّلْتُ مِنْ بَقَايَاهَا بِأَبِي رَحِمَهُ الْوَلَدُ وَتَقَبَّلَ بِهِ وَ

سے لگنا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مجھ کے مارنے کے منہ نق پوچھا کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو! مجھ کی جان لینے کے تادیب کا مسئلہ پوچھتا ہے! حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قتل کر ڈالا، میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دو ذلول و خوار حسین رضی اللہ عنہما) دینا میں میرے دو مچھول ہیں۔

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زود خبر مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے مانگنے آئی تھی میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اسے کچھ دلا۔ میں نے اسے دو کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتاوہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شاذ مبارک پتھیں پھر آنحضرتؐ نے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں

معاذ بن جعفر۔ وَ قَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَبَّهُهُ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِرَبِّ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ ذِمَّةِ النَّبِيِّ فَقَالَ مِثْنُ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِثْنُ أَهْلِي الْغِرَانِ، قَالَ أَنْظِرُوا إِلَيَّ هَذَا بَيْنَا لِي بَيْنَ ذِمَّةِ النَّبِيِّ وَهَذَا قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَجُلَانِ نَشَأَا مِنَ النَّبَايَا

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَلَئَتْ إِبْرَاهِيمَ وَاسْتَلَّهَا حَدَّثَنَا قَالَتْ: أَخْبَرَنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا إِذْ بَنَتْ أَنْ تَنَالِي فَكَلَّمَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ وَاحِدَةً فَأَعْطَيْتُهَا فَتَسَمَّتُهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا شَمًّا فَأَمَّتْ فَخَرَجَتْ فَتَاخَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ ثَمَّةً فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَاحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَوْثِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بَنَتْ ابْنِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَعَسَى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ وَضَعَهَا

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الذہری حدثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَهَذَا الْأَخْضَرُ بْنُ حَابِسٍ النَّبَطِيُّ بَالِشًا، فَقَالَ الرَّقْدِيُّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَنْحَرِمُ لَا يَنْحَرِمُ ۚ

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَهْرَاقِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانِ إِنَّمَا تَقْبَلُهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَا مُلِكُ لَكَ إِنْ تَزَعَّ اللَّهُ مِنْ تَعْلِيكَ الرَّحْمَةَ ۚ

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو قَسَّانٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ فِئَاتٍ إِذَا مَرَّ مِنَ السَّبْعِ قَدْ خَلَبُ شَدِيهَا تَسْبِيًا إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْعِ أَخَذَتْهُ فَأَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهَا وَأَضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْرُونَ هَذِهِ طَارِحَةٌ وَلَدَاهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَوْ هِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَدْعُهُمْ بِعِبَادَةٍ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدَهَا ۚ

بَابُ ۵۵ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً حُزْمٍ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الذَّهَرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً حُزْمٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا لَا تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ حُزْمًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْ جُورٍ وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُورِ يَنْحَرِمُ

ذہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اخضر کے پاس اقرب بن حابس ثقیبی نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ اخضر نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بھلا دوسروں پر ادرم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) اخضر نے فرمایا اگر انہیں تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا ہستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی شیر خواں بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حفصہ را کریم نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ اخضر نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم ہے جتنا عورت اپنے بچہ پر کر سکتی ہے۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اخضر نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

الْفَلَاخُ تَذْفَعُ الْفَرَسُ حَامِرُ حَامِرٍ، وَلَوْ هَا خَشِيَتْ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ سُرَّجٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدَّائِبِ

أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لَهُ ذِيَّةً أَوْ هُوَ خَلَقَكَ

ثُمَّ قَالَ أَيْ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَتْ

أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: أَنْ تَزَارِيَ

حَلِيلَكَ جَارَكَ: دَا نَزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقُ قَوْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالسَّيِّئِ

لَمْ يَدْعُ عُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا

آخِرُهُ

باب ۵۷۵ وَضِعَ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرِ

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَتِي مَاتَتْ أَيْمَنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَضَعْتُ صَبِيًّا فِي حَبِيبَةٍ يَحْيِيكَ قَبَالَ عَلَيْهِ

فَدَا عَائِشَةَ فَأَتَتْهُ

باب ۵۷۶ وَضِعَ الصَّبِيُّ عَلَى الْفَخْزِ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِضٌ

حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّحَدِثِ

يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ مَنِ

اللَّهُ عَلَيْهِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي فَيْقَعِدِي عَلَى وَجْهِهِ وَ

يُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى وَجْهِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضْمُهَا

ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا يَا فَيُّ أَرْحَمْهُمَا

وَعَنْ هَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي

عُمَانَ قَالَ الشَّيْخُ خَذَمَ فِي حَلِيٍّ مِنْهُ شَيْءٌ

۵۷۶۔ اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری

انھیں منصور نے، انھیں ابو وائل نے، انھیں عبد رب بن سرجیل نے اور ان

سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ

سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی

نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا: پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے

دل کے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمھاری روزی میں شریک

ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے بڑوسی کی

بری سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی انھوں کے اس ارشاد کی تائید

میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو

مثیں پکارتے" الآیہ

۵۷۷۔ بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید

نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ابن کے والد نے

خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ

کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے انھوں کے اوپر شاپ

کر دیا۔ چنانچہ انھوں نے پانی منگا کر اس کو حصہ پڑوا لا۔

۵۷۸۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عازم نے

حدیث بیان کی۔ ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان

کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا، وہ ابو عثمان ہندی

کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان ہندی نے ان سے حدیث ابو

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری

ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملائے اور فرماتے، اے اللہ! ان

دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ

نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو

عثمان نے حدیث بیان کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

سید پر گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابو عثمان بھٹی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا یا انھیں میں نے ابو عثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ انھنڑوں کی گھڑ سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ تھی) کہ انھنڑوں کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی۔ اور آل حضور کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حُریت میں بیچ دو تو یہی کہ ایک محل کی خوشخبری سنا دیں انھنڑوں کے لیے اتنا اہتمام فرما کر کہ بکری ذبح کرتے اور ان کی سبیلوں میں اس کا گوشت تقسیم کر دیتے تھے۔

۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد البر بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت اور درمیان فی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

۵۸۱۔ یراؤں کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن مسلم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ انھنڑوں نے فرمایا، یراؤں اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

۹۴۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید و بی نے ان سے ابن مطلق کے مولا ابو الغیث نے،

قُلْتُ حَدَّثْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَتَلَّزَمْتُ
فَوَحَّدْتُهُ عَنْ أَبِي مَكْتُوبًا فِيمَا
سَمِعْتُ:

باب ۵۷۹ حسن العهد من الإيمان:

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى
خَدِيجَةَ وَلَعَلَّهَا هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي
يَبْلُغُ سِتِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا
وَلَعَلَّهَا امْرَأَةٌ مَيَّةٌ أَنْ يَبْشُرَهَا بِبَيْتٍ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيْدٌ لَمْ
يُشَأْ لَمْ يَفْعَلْ فِي خَلْقِهَا
مِنْهَا:

باب ۵۸۰ فضل من يورث یتیمًا:

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آفَا وَ
كَأَجَلِ الْيَتِيمِ فِي الْخَبَةِ هَلْكَاءُ أَوْ قَالَ بِأَصْبَعِهِ
الْشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى:

باب ۵۸۱ الشاخي على الآراء ملة:

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَذْكُرُ هَهُ الْهَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَشَاخِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ
وَالْمُسْكِينِ كَأَمْعَا حَبٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي
يَقُومُ الصَّامَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ:

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ يَذْكُرُ أَبِي الْعَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح۔
۵۸۲۔ مسکین کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میراؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے عبد اللہ تعنی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا شک فقیہی کو تھا کہ اس شخص جیل ہے جو رات بھر صوات کرتا ہے اور تھکتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا۔

۵۸۳۔ انسانوں اور جانوروں پر رحم۔

۹۴۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے، ان سے ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ بیس دن تک رہے۔ پھر آنحضرتؐ کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ بلا کر رہے ہوں گے اور آنحضرتؐ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر گئے تھے۔ ہم نے آنحضرتؐ کو تفصیلات بتائیں، آنحضرتؐ بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ۔ اور تم اس طرح نماز پڑھیں جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہردہ امامت کرے۔

۹۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر کے مولا سمی نے، ان سے ابوالحسن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں تر کر پانی پایا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو باپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کون میں اترا اور

مُطِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَّةً ۝

بَابُ السَّائِعِ عَلَى الْمَسْكِينِ ۝

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّائِعُ عَلَى الْإِسَاءَةِ مِلَّةٌ وَالْمَسْكِينِ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاحْبِبُهُ قَالَ يَسْلَفُ الْفَقِيرُ كَمَا نَفَخَ ثَمِيرٌ لَا يَفْتَدُ وَلَا يَمُوتُ لَا يَفْطَرُ ۝

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ ۝

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي جَدَلَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَقْبَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ شَيْبَةً مُتَفَارِكَةً فَأَقْبَلْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً فَلَقْنَا أَنَا إِشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَ سَأَلْنَا عَنْ تَرْكُنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَدَنَا وَ كَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: انْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ فَعَلُوا لَهُمْ وَمَرُومَهُمْ وَصَلُّوا كَمَا مَأْتُمُوهُ فِي أَمْرِي وَإِذَا أَحْضَرْتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ رَكْعَةً

أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ

أَكْبَرُكُمْ ۝

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هَالِمٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِعَرِيقٍ إِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَحَّدَ مِثْرًا حَنْزَلًا حَبِطًا فَغَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَابَ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَمَّا بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر ملتا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

۹۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نازکے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک انصاری نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم کر جب آنحضرتؐ نے سلام پھیرا تو انصاری نے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ آپؐ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نفعان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو منزل کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جہم جیسا پاؤ لگے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ غینا ڈھاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۹۵۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، اللہ سے ابو عرواض نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے نوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لکھتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لکھنے والے کے لئے وہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ہم نہیں کرتا اس پر ہم نہیں کیا جاتا۔

۵۸۴۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَكْرًا فِي مَنَازِلِ الْبَيْتِ فَصَلَاةُ خَلْفَهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ الْكَلْبُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ يَا لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَدَّ لَنَا فِي الْبَيْتِ لِحَاظًا فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَيْدٍ نَهْبَةٌ أَجْرُهُ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي صَلَاةٍ وَ قُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَهْدَايَ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي حَسْبِي وَ مُحَمَّدٌ أَوْلَاكَ تَرْحَمُنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْوَعْدَ فِي: لَقَدْ حَقَّتْ وَاسِعَاتُ رَحْمَةِ اللَّهِ؛

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ عَاجِرٍ قَالَ سَمِعُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَ تَوَادِّهِمْ وَ تَعَاظُمِهِمْ كَمَثَلِ الْحَبْدِ إِذَا اشْتَكَى أَعْضَاؤُهُ حَذَا عَمَى لَهُ سَائِرُ حَبْدٍ بِالشَّعْرِ وَ الْحُشَى؛

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاثَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَزَسَ غَرَسًا فَأَصْلَحَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ حَقٌّ فِيهِ؛

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ؛

بِأَمْرِهِ الْوَصَاةُ بِالْخَيْرِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

بَاب ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا يُوَدُّ حَسْرَةً ۝

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدُّ حَسْرَةً،
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ حَيْدَرًا وَلْيَصْمُتْ ۝

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ
الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَاهُ وَأَبْصَرْتُ
عَيْنَاهُ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُكْرِمْ حَسْرَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ جَانِبَهُ قَالَ وَمَا جَانِبُهُ؟
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالصَّيْفُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ
وَلَا ذِيْهِ مَوْصُلاً عَلَيْهِمَا كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ

بَاب ۵۸۸ حَقُّ النُّجَارِ فِي قُرْبِ الْجَوَابِ ۝
۹۵۹۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مِهْمَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ لِيَ حَسْرَةٌ بَيْنَ خَالِي أَيْمِهِمَا
أُحَدِّثُ قَالَ إِنْ لِيَ
أَقْرَبُ مِمَّا مِثْلُ بَابَا ۝

بَاب ۵۸۹ كُلُّ مُعَذِّبٍ صَدَقَةٌ ۝
۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةَ
(متعلقہ موقوفہ شدہ) سے مبنی اگر کسی کو جی میسر ہے تو اسے بھی پڑوس کو ہدیہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ عذاب کے تبادلے کے ذریعہ
تعلقات کی خوشگوارری میں مدد ملتی ہے۔

۵۸۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے
پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاخوص نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف
نہ پہنچائے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے
مہمان کی عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو
وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورد خاموش رہے۔

۹۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری
آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے،
آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے
مہمان کی جائزہ (عطایا اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے، پڑوس
یا رسول اللہ! جائزہ کتنا ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات تک۔ اور میری
تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ
اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہجر بات کہے یا خاموش رہے۔

۵۸۸۔ پڑوس کا حق دروازہ کی قرب کے اعتبار سے۔
۹۵۹۔ ہم سے حجاج بن مہمال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے ابو عمران نے خبر دی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میری دو پڑوسیں ہیں اگر ہدیہ ایک ہر تو ان میں سے کس کے پاس
ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (بہتر) دروازے سے
زیادہ قریب ہو۔

۵۸۹۔ ہر معذنی صدقہ ہے۔
۹۶۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعسانہ نے
(متعلقہ موقوفہ شدہ) سے مبنی اگر کسی کو جی میسر ہے تو اسے بھی پڑوس کو ہدیہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ عذاب کے تبادلے کے ذریعہ
تعلقات کی خوشگوارری میں مدد ملتی ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ بْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُعَذِّبٍ صَدَقَةٌ
۹۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ
فَيُعَذِّبُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ
فَالْتَمَسَ أَنْ يَسْتَطِيعَ أَنْ يَفْعَلَ
قَالَ فَيُعَذِّبُ ذَا الْخَاصَةِ الْمَلْعُوفِ
فَالْتَمَسَ أَنْ يَفْعَلَ قَالَ فَيَا مَرْ
بُ الْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ
فَبِأَنْ يَفْعَلَ قَالَ فَيُعَذِّبُ
عَنْ الشَّيْءِ فَإِنَّهُ لَهُ
صَدَقَةٌ

باب طيب الكلام - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ

۹۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
فَنَقَوْذَ مِنْهَا ذَا شَاخٍ يَوْجَعُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
فَنَقَوْذَ مِنْهَا ذَا أَشَاخٍ يَوْجَعُهُ قَالَ شُعْبَةُ
أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَسْأَلُكَ كَقَوْلِهِمْ
النَّارُ تَكُونُ شِقَاقَ ثَمَرَةٍ فَإِنْ
لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ

باب ما يرفع في الدارين

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ
هُرَاقَةَ بْنِ الزَّيْبِرِ أَنَّ هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے۔

۹۶۱ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، ان سے سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی ان
سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما) نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان ہر صدقہ کرنا ضروری
ہے صحابہؓ نے عرض کی، اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے جو میسر نہ ہو؟)
آنحضورؐ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی
فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہؓ نے عرض کی اگر اس میں اس
کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ ذکر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کسی
حاجت پر نشان حال کی مدد کرے، صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ یہ بھی ذکر
سکے۔ فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف"
آپ نے فرمایا، عرض کی اور اگر یہ بھی ذکر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر
برائی سے رکاوٹ ہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

۵۹۰ - تشریعی کلام - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

۹۶۲ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انھیں خیر نے اور ان سے سعدی بن
حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور
اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا، پھر
آنحضورؐ نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و
ناگواری کا اظہار کیا شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ آنحضورؐ کے جہنم سے پناہ
مانگنے کے سلسلے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ
جہنم سے بچ، خواہ ادھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو
یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچے)

۵۹۱ - تمام معاملات میں نرمی

۹۶۳ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم
بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے اور
ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ

عہد نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "اسام علیکم" (تھیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السلام واللہ" (تھیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "عہد، عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملاحظت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تھیں بھی)

۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپؐ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہایا گیا۔

۵۹۲۔ مومنوں کا باہمی تعاون

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو بردہ بن ربیع بن ابی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی انگلی کی تشبیہ کی، حضور اکرمؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا رسول اللہ! کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفاشی کرو تا کہ تھیں بھی اچھے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

ذُو الْجَنَّةِ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ مَا بَشَعْتُمْ فَعَمِيَتْهُمَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ وَالسَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَلَا يَا هَاشِمَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْبِرْفَقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ تَسَمَعُ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِرْ مُرَّةً شَرًّا دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ نَصَبَ عَلَيْهِ.

بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ بَرْزِيدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَدِيسَةُ، أُمُّ بَرْزَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَسْتَنْدُ بَعْضُهُمْ بَعْضَهُ شَرُّ شَبَلِكٍ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ وَكَأَنَّ الْبَنِيَّ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِيسًا ذُجَّاجَ رَحُلٍ يَسْأَلُ أَوْطَارَ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُوْجِّهِهِمْ فَقَالَ اشْفَعُوا أَمْلَوْا جُودًا وَلَيَقْبَضَنَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ مَا شَاءَ.

الحمد لله تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پچیسواں پارہ

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِمَّا وَدَّ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا
”كِفْلٌ“، فَصِيحٌ قَالَ أَبُو مُوَيْسَةَ كِفْلَيْنِ

أَجْرَيْنِ بِالتَّجْشِيعَةِ - -

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُزَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَنَاهُ السَّائِلُ أَوْصَا إِلَى حَاجَةٍ قَالَ: اشْفَعُوا بِلَتَوَجُّرٍ وَلَيَقُضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ.

بَابُ ۵۹۴ كَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا.

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَمُحِثُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَبْنِ قَدِيمَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ أَخْبَرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا.

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَكَّابِ

۵۹۳۔ ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد: سو کوئی سفارش کرے گا: نیک بات میں اس کو بھی

اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا: بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا بقدر مانتے والا ہے۔ ”کِفْلٌ“ بمعنی لغیب البورئے اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جتنی زبان میں ”دیکھ لیں“ بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابو زید نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو انھوں نے فرماتے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جانتا ہے جاری کرتا ہے۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابو وائل سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے العشاء نے ان سے ثقیف بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور حبيب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ذکر تشریف لائے تو ہم آپ کی حدیث میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، انہیں

ایوب نے! انہیں عبداللہ بن ابی لیلیہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا: اے اللہ! ہم علیکم موعود ہیں۔ آئے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: کو تم پر بھی، اور اللہ تم پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اتنے سے کہ جس سے حضور اکرمؐ نے فرمایا، پھر وہ عائشہ تیس دن غمی اختیار کرنی چاہیے۔ تند خوئی اور بدگوئی سے بچنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آنحضرتؐ نے ان کی بات نہیں سنی، آنحضرتؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

۹۶۸۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی کہ ابی بن جحج نے جب نے بخردی انہیں ابویحییٰ نے خبر دی۔ آپ طلح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسلم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میرے حقے۔ بدگوئی اور لعنت حرام کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۶۹۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوار نے محدث بیان کی۔ ان سے محمد بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسدد نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اندر آنے کی اجازت چاہی، آنحضرتؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ بڑے بھلے قبیلہ کا سہیت۔ پھر جب آنحضرتؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بلاغت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی: یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کیا فرمائیے پھر جب آپ اس سے ملے تو بلاغت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگوئی سے سبھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دھڑکیں۔

۵۹۵۔ حسن مطلق اور سخاوت اور سخیل کا ناپسندیدہ ہونا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے چھین میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکر کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ سے

عَنْ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ: أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنُوكُمْ وَاللَّهِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلَا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا نَوِي وَإِيَّاكَ وَالْعُقُوفُ وَالْفَحُشُ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالَتْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجِابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجِابُ لَهُمْ فِيَّ .

۹۶۸۔ حَقٌّ كُنَّا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَالٍ هُوَ مَلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَاكًا شَاوِلًا لَعَنًا تَا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدٍ تَا عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ مَالَهُ رَبِّ حَبِيبَتُهُ ۹۶۹ حَقٌّ كُنَّا عَمْرُو بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَشْأَا ذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بَشُّ أَخَوَاتِ الْعِزَّةِ وَيَسُّ ابْنِ الْعِزَّةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا أَتَمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مِنْهُ عَهْدٌ تَنِي فَمَا شَأْنُ قَرْنِ النَّبِيِّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَرْكَةِ النَّاسِ اتِّقَاءَ شَرِّهِ .

۵۹۵۔ حَسَنُ الْخُلُقِ وَالْبَخَاءُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْخُلُقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبِئْهُ إِذْ كَبُرَ إِلَى هَذَا الْوَادِي قَاتَمُهُ مِنْ قَوْلِهِ قَرِحَةً فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَا مَسْرُورٌ

بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ :-

٩٤٠. حَتَّى كُنَّا غَمْرًا مَوْجِبًا عَيْنَ حَتَّى كُنَّا حَمْدًا ذَهَبًا
يُنْزَلُ يَسْعَى ثَابِتٌ عَنْ أَسْنَنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَ
أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَأَنطَلَقَ النَّاسُ بِإِلِ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ
يَقُولُ: لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لَا بِي
لَا حَقَّ عَزْرِي مَا عَلَيْهِ سَرَّحٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ
لَقَدْ وَجَدْتُ بَحْرًا أَوَّاهَةً لِبَحْرِ ۞

٩٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ مَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شَيْءٍ قطَّ قَطًّا قَالَ لَا .

٩٤٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ كُنَّا
جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَيَحْيَى ثَنَا إِذْ قَالَ
لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْشًا
وَلَا مُنْفَعًا وَلَا أَثَرَهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

٩٤٣ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو قَسْرٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ
فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَنْزِلُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ
الْقَوْمُ هِيَ ثَمَلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا
حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُونُ لَكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَارًا لَهَا فَلَبَسَهَا وَأَوَّاهَا
عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْوَى
هَذِهِ فَاسْتَبْدِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ و عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

۹۷۰۔ ہم سحر بن خوف نے حدیث بیان کی ان سے عہدین نے یہ حدیث بیان کی، ان سے ثابت ہے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خویصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ (شہر کے باہر شروشن کر رہے تھے) کہ شاید دشمن نے حملہ کیا ہے سب لوگ شہر کی طرف بڑھے۔ لیکن آنحضرتؐ آواز کی طرف بڑھے دالوں میں سب آگے تھے۔ پھر آپؐ نے دالوں سے کہا کہ ڈرو مت، آنحضرتؐ اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بیٹھ کر سوار تھے۔ اس پر کوئی زین نہیں تھی۔ اللہ اس کی گردن میں تلواری تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو مسند پر پایا اور فرمایا کہ مسند کی طرح تمہارا نیزہ دوڑنے والا

۹۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے ابن منکدر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپ نے اس پر ”نہیں“ کہا ہو۔

۹۷۲- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اہش نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا۔ کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہم سے باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران میں آپ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کوئی کورداشت کئے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۷۳۔ سعید بن ابی یزید نے حدیث بیان کی ان سے! وفانے نے حدیث بیان کی کہ آپ کے چہرے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”برہہ“ کے لئے آئیں۔ پھر سہیل رضی اللہ عنہ نے موجود لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے برہہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ برہہ چادر کو کہتے ہیں۔ سہیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کی جھاڑ بٹھی ہوئی ہو۔ زنان خاتون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ حضور نے وہ چادر ان سے قبول کر لی۔ جیسے آپ کو اس کی مزدت رہی ہو۔ پھر اسے پہن لیا۔ صحابہ میں سے ایک صحابی نے آنحضرت کے بدن پر وہ چادر دیکھی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ بڑی

عمدہ چادر ہے۔ آپ فی عنایت فرما دیجیے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جب آنحضرتؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضرتؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضرتؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرتؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرتؐ نے زیب تن فرمایا ہے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۴۴۔ ہم سے ابو یمن نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ اے حذیفہ بن جریج! غزوہ خیبر سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ راند سکر جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں غل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی "ہرج کیا ہے؟" فرمایا قتل، قتل، قتل،

۹۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مکیں سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے آفت تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۵۹۶۔ آدمی اپنے گھر کی طرح رہے؟

۹۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

۵۹۷۔ اللہ کی محبت

۹۴۷۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندہ سے پیارا کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَنَّا مَا مَحَنَّا كَالْمُهَاشِمِ سَأَلَتْهُ يَا هَا وَتَدُ عَرَفْتُ إِيَّاهُ لَا يُسَلُّ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجُلٌ بَرَكْتَهَا لِسَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَرُ فِيهَا؟

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُجَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الْإِيمَانُ وَيُقْفَضُ الْعَمَلُ حَتَّى يَكُنَّ الْفَتْحُ وَالْمَرْجُ قَالُوا وَمَا الْفَتْحُ؟ قَالَ الْفَتْحُ الْقَتْلُ: ۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مَسْلُومٍ قَالَ سَمِعْتُ تَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ فِي أَهْلِهِ أَقَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةٍ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ: ۵۹۶۔ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ: ۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ فِي أَهْلِهِ أَقَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةٍ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ: ۵۹۷۔

بَابُ ۵۹۷ الْمَقَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔
۵۹۸۔ اللہ کیلئے محبت۔

۹۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی عبادت (محاسن) اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک ایسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے وہ باوجود کفر اختیار کرنے کے مقابل میں کرجس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابل میں زیادہ محبت نہ ہو۔

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان والو، کوئی جماعت کا مذاق

نہ بنائے۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو۔ **فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ**
تک۔

۹۷۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ... رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریج خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کسی طرح ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور زہری دھیب، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ ظالم کی طرح دھار کی طرح گلے بجاتے۔

۹۸۰۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ الطوارع کے موقع پر، پہلی میں فرمایا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا تو یہ باحرمت دن ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت جبینہ ہے۔ عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت جبینہ ہے۔

**يَحِبُّ فَلَانًا فَاجَبَوْهُ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
ثُمَّ يُؤْصَلُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ :-**
بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ :-

۹۷۸۔ **حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ خَلَوةَ الْإِيمَانِ
حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ إِنَّ
يُعَذِّبُ فِي السَّاءِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى الْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ وَحَتَّى يَكُونَ
إِلَهُهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا :-**

**بَابُ ۵۹۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَكْفُرُوا قَوْمًا مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ
إِلَى تَوَلَّيْهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ :-**

۹۷۹۔ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْعَكَ الْفُجْلَ
مَتَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ، وَقَالَ لَهُ لِيُضْرِبَ أَحَدًا
كَمَا امْرَأَةٌ تَضْرِبُ الْفُجْلَ ثُمَّ لَعَلَّهَا يُعَانِقُهَا
وَقَالَ الشُّوْبَانِيُّ وَوَهَيْبٌ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ
هِشَامٍ جَلَدَ الْعَبْسَ :-**

۹۸۰۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْثَرِي حَدَّثَنَا ثَكَلِيْبُ
بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَخِي زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُنِّي: اتَّخَذُوا أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟
قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ
أَمْتَدُّوا أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ
وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَمْتَدُّوا
أَيُّ شَهْرِ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ**

پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر..... تمہارا راد ایک دوسرے کا خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰۔ گالی اور لعنت و طاعت کی ممانعت

۹۸۱۔ ہم سے ابو مقرر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبد اللہ بن عمر نے ان سے یحییٰ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرنا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرنا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام رکھو فسق خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابو اہل سے سنا۔ اور وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غزالی نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۹۸۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے حلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت طاعت کرنے کرنے والے تھے۔ اور بچہ گالی دینے والے تھے۔ ناگوار کسی کے موقع پر صرنا اٹا کر دیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پشیمانی گرواؤد ہو۔

۹۸۴۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابو قتلابہ نے کہ ثابت بن معاذ رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ بیعت نبویؐ کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قدم کھائی دگر اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اگر کسی انسان پر ان چیزوں کی تنبیہ نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خود کشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ قَالَ اللَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ مَعَالِمُهُ وَأَسْوَائُهُ وَأَعْرَاضُكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي دِينِكُمْ هَذَا ۝

بَابُ مَا يَنْتَهَى مِنَ الشَّيْبَانِ وَاللَّعْنِ ۝
۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَيْدٍ عَنْ حَكِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَعْمُورٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْفَعُ رَجُلٌ رَجُلًا بِمَا لَفْسُوهُ وَلَا يَزِمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا مَنْ تَدَلَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَّابًا ۝

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُوَيْلٍ يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فَسُوءٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابِعَهُ غَزَالِي عَنْ شُعْبَةَ ۝

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْبَةِ مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَبِيئُهُ ۝

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي وَثَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ كَذَّابٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَرَفِيَ الدُّنْيَا حَقِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِسًا

فَمَوَّكَّتْ لَهُ وَمَنْ قَدَفَتْ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۖ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْدِيُّ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَانَ بْنَ صُرَدٍ جَلَّاءَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَيْبَتْ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضِبَ أَحَدُهُمَا فَأَشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ لَا عَلِمَ كَلِمَةً تَوَكَّلَهَا الذَّمُّ عَنْهُ الْيَوْمَ يَجِدُكَ فَاتْلُقْ إِلَيْهِ الرَّجُلَ فَأَخْبِرْهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ: أَتَزِي بِي يَا سَ؟ أَمْ جُنُونٌ أَنَا؟ فَخُذْ ۖ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمِقْلٍ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ قَالَ أَكْثَرُ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي عَزْرِمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّرُ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ الْأَخِيرُ كَمْ فَتَلَاخِي فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَانْتَهَاءُ فِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرًا لَكُمْ فَاتَّبِسُوا فِي النَّاسِ السَّاعَةِ وَالسَّاعَةِ وَالْخَامِسَةِ ۖ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُعَوَّرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُلَامِهِ بَرْدٍ فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبَسْتَهُ مَا تَشْتَلُّ حُلَّةً فَأَعْلَمَيْتَهُ ثَوْبًا أَخْرَفًا قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْيَبِيَّةً فَقُلْتُ مِنْهَا قَدْ كَرِهِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِي: أَسَأَيْتَ فَلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَقْبَلْتُ مِنْ أُمِّهِ أَقْبَلْتُ نَعَمْ قَالَ (أَنْتَ) أَمْرٌ ذِيكَ جَاهِلِيَّةً قُلْتُ عَلَى جَنِينٍ سَلَقْتُ هَذِي مِنْ كِبَرِ اللَّسَنِ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ جو سے حدیث بن ثابت نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے توڑوں میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آگیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور رنگ بدل گیا۔ آنحضور نے اس وقت فرمایا کہ تجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر کسی شخص اسے کہے تو اس کا غم دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ مہرنے والے کو آنحضور کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی ہے۔ کیا میں مجنون ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر کے متعلق) بتانے نکلتا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔ ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات (۲۷ رمضان) اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حلقہ ہو جاتا (یعنی ایک چادر کرنے کی جگہ اڑھنے کیلئے) اور ایک چادر تہجد کی حیثیت سے پہننے کے لئے، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجی تھیں میں نے اس بارے میں جھگڑت کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آنحضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ میں نے

عرض کی دیا رسول اللہؐ کیا اب بھی اس طری عمر میں بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اب بھی موجود ہے۔ (یہ غلام اچھی تمہا سے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیے کہ اسے کام کرنے کیلئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۱۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر جس حد تک جائز ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانا یا ٹھکانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
 • ذوالیبدین، دلچسپ ماقول والے (کیا کہتے ہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے زید بن ابیہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک کھڑکی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ دشایہ نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دہری پڑھائیں، حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرمؐ، ذوالیبدین، دلچسپ ماقول والا کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، ہمیں، یا رسول اللہؐ آپ بھول گئے ہیں۔ ذاب آنحضرتؐ کو بھی یاد آگیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں، چنانچہ فرمایا کہ ذوالیبدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ وہی ہو گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۹۰۲۔ غیبت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے عہدہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تو یہ قبول کرنے والا

أَيُّكُمْ قَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُعْمَهُ مَتَا يَأْكُلُ وَالْيَلِسُهُ مَتَا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُغْلِبُهُ فَإِنْ كَفَّهُ مَا يُغْلِبُهُ فَلْيُعْمَهُ عَلَيْهِ

باب ۶۰ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَعْوَاهُمْ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذَوَا الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَرَادُ بِهِ شَيْئٌ مِنَ الْجَلِيلِ

۹۸۸۔ حَقٌّ ثَمًّا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِزِيدُ بْنُ أَبِيهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ رَاكِعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَذَا بَأَنَّ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعًا أَنَّ النَّاسَ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ أَسْوَكَ لَمْ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ لَسِيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَاكِعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سَجُودِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَغْتَابُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرَهُهُمُوهُ وَالْقَوْلُ اللَّهُ

رہ کر نے والا ہے ..

۹۸۹- ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے بیان کیا انہوں نے عمار سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اردوہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ ایک قبر کا مردہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ دوسری قبر کا مردہ (جفل خوری) کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں بچاؤ کر دوں قبروں پر بگاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۹۹۰- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰- ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو اسید سہمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو حارثہ کا گھرانہ ہے۔

۹۹۱- فساد کرنے والوں اور شتمت لگانے والوں کی نصیحت کے حوالہ

۹۹۱- ہم سے صدق بن فضال نے حدیث بیان کی انہیں ابن جینی نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہیں مالک بن رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی برا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضرت نے فرمایا، مالک نے وہ شخص بدترین انسان ہے جسے اس کی بدگامی کے خون سے لگ چھوڑ دیں۔

۹۹۲- جفل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲- ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید بن عبد الرحمن

۱۰۰۰- اللہ تعالیٰ کو آپ رحیم

۹۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَحْدِثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ بِسُورِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَعْدَّ بَابَ وَمَا يَعْدُّ بَابَ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِمِنْ بَوْلِهِ وَآمَّا هَذَا فَكَانَ يُمَشِّي بِالْقِمِيصَةِ ثُمَّ دَعَا عِيسَى رُحْمَ فَنَشَقَّهُ بِأَثْنَيْنِ فَعَوَّسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَعَلَ هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ يَحْقُقَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا

بِأَسْبَقُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورًا الْأَنْصَارِ

۹۹۰- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا شَمْسُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ يَتَوَلَّوْا النَّجَارَ

بِأَسْبَقُولِ مَا يَجُوزُ مِنْ إِنْغِيَابِ أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْكَوْنِ ۹۹۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيَّةٍ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (إِنِّي نَوَّالُهُ بِطَسِ أَمَّا الْعُصْرَةُ أَوْ بِنُ الْعُصْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْإِنَّا لَهُ الْكَلَامُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ أَلْتُ لَهُ الْكَلَامُ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَا النَّاسَ إِنْقَاءً فَحُشِمَ

بِأَسْبَقُولِ الْقِمِيصَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ

۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر شریف لائے۔ تو آپ نے دو دھڑ (ہانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا، انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی قبر سے دشوار معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص بیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا جفل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگوائی اور اسے دو جھوٹوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا، امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۴۰۶۔ چغلی ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ باز ہے۔ چلتا پھرتا چغلی ہے، کبھی ہے۔ پس پشت عیب جوئی کرنے والے کیلئے، بہتر دلیل بمعنی عیب ہے۔

۹۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، انسے ابوالیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلی نہیں جائے گا۔

۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ اور جھوٹ بات سے بچتے رہو۔
۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص در در زہ رکھتے ہوئے، جھوٹ بات اس پر عمل اور جہالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کردہ کھانا پینا چھوڑے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے غلط سمجھائی۔

۴۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۹۵۔ ہم سے مرز بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالح نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمید ابو عبد الرحمن عن منصور عن مجاہد عن ابن عباس قال: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ نَسَمَ صَوْتِ النَّاسِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمِشُّ بِالْمِمْمَةِ ثُمَّ عَابَ جَرِيئَةً فَكَسَرَهَا بِكُسْرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ كُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمِمْمَةِ وَقَوْلُهُمَا مَشَاءَ بِمِمْمٍ: دِيلٌ لِكُلِّ هَمْزَةٍ لَمْزَةٌ يَهْمُزُ وَيَلْمُزُ: يَعِيبُ

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَزْعُمُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنِ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمَّ يَدِيَّ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَهْلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ أَنْ يَتَّعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ اسْتَدَاكَ

بَابُ مَا قِيلَ ذِي الْوَجْهَيْنِ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجِدَ مِنْ شَعَرِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ اللَّهِ
ذَ الْوَجْهَيْنِ السَّيِّئِ يَأْتِي مَهْشُورًا يَوْجِبُهُ
وَهُوَ لَا يَوْجِبُهُ ۖ

بَابُ ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا
يُقَالُ فِيهِ ۖ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَةً: فَقَالَ سَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ:
وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهًا لِلَّهِ فَأَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ وَقَالَ بِحَمَلِ اللَّهِ مُؤْمِنٌ
لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصَرَ ۖ

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ التَّمَادُجِ ۖ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَبَاحٍ حَدَّثَنَا
بْنُ ذَكْرَانَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي جَبْرَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْتَةَ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَلًا يَتَشْتَبِي عَلَى سَجَلٍ
وَيُطْرِبُهُ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ
أَوْ تَطَعْتُمْ ظَهَرَ الرَّجُلِ ۖ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَشْنَى عَلَيْهِ سَجُلٌ خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحَلِكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَلَاحٍ
يَقُولُ وَهَؤُلَاءِ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَعَالَهَ
فَلْيَقُلْ أَحْسَبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى
أَنَّهُ كَذَا الْإِثْمُ وَحَسِيبُهُ أَلَا وَلَا يُزَكَّى
عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۖ قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

نے فرمایا: تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے
بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسرے
کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے
خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے
غبر دی۔ انہیں اعمش نے انہیں ابو ذائل نے اور ان سے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں
کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: واللہ محمد کو اس
تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصور نہیں تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضرت کے
چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرے
انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔
۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو یونس اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف
کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضرت نے فرمایا
تم نے ہلاک کر دیا یا دیہ فرمایا کہ تم نے اس شخص کی کمزوری دی۔

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے۔ ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے
صاحب نے ان کی تعریف کی اور غیر ضروری مبالغہ کیا، تو آنحضرت نے فرمایا کہ
افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضرت نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر
تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہے، ہو جائے تو کہنا چاہیے کہ میں اس کے
متعلق ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی
وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے
متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے دھیب نے خالد کے واسطے سے اپنی روایت میں

وَذَلِكَ ۞

وایک (ویجک) کے بجائے بیان کیا۔

باب ۶۱۱. مَنْ أَشَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ
سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لِأَحَدٍ يَفْشِي عَلَى الْأَرْضِ رِثَةً مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا يَفْقِدَ اللَّهُ بَنِي سَلَامٍ ۞
۹۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ ذَكَرَ
فِي الْإِسَاءِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شَقِيئُهُ قَالَ:
إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۞

۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی
جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہوتا کہتے
نہیں سنا۔ کہ یہ جہنمی ہے۔ سوا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے مویس بن عقیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے
ادراں سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے متعلق
جو کچھ فرماتا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ میرا تمہارا ایک طرف سے گھٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے
نہیں ہو۔ جو تمہارے بیکبر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹے چلتے ہیں۔

۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن
معاملات، ارشاد داریوں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر
اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے۔ شاید کہ
تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ نہاری
سرکشی اور ظلم تمہارا ہی جائزوں پر آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر
پر برائی لانے کی ممانعت۔

۱۰۰۰۔ ہم سے حمید بن جمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں
تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گزندہ نہ تھا۔ کہ آپ اپنی اہل کے پاس
جاسکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت
نے فجر سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک مسئلہ میں سوال کیا
تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دوسرے میرے پاس گئے ایک
میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرے میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے
کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب را آنحضرت کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے
جواب دیا اس پر حادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر حادو کیا ہے؟ جواب دیا
کہ عبید بن عامر نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ تم کھجور کے خوشے

باب ۶۱۲. قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعْظِمُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلُهُ
إِنَّمَا نَعْبُدُكَ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بَغْيِي
عَلَيْهِ لِيَتَصَوَّرَهُ اللَّهُ وَتَرْكُ إِتَاءِ
الشَّرِّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ ۞

۱۰۰۰. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَا وَكَذَا يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ
فَلَا يَأْتِي: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ
فِيهِ أَتَأْتِي رَجُلَانِ فَيَجْلِسُ أَحَدُهُمَا عِنْدَ
رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالَ الرَّجُلُ؟
قَالَ مُطْبُوبٌ يَعْنِي مَشْحُورٌ قَالَ وَمَنْ
حَبَّهُ قَالَ لَيْسَ بَنِي أَعْصَمَ قَالَ وَفِيهِمْ؟

لَا تَحْسَبُوا أَنَّا نَجْهَسُكُمْ وَلَا تَنَاجِشُوا لَوْلَا تَحَاسُدُ وَأَوَّلَا
تَبَاغُضُوا وَلَا تَعَادُوا وَكُتُوبًا مَلَأَهُ إِخْوَانًا ۝

باب ۱۱۱ مَا يَكُونُ مِنَ الظُّلَمِ ۝

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ
فَلَانًا وَلَا تَابِعًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ
اللَّيْثُ عَاثَرًا مُجْلِسِينَ مِنَ الْمَنَافِقِينَ ۝

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِذَا
وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَلَا
فُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الشَّيْءَ
نَحْنُ عَلَيْهِ ۝

باب ۱۱۲ سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
شُهَابٍ عَنِ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ يُرِيدُ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُلُّ أُمَّتٍ مُعَاذِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ وَإِنْ مِنَ الْجَاهِلَةِ
أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَصْبِحُ وَقَدْ
سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِ
حَةَ كَذِبًا وَكَذًا وَقَدْ نَأْتِ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ
دِيصُكُمْ يَلْتَفِتُ سِتْرًا لَهُ عَنْهُ ۝

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرَزٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجْلُوتِ؟ قَالَ
يَدُ نَوَاحِدِكُمْ مِنْ تَرْجَمٍ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهَ

بَغْضُ نَ رَكْعُو، كَسِي كِي بِمِطِّ حِجِّي بَرَأِي نَ كَرُو۔ بَلَكُ اللّٰہ كے بندے اور
آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۶۱۵۔ کس طرح کا گنا جاننے ہے۔

۱۰۰۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث
بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔
لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن مجیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان
کی۔ یہی حدیث اور اس حدیث میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا،
عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس
پر ہم قائم ہیں۔

۶۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا
ان سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت نے فرمایا میری
تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سو گناہوں کو عطا نہ کرنے والوں کے اور
گناہوں کو عطا نہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی رکھا کا کام
کرتے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ کہنے
لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔
اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا لے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے
خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گشتی کے بارے میں
کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دنیا مت کے دن، اپنے رب
سے اتنا قریب ہو گا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے فائدہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُ فَيَقُولُ هَ ثُمَّ يَقُولُ اِنِّي سَتَرْتُ
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاَتَاَا غَفِرَ هَا
لَكَ الْيَوْمَ ۝

باب الْبِرِّ وَتَالَ مَجَاهِدًا تَابِي عِظَمِ
مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِظَمُهُ رُفِئَتْ ۝

۱۰۰۸۔ اَحَدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَ نَاسِقِيَانِ
حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ الْحَنَّةِ اَهْلَ صَبِيغٍ مَتَّعًا
عَفْوًا اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ، اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ
النَّارِ كُلِّ عَمَلٍ جَوَالِمٌ مُسْتَكْبِرٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا اَسَدُ
بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَايَعْتُ الْاَمَةَ مِنْ اِمَامِ اَهْلِ الْبَيْتِ لَتَلْقَى
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقَ بِمَحَبَّتِ شَاءَ ۝

باب الْعَجْزَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَتَّهَجَرَ اَخَاهُ
فَوَقَى ثَلَاثَ ۝

۱۰۰۹۔ اَحَدٌ ثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَ نَاسِقِيْبَ عَنْ
الْمُزَهَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ الطَّحْفَلِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ نَزَّاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِمَها اَنْ عَائِشَةَ حَضَتْ
اَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعِ اَوْعَاءِ اَعْمَلَتْهُ
عَائِشَةَ. وَاللَّهُ لَتَنِيهَنَّ عَائِشَةَ اَذْ لَا حِجْرَ لِي عَلَيْهَا
فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا لَعَمْرُ، قَالَ هُوَ لَهُ عَلَى
حَدِّ اَنْ لَا اُحْكَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَبَدًا اَنَّا سُنَّشَقَمُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيَمَّا حِينَ مَالَتْ الْعَجْزَةُ. فَقَالَتْ
لَا وَاللَّهِ لَا اَشَقَمُ فِيهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحْكَمُ ۝

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں
پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے
معاذ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقرار کر دالیں گے اور پھر فرمائیں گے
کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری
معفرت کرتا ہوں۔

۱۰۰۷۔ تکبیر اور مجاہد نے فرمایا: دُثَانِ عِظَمُهُ سے مراد یہ ہے کہ اپنے
دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ ”و عِظَمُهُ“ اسے رقبۂ

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی
ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارث بن وہب
خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھا
کھا لے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر
نہ دوں! ہر تندخو، اگر کڑھیلے والا اور متکبر اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا
ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے اس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتے۔

۱۰۰۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے
زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ محمد بن عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث
بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
عنها کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا
گیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام
المؤمنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھڑ دوں ورنہ انہیں دنیا
بند کر دوں گا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے
بتایا کہ جی ہاں۔ ام المؤمنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر
سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر عہد گذر
گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ کہ انہیں معاف

إِلَىٰ نَذْرِي، فَلَمَّا حَالَ ذَٰلِكَ عَلَىٰ ابْنِ الزَّيْبُرِ كَلَّمَ
 الْمُسَوِّمَ فَقَرَّمَهُ وَعَبَّدَ الرَّحْمَنَ بْنَ الْأَسْوَدِ
 بْنَ عَبْدِ يَعْقُوثَ وَهَمَّا مِنْ بَنِي تَاهِرَةَ وَقَالَ
 لَهَا، أَكُنْتُ كَمَا بَايَ اللَّهُ لَمَّا أَذْخَلْتُمَا فِي
 عَلَى عَائِشَةَ فَاتَّهَمَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تُنْثَىٰ
 قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوِّمُ وَعَبَّدَ الرَّحْمَنَ
 مُشْتَمِلِينَ بِأَمْرِ دَيْتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى
 عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ اسْتَدْخُلْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا
 قَالُوا كُنَّا، قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا فَدَخَلُوا
 وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزَّيْبُرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا
 دَخَلَ ابْنُ الزَّيْبُرِ الْحِجَابَ فَأَعْتَقَتْ
 عَائِشَةُ وَطَفِقَ يُتَابِعُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ
 الْمُسَوِّمُ وَعَبَّدَ الرَّحْمَنَ يُتَابِعُهَا
 بِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَمَّا
 قَدْ عَمِلْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ
 الْمُسْلِمُ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
 فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّدْكِيرِ
 وَالتَّخْرِيجِ لَطِفَتْ تَذَكَّرَهُمَا وَتَبَكَّى
 وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ وَاللَّيْلِ
 شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْهُ
 ابْنُ الزَّيْبُرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا
 ذَٰلِكَ أَمْرًا بَعِيْنًا رُتِبَةً وَكَامَتْ
 شَيْءٌ كَرِهَتْهَا بَعْدَ ذَٰلِكَ
 فَتَبَكَّى حَتَّى تَبَلَّ دُمُوعَهَا حِمَامًا هَا:

فرمادیں، ام المؤمنین نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بانی میں
 سفارش نہیں مالوں کی، اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ قطع تعلق
 ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا، تو آپ نے مسور بن
 خزمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں
 بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے
 کہا کہ میں نہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو۔ کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ
 صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں۔ چنانچہ مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما
 دونوں اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے
 کر آئے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور عرض کی
 السلام علیکم درمنا اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا کہ آ جاؤ۔ انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آ جاؤ۔ ام
 المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔
 جب یہ حضرات اندر آ گئے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے۔
 اور ام المؤمنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ اور رونے لگے۔ ذکر معاف کر
 دیں آپ ام المؤمنین کے بھانجے تھے، مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المؤمنین
 کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں، اور انہیں معاف کر
 دیں، ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی
 اپنے بھائی سے عین دن سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے۔ اور یہ کہ اس میں نقصان
 ہے۔ تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں۔ اور رونے لگیں۔ اور فرماتے لگیں
 کہ میں نے تو قسم کھالی ہے؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن یہ حضرات مسلسل ارار
 کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی
 اور اپنی اس قسم کو توڑنے، کیونکہ جو سے چالیس سال غلام آزاد کئے، اس کے بعد جی
 بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں، اور آپ کا دہریہ آنسوؤں سے
 نہ ہو جاتا۔

۱۰۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک
 نے خبر دی۔ انہیں ابن قناب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دو پہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں کھجور کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنحضرت کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱۔ ملاقات کیلئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے

گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا۔

۱۰۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد الوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذار نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنحضرت نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ۶۲۲۔ جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبا نش کی۔

۱۰۱۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ اندک کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیا کا بنا ہوا دبیز اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وہ جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ریشم تو دہی پہن سکتا ہے۔ جس کا (آخرت میں) کوئی حقیر نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہونا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنحضرت نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

عَلَيْهِمَا يَوْمَ الْاَيَاتِنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي الثَّاهِرَ بِلَوْنِهِ وَعَشِيَّةَ بَيْتِنَا فَكُنْ جُلُوسًا فِي بَيْتِ ابْنِي يَكْرِفُنِي تَخْرُجُ الظَّهِيرَةُ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ الْوَبْكَرُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ الْاَمْرُ، قَالَ ابْنِي فَذُنْ لِي بِالْخُرُوجِ

باب ۶۲۱ الزَّيَّارَةُ وَمَنْ نَزَارَ قَوْمًا فَطَعَمَ عَنْدهُمْ: وَنَزَارَ سَلْمَانُ ابْنُ الدَّرَدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَهُ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعَمَ عَنْدهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَهُمْ بِكَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَنَصَحَ لَهُ عَلَى سَائِلٍ فَقِيلَ عَلَيْهِ وَدَعَاهُمْ

باب ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ ۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقٍ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَا الْأَسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ مَا غَلَطَ مِنَ الدِّيْبَانِ وَخَشَنٌ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا أَيْ عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةٌ مِنْ اسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسَهَا الْوَفْدُ النَّاسُ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

تو آپ... اسے لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔
آنحضرت نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بابے میں آپ اس سے
پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ ذکر اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی
حصہ نہ ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ
تم اس کے ذریعہ دیچ کر مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی حدیث
کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درود رضی اللہ
عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان
بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ ہم نے مسند نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور
سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی، تو پھر جب
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب ولیمہ
کرد۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن
زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ ہا کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو چھ حدیث معلوم ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ و حلف، اکی کوئی
اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت نے خود قریش اور انھوں
کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔

إِلَيْهِ يَحْكُمُ فَأَنَّى يَمُوتُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتُ إِلَيَّ
بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتُ فِي مَثَلِهَا مَا قُلْتُ
قَالَ. إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا
مَا لَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعِلْمَ
فِي الثُّوبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۲۳۔ الْأَخَاءُ وَالْحَلْفُ. وَقَالَ أَبُو
حُمَيْدَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّرَدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِمَ
دَلُّوا بَشَاءَهُ.

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَلْبَغَاكَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خِلْفَ فِي
الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَرَجَةٍ.

۱۔ حاشیہ۔ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے
تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں ”حلیف“ کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کا جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ
اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان
اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

بھاگ کر پرنے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضور نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضور اسوقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر خیراں ہوں۔ آنحضور نے فرمایا ان پر خیر جبرت ہوئی جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پرے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ سختی ہیں کہ آپ سے ڈرنا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمنانہ فوج سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضور سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضور نے فرمایا ہاں۔ اسے اب خطب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر آجھڑا دیکھے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ غزوہ کے موقع پر تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کریں۔ آنحضور نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ غلوش سے۔ اس پر آنحضور ہنس دیے۔ جمید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خیر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو شہاب نے خبر دی۔ انہیں عبید بن عبد الرحمن نے بیان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہو گیا۔ اپنی ہڈی کے ساتھ میں نے رمضان میں دروزہ کی حالت میں ہم بستر کر لی۔ آنحضور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُفُّكَ فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سَلَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُنْتُمْ دَائِمٌ ، فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَذِهِ اللَّاتِي كُنْتُ عَشِيئَةً لَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ تَبَادُرُكَ الْحِجَابُ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَمَسُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا عِدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَنْهَبْنِي وَلَمْ تَهَبْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظُ وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَخْطَأَ الْخَطَأَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَوَيْكَ الشَّيْطَانُ سَابَكَا فَجَاءَ الْأَسْلَافُ فَجَاءَ غَيْرُ فَجَاءَكَ .

۱۰۲۰۔ حَبِيبُ شَاكُوتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ مَرْثُومٌ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفٍ قَالَ إِنَّا تَأْتِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبِيْرٌ أَوْ دَفَعْتُمْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَعْدُوا عَلَى الْقِتَالِ . قَالَ فَعَبَدُوا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجُرْحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا تَأْتِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ فَسَلُّوا أَقْصَابَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا بِالْمُهْزَلِينَ . ۱۰۲۱۔ أَحَقُّ تَنَّا مَرْثُومٌ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هَلَكْتُ وَدَفَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَصْصَانٍ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر دھمپینے کے ردر سے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی، اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک کو کر لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، عرق ایک طرح دو کر لے، ایک پیما نہ تھا، آنحضرت نے فرمایا۔ پوچھنے والا کہاں ہے، اجوا سے صدقہ کر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں، لہذا مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر یہی لے لو۔

۱۰۲۲۔۔۔۔۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ دیسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ دبیر تھا۔ اس میں ایک اسرائیلی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بٹے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے آنحضرت کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمائیے۔ اس وقت میں نے آنحضرت کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیے پھر آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۲۳۔۔۔۔۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادريس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت نے اپنے پاس اپنی مخصوص جملوں میں آنے سے، کبھی نہیں رد کیا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضرت سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر بجم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

۱۰۲۴۔۔۔۔۔ ہم سے محمد بن مشنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ اللہ حق سے نہیں شرعاً کیا عورت کو جب اختلاف ہو تو اس پر

لِي قَالَ قَصِمْتُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعَمُ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ فَإِنِّي بَعَرْتُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: الْعَرَقُ الْكَلْبُ فَقَالَ آيَتِنِ السَّائِلُ نَصَدْتُ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرِ صَبِيٍّ وَابْنِ لَبْنٍ لَا بَيْتَهَا أَهْلٌ بَيْتِ أَفْقَرِ مَتَا فَضْلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُ لَا قَالَ: فَأَمْتُمْ إِذَا: ۱۰۲۲۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالُكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَكْتُ أَمْتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلِيهِ بَرْدٌ بِخَرَانِي عَلِيَّ ظِلِّ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَاكَ أَغْرَانِي فَجَبَّتْ بَرْدًا بِمِ جَبَّتْ شَيْءٌ يَدًا قَالَ أَنَسٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ بَعْ أَقْرَبَ بِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شَيْءٍ جَبَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مِمَّنِّي مَنْ قَالَ اللَّهُ الَّذِي عِنْدَكَ فَأَلْفَقْتَ إِلَيْكَ فَصَلَّ ۱۰۲۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأْيِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا ۱۰۲۴۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَأَيْتُ بَنَاتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَعُنِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ

غسل واجب ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے دڑاس پر
غسل واجب ہے، اس پر امام مسلم رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو
بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا، پھر کچھ دماں کی صورت سے، مثلاً کس
طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن دھب
نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمر نے خبر دی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان
کی۔ ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر ہنسنے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ
کے حلق کا کوئی نظر آنے لگتا ہو۔ آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶- ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے حلیفہ نے بیان کیا۔
ان سے بنید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور کہ ایک صاحب جمع کے دن نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آئے، آنحضرت اس وقت مدینہ میں تھکے رہے
تھے۔ انہوں نے عرض کی بارش کا قطر گر گیا ہے۔ اپنے رب سے میری بیوی دھا کیجئے
آنحضرت نے آسمان کی طرف دیکھا، ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر
آپ نے بارش کی ہوا کی اتنے میں بادل اٹھا۔ اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑے
اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش
ہوتی رہی۔ سیدہ زینب ہی نہ تھا چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے اگلے
جمعہ کو کھڑے ہوئے۔ آنحضرت خطبہ سے رہے تھے۔ اور انہوں نے
عرض کی ہم ڈوب گئے۔ اپنے رب سے آپ دعا کریں کہ بارش بند کر
دے۔ آنحضرت نے فرمایا اے اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو۔ ہم
پر نہ ہو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹے
لگا۔ بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے
لگی۔ اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو
آنحضرت کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو! ایمان لے آئے ہو۔ اللہ
سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ
بولنے کی ممانعت۔

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا
رَأَتْ الْمَاءَ فَغَسَلَتْ أَمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ
أَتَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدِمَ شَبَابُ الْوَلَدِ ۖ

۱۰۲۵- حَقٌّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ دَهَبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ
حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا: قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَكْمِلًا قَطُّ ضَاحِكًا لِي أَرَى مِنْهُ لَهَوَانِهِمَا كَأَن يَتَبَسَّمُ
۱۰۲۶- حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَالَ رَأَى
خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا بَزِيدُ بْنُ رُبَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ يُخْطَبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: قَطَطَ الْمَطَرُ
سَتَسُقِي رَبَّكَ فَتَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا تَرَى مِنْ سَحَابٍ
فَأَسْتَسْقِي، فَنَشَاءُ السَّحَابَ يَعْصِيهِ إِلَى يَعْصِي ثُمَّ
مَطَرٌ وَسَأَلْتُ مَثَاعِبَ الْمَدِينَةِ فَمَا نَأَتْ إِلَى
الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلَمُ ثُمَّ قَامَ ذَا الْكَ
الْوَجَلِ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ فَقَالَ: عَرَفْنَا فَادْرَمَ رَبَّكَ يَخْبِسُهَا
عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّ إِلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ
عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَمْطُرُ مَا حَوْلَ إِلَيْنَا
وَلَا يَمْطُرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كُرَامَةً
نَبِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةً دَعْوَتِهِ ۖ

۶۲۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا
يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ ۖ

۱۰۳۲۔ تکلیف پر صبر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلا شبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ملا صاحب دیتا ہے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے مسدّد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان سے ابو موسیٰ مکی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو مٹ کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں نعمت کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تفہیم کی۔ جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تفہیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تفہیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضرت پر اس کی بہت بڑی فانی گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ مولا علیؑ سلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ ۶۲۸۔ جس نے دودھ کسی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بتائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضرت اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کو بتا ہوں۔ واللہ میں اللہ کو

بِالصَّبْرِ عَلَى الْاَذَى وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ اُجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَىٰ سَكَنِيَّ عَصَبًا عَلَىٰ إِذَا سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ اِنْهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَوْ اَدْرَاكَ لِبَعَا فِيهِمْ وَيَزِرْ قَوْمًا

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : تَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضُ مَا كَانَ يُقْسِمُ فَقَالَ : جُلٌّ مِنَ الْاَنْصَارِ : وَاللَّهِ اِنْهَا لِقِسْمَةٌ مَا اَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ : اَمَّا اَنَا قَوْلَكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهُ وَهُوَ فِي اَصْحَابِهِ فَمَا رَدَّتْهُ فَشَقَّى ذَالِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَرَدَتْ اَتَى لَمْ اَكُنْ اَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ : قَدْ اُذِنِي مُوسَى بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ

بِالصَّبْرِ ۶۲۸ مَنْ لَمْ يُوَاجِهْ النَّاسَ بِالْعِقَابِ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّلَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَلَبَ فَحَمَدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَنْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ اَضَعُ

فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُهُمْ بِاَللّٰهِ وَاسْتَدَّ لَهُمْ خَشْيَةً
 ۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنۡ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ
 اَبِيْ عُثْبَةَ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَدَّ
 حِيَاءً مِّنَ الْعَدُوِّ رَاَوْهُ فِيْ خَدِّ رَاَهَا فَاذْ اَرَاى
 شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَاهُ فِيْ وَجْهِهِ
 بِاب ۲۹ مَن كَفَرَ اَحَاة تَاوِيلُ
 فَهُوَ كَمَا قَالَ ۞

۱۰۳۶۔ احَدٌ ثَنَا مَعْمَرٌ وَاحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَا حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَاْفِرُ
 فَقَدْ بَاؤَ بِهِ اَحَدًا هَاذَ قَالَ عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
 عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدٍ سَمِعَ اَبَا
 سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۰۳۷۔ احَدٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْ مَالِكُ
 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لِيْمَا نَجُلٌ قَالَ لِيْهِ يَا كَاْفِرُ فَقَدْ بَاؤَ بِهَا اَحَدًا هَا
 ۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلٍ حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَكْبُوْبُ عَنْ اَبِيْ فُلَايَةَ عَنْ ثَابِتِ
 بْنِ الصَّخَالِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَن حَنَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذًا فَهُوَ كَمَا
 قَالَ وَمَن قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدِيْبٍ بِهِ فِيْ نَارٍ
 جَهَنَّمَ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُ كَقَتْلِهِ وَمَن رَأَى مُؤْمِنًا
 يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۞

بِاب ۳۰ مَن لَمْ يَزِدْ الْفَارَ مَن قَالَ

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے
 ۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں
 شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبد اللہ نے سنا۔ ابی عتبہ
 انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کٹواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے
 جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے
 اثرات آپ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

۱۰۳۶۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو مالتاویل کا فر کہا تو وہ خود دیلاہی
 ہے جیسا کہ اس نے کہا۔

۱۰۳۶۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے
 عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں
 یحییٰ بن کثیر نے انہیں ابوسعید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو
 کہتا ہے کہ کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر ذہر حال لاگو ہوتا ہے
 اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن یزید نے انہوں نے ابوسعید
 سے سنا۔ اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اسے
 کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی
 ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
 اسلام کے سوا کسی اور مذہب کیلئے رجوعی قسم کھائی تو وہ دیلاہی ہے جس کی اس
 نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کر لی۔ تو اسے جہنم میں مذاب دیا
 جائے گا۔ اور یوسن پر لعنت بھیجا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے
 کسی یوسن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۱۰۳۹۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ کسی مسلمان

اگر کافر کہتا تاویل کے ساتھ یا لاعلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذَلِكَ مَثَلٌ ذَلَّ أَذْجَاهِلًا - وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ قَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ

۱۰۳۹۔ حَتَّى ثَنَّا مُحَمَّدَ بْنَ عِبَادَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ حَتَّى ثَنَّا عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ حَتَّى ثَنَّا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةَ خَفِيفَةٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيُّ دِينٍ نَشَاءُ وَنَسْتَعِيذُ بِمَا نَحْبِبُ وَنُؤْتِي مَا نَبْغِي بِنَا وَنَحْبِبُ مَا نَحْبِبُ وَنَحْبِبُ مَا نَحْبِبُ بِنَا الْبَارِعَةَ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزَتْ فَرَعِمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتِيَنِي أَتَلَا أَقْرَأُ الشَّمْسَ وَصُحَّحَهَا وَسَمِعْتُ سَمْرَةَ بِنْتَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِيُصَلِّ بِهِ نَعَالَ أَقَامَ لَكَ فَلْيَبْصُرِي

۱۰۴۰۔ حَتَّى ثَنَّا: قَتَيْبَةُ حَتَّى ثَنَّا لَيْثٌ عَنْ ثَمَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَذْرَأَ لِعُمَرَ الْخَطَأَ بَنِي مَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَنْ

۱۰۴۱۔ حَتَّى ثَنَّا: قَتَيْبَةُ حَتَّى ثَنَّا لَيْثٌ عَنْ ثَمَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَذْرَأَ لِعُمَرَ الْخَطَأَ بَنِي مَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَنْ

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں یزید نے خبر دی انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھاتے انہوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت آگے ہو گئے۔ اور کھلی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اذیتوں سے خود بانی لاتے ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات میں نماز پڑھا۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس لیے میں نماز توڑ کر لگ ہو گیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہوں آنحضرت نے فرمایا۔ اے معاذ کہیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو زمین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا جب امام ہو تو، سورہ بقرہ، والشمس، وضحاہ، اور سورج اُسم ربک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ حمزہ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں ابوالمغیرہ نے خبر دی ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزئی کی کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے اور جس نے اپنے ساتھی نے کہا کہ آؤ ہوا کہیلین تو اسے مدد دینا چاہیے۔

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

اللَّهُ يَنْهَكُمُ أَنْ تَخْلِفُوا بِأَبَا بَكْرٍ كَلِمَةً فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيُخْلِفْ بِاللَّهِ وَالْأَقْلَبُ مُمْتٌ .

باب ۶۳۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَصَبِ وَالشَّذَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ : يَا جَاهِدَ الْقُلُوبَ وَالنَّافِثِينَ وَغَلْظَ عَلَيْهِمْ .

۱۰۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَةَ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَاهِيمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صَوْرٌ تَشْلُونَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَأَوَّلَ السِّتْرَ فَهَسَلَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ .

۱۰۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَتَى لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بَنَاتًا قَالَتْ : فَمَا أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ فَأَتَيْتُمْ مَا صَلَّى النَّاسُ فَلَيْتَ جَوْزًا فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَوِئِضَ وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ .

۱۰۴۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَّةُ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَأَى فِي رِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نَحَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَفَقَّطَتْ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ اللَّهُ حَيًّا وَجْهَهُ فَلَا يَنْتَحِمَنَّ حَيَالٌ وَجْهَهُ فِي الصَّلَاةِ .

۱۰۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَابِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ

کہا، آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تمہیں منع کرتا ہے۔ کہ تم اپنے ابا و اجداد کی قسم کھاؤ۔ پس اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے۔ تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔ ۶۳۱۔ اللہ کے معاصر میں غصہ اور شدت کا جو اثر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کفار و منافقین سے جہاد کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔

۱۰۴۲۔ ہم سے بسیرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابویہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابویہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے۔ اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضرت کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے پردہ لیا۔ اور اسے پھاڑ دیا۔ ہم المؤمنین نے بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

۱۰۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ میں صبح کی نماز جماعت سے فلاں صاحب کی وجہ سے نہیں پڑھتا کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھتے ہیں۔ بیان کیا کہ اس دن ان صاحب دامام کو نصیحت کرتے میں آنحضرت کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا الباقی میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض دور کرنے والے ہیں۔ (نماز باجماعت پڑھنے سے) پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں یحییٰ بڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

۱۰۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے تائف نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب مڑ کا بغم دیکھا۔ پھر آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔ اور غصہ ہوئے۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکرے۔

۱۰۴۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ انہیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے خبر دی۔ انہیں منبہ کے مولا یزید نے خبر دی

مَوْلَى الْمُتَّبِعَاتِ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِّي أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَلْبَةِ
فَقَالَ: عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَفَقَاصُهَا
ثُمَّ اسْتَنْقِ بِهَا فَإِنْ جَاءَ بِهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ: قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةُ الْعَلَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ
لَكَ أَوْ لَا خَيْلَكَ أَوَّلَ الَّذِي تُبْ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَضَالَةُ الْعَلَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا خَيْلَكَ
أَوَّلَ الَّذِي تُبْ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ
أَخْضَبُ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَهَضَ
وَجِئْتَاهُ إِذَا حَمَزَ وَجَعَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَكُمَا مَعَهَا
بِحَذَا أَتَاهَا وَسَفَا وَهَاتِي لِي قَاهَا بِيهَا: وَقَالَ الْبَكْمِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِجْعَجَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَبِيرَةً مَحْضِيَّةً أَوْ حَبِيرَةً أَخْرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ فِيهَا فَتَبَعَهُ كَلْبٌ
بِرَجَالٍ وَجَاءَ فَيَصْلُونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لِكَلْبِهِ
فَحَضَرُوا دَابَّاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُمْ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَيْهِمْ فَوَقَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَبَلُوا
الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُعْصَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالِ بَاكَ صَنِيعُكُمْ حَتَّى
كَلَمْتُ عَنْهُ سَيَلْتُكُمْ لِيْلَكُمْ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي
بَيْتِكُمْ فَإِنْ غَيَّرَ صَلَاةَ الرُّعُوفِ بَيْنَهُمُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَا تُؤَدُّ

بِالْبَابِ ۶۳۲ أَخَذَ مِنْ الْعَصَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشِ
وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
فِي السَّرَّاءِ وَالْغَارِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَنِيُّ وَالْغَنِيُّ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
لفظہ راست میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو، کے متعلق پوچھ
تو آنحضرت نے فرمایا: سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اسے باندھنے کی
رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو۔ اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کر دو
لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔ پوچھا یا
رسول اللہ! گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اسے
پکڑ لو۔ کیونکہ وہ یا تمہارے بھائی کی یا پھر بیٹھریے کی۔ پوچھا یا رسول اللہ!
اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ناراض ہوئے اور آپ کے
دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا
تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں۔ اور اس کا پانی
ہے۔ بالآخر وہ... خود اپنے مالک کو پالے گا۔ اور مکی نے بیان کیا اس سے
عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ حجہ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان
کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن سعید نے حدیث
بیان کی۔ کہا کہ حجہ سے کہا کہ حجہ سے عمر بن عبداللہ کے مولیٰ سالم بن النضر نے
حدیث بیان کی۔ ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھجور کی شانوں
یا چٹائی سے چھوٹے سے حجر کی طرح نیالیا تھا پھر آپ نکلے اور اس میں نماز
پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں
نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور بٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھری
میں رہے۔ اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے
اور دروازے پر کھکیاں بھینکیں تو آنحضرت غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے
اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل کہ نفل نماز تم میری اقتدار میں اتنے ذوق
شوق سے پڑھتے ہو، دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی
جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے
سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے۔ جو گھر میں پڑھی جائے۔

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے، اور

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ اور جب وہ
غصہ میں ہوتے ہیں۔ تیر معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو خرچ کرتے
ہیں۔ خوش حالی اور تنگ حالی میں۔ اور غصہ کو پی جانے والا اور گول

کو معاف کرنے والے۔ اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۳۶- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے قابل کو بچھا کر دیا کرے۔ بلکہ طاقت درود ہے جو غفہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۳۷- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے... ان سے اعمش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن مرثد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غفہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غم دور ہو جائے۔ اگر یہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ زندہ درگاہ شیطان سے، کہہ لے، اصحاب نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرمائیے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۳۸- محمد بن یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو بکر نے خبر دی۔ آپ ابن عباس میں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابوالصلح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ ہوا کر دو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ نہ ہوا کر دو۔

۶۳۳- حیار

۱۰۳۹- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابوالسواء عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیار سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیار سے ذرا حاصل ہوتا ہے حیار سے سکینت حاصل ہوتی ہے عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن

۱۰۳۶- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ بَنُیَ الْمُحْسِنِينَ ۖ

۱۰۳۶- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ بَنُیَ الْمُحْسِنِينَ ۖ
مَلَأَتْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّخْرَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ
الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۖ

۱۰۳۷- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ
سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَةَ قَالَ: اسْتَبْتُ سَجْلَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ عِنْدَهُ لَجُلُوسٍ وَاحِدَهُمَا
يَسْتَبِ صَلَاحَةً مُغَضَّبًا قَدْ اخْمَرَ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَ لَهَا لَذَهَبَ
عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
فَقَالُوا لِلرَّجُلِ لَا تَتَّبِعْهَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: قَالَ إِنِّي لَأَسْتَبِ بِمَجْنُونٍ ۖ

۱۰۳۸- يَحْيَىٰ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَارِ بْنِ مِثْقَالٍ
عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ
صِنِّي قَالَ: لَا تَغْضَبْ قَرْدًا مَرْدًا قَالَ:
لَا تَغْضَبْ ۖ

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۳۹- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنِ ابْنِ السَّوَارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ
بَنِي حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ لَيْشِيرُ بْنُ كَعْبٍ مَلَكُوتٌ
فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ ذَا رَأْيَانَ مِنَ الْحَيَاءِ
سَكِينَةٌ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ أَحَدَ نَبِيِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَقَّقْتُ شَيْءًا عَنْ صَحِيفَتِكَ ۖ
۱۰۵۰- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ بَنُیَ يُونُسَ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ الْعَزِيزُ

ابو سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔
 ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا
 اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گو یادہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا
 نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کہ حیا ایمان میں ہے
 (۱۰۵۱)۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں
 قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابو عبداللہ مصنف
 رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عبدہ ہے۔ میں نے ابو سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے
 والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

۴۲۳۔ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زبیر نے حدیث بیان کی
 ان سے منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیع بن خراش نے ان سے ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام
 اعیان کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔
 ۴۲۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے سختی بات سے حیار
 نہ کی جائے۔

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے امک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زبیر
 بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
 ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
 اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے حیار نہیں کرتا۔ کیا عورت کو حیا
 احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی
 دیکھے۔

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
 ان سے حارث بن ہزنار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
 سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس
 مہربن درخت کی ہے۔ جسکے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت
 ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہل مکہ کے سمجھو کہ درخت ہے

بَيْنَ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنِ الْكَبِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ جَائِعٌ فِي الْبَيْتِ يَقُولُ
 أَنَا لَسْتُ بِشَيْءٍ حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَصْرَبْتُكَ فَقَالَ يُؤْمَلُ
 لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۖ
 (۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُدَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى النَّسِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ
 الْعَذْرَاءِ فِي خِدَارِهَا ۖ

باب ۴۲۳ اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ذَهَيْرٌ
 حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَرَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَأَكَ النَّاسَ
 مِنْ كَلَامِ التَّبَوُّةِ الْأَوَّلَى اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ
 بَابُ ۴۲۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ
 لِلتَّحْقُّقِ فِي السَّيِّئِ ۖ

۱۰۵۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
 أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى
 الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا
 آذَاتِ الْمَلَكُوتِ ۖ

۱۰۵۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَارِثُ
 بْنُ دَرَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرٍ تَحْتَهُ
 لَا يَسْقُطُ وَرَقُهُ وَلَا يَتَحَاثُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ تَجْوَدُ
 كَذَا هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا فَأَمَّا زَيْدٌ أَنْ أَقُولَ هِيَ الْخَلَّةُ وَكَأَنَّهُمْ

شَابَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحْلَةُ وَعَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَنَادَى
فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ كَوْنْتُ قُلْتُهَا
لَكَ أَنْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا:

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ
ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَشْأَرَ بْنَ إِسْحَاقَ يَقُولُ
جَاءَتْ أُمُّ زَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ
جَاحِبَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاةَهَا
فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا:

باب ۳۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْبُرُوا أَرْكَانَ حُبِّ التَّخَفُّفِ وَالْيُسْرِ عَلَى النَّاسِ:

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا النَّضَرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تَعْصِرَا
بَشِيرًا وَلَا تَنْقِرَا وَتَهَاوَعَا. قَالَ أَبُو مَوْسَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَبْأَرِضُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَصَلِ
يُقَالُ لَهُ الْبَنَمُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ
الْمَرْزُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلْ مُسْكِرًا حَرَامًا:

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
الْتَّيَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا
تَعْصِرُوا وَلَا تَنْقِرُوا وَلَا تَهَاوَعُوا:

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

دجس کی مثال مومن سے دی گئی ہے، لیکن جو تکبر میں نوجوان تھا اس لئے
حیا دارائی دیکھتے ہوئے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ
روایت ہے۔ ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔ اور یہ اطفال
کیا ہے۔ کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم
نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی۔
انہوں نے ثابت سے سنا۔ اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے
بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے پیش کیا۔ اور عرض کی کہ آنحضرت کو میری ضرورت
ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بریں۔ دہکتی بے حیا تھی۔ انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے
پیش کیا۔

۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کرو حضور اکرم
لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرتے تھے۔

۱۰۵۶۔ جو سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے نصر نے حدیث بیان کی
انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی بردہ نے۔ انہیں ان کے والد نے
اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احمیں (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دین بھجا
توان سے فرمایا کہ رگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا۔ انہیں بخیر
سنانا۔ برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ
عنه نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد
سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے بیع، کہا جاتا ہے۔ اور جو سے شراب بنائی
جاتی ہے۔ اور اسے سرزد کہا جاتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر شہ آدھ چیز حرام ہے
۱۰۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ان سے ابو التیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی پیدا کرو۔ تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں
کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

۱۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن

شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو تو آنحضرتؐ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضورؐ کو اپنے ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت و حرک کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضرتؐ اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسد بن قیس نے بیان کیا کہ ابو ابراہیم ہم ایک نہر کے کنارے تھے۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابو رزہ۔ اسلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپؐ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز فضا کی جمائے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس پڑھے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ دی۔ ابو رزہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی ناکور بات نہیں کہی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپؐ نے بیان کیا کہ آپؐ آنحضرتؐ کی محبت میں رہے تھے۔ اور آپؐ نے آنحضرتؐ کو آسان چیزوں کو اختیار کرنے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں نہی نے۔ ج۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن خباب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ تو اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ۱۰۶۲۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل و عیال کے ساتھ ہنس مذاق

مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَرُوَيْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خَيْرٌ سَؤُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ بَيْنَ قَطْلٍ أَوْ اخْتِارِ إِلَيْهِمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ .

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اسَدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَالِيٍّ نَهْرٍ بِالْأَنْهَارِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَبَاءَ أَبُو بَرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى قَوْمٍ فَصَلَّى وَخَلَّى قُرْسَهُ قَا تَطَلَّقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَزْرَكَهَا فَأَخَذَ هَامِشَةً جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِيئَارَ جَلَّ لَهُ رَأْيِي فَأَقْبَلَ يَقُولُ: أَنْظِرُوا لِي هَذَا الشَّيْءَ شَرَّكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ قَوْمٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عِنْفِي أَحَدٌ مُنْذُ قَارَقْتُ مَهْلًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنُزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكَتُ كَمَا تَأْتِي الْأَهْلُ إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرْتُ مَحَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَارَى مِنْ تَسْبِيحِهِ

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ ابْنُ عُثْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاءَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَاهْرُقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثْتُمْ مَبْتَرِينَ وَمَنْ تَبِعُوا مَعْصِيُونَ

باب ۲۴۱ الْإِسْلَامُ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِ النَّاسَ وَدِينُكَ لَا تَكْثِمُهُ وَدَعَا بَرَةً مَعَ الْأَهْلِ ۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَا لَطِيفًا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرًا يَا أَعْمَى مَا فَعَلَ التَّغَيَّرُ؟

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ الْعَبَّ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبُنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعُنَ مِنْهُ فَيَسْتَرْبِهُنَّ إِلَى فَيْلَعَيْنَ مَعِيَ؟

باب ۶۳۸ الدَّاءُ مَعَ النَّاسِ كَيْفَ لَوْحَدِ
أَبَى الدَّاءُ دَاوُوا لَنَا لِنُكْشِرَ فِي وَجْهِهِ
وَأَرْفَعُوا لَنَا لِنُكْشِرَ فِي وَجْهِهِ

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ الْعَبَّ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبُنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعُنَ مِنْهُ فَيَسْتَرْبِهُنَّ إِلَى فَيْلَعَيْنَ مَعِيَ؟

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ الْعَبَّ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبُنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعُنَ مِنْهُ فَيَسْتَرْبِهُنَّ إِلَى فَيْلَعَيْنَ مَعِيَ؟

ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ غلط کرتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے دڑا کا، فرماتے دیا، نا تمیز، اطفال، التفریط، بل، نے کیا کیا۔

۱۰۶۲- ہم سے محمد بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے بشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری بہن سی سبیلیاں تھیں، جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ چھپ جاتیں، پھر آنحضرت انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۲۳۸- لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۶۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اندھا بناؤ، بہت ہی برا ہے یہ شخص راہن العشیہ یا اخوة العشیہ کے الفاظ فرمائے، راہی کو شک تھا، جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، آنحضرت نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے، جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۱۰۶۴- ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ابوب نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی لیلیہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبیبہ میں دیا کی چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے ٹن لگے ہوئے تھے، آنحضرت نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک خمرہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی، جب خمرہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی، ابوب نے اپنے کپڑے کے اشارے

هَذَا الْكَ: قَالَ الْيُؤُبُ بِشَوْبِهِ اَنَّهُ يَرِيهِ
اَيَا هُوَ وَكَانَ فِي خَلْقِهِ شَيْءٌ مَّا وَارَا حَمًا دَيْنُ يَرِي
عَنْ الْيُؤُبُ: وَقَالَ حَاتَمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ قَدْ مَاتَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً ۝

باب ۳۶ لَا يَلِدُ عَالِمٌ مِّنْ جُحَر

مَوْتَيْنِ. وَقَالَ مَعَارِبَةُ الْأَكْبِمُ الْأَذْوَجَرِبَةُ
۱۰۶۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ: لَا يَلِدُ عَالِمٌ مِّنْ جُحَرٍ وَاحِدٍ مَوْتَيْنِ ۝

باب ۳۷ حَقُّ الصَّيْفِ

۱۰۶۶. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
مَرْوَحُ بْنُ عَمِيْدَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ
الَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ
قُمْ وَكَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِحَسْبِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِرِزْوَالِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لِرِزْوَالِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنْتَ عَسَى أَنْ يَهْوَلَ
بِكَ عُمْرُ وَإِنْ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِّثْلَهَا
فَكَذَلِكَ الدَّهْرُ مَكْلَةٌ. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ
عَلَى قُلَّتِي فَإِنِّي أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ
فَشَدَّدْتُ عَلَى قُلَّتِي أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ وَادَّ قُلَّتِي وَمَا صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ
وَادَّ قَالَ يَضْفُ الدَّ هِمٌّ ۝

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضرت نے فرمادہ کہ وہ کپڑا دکھایا تھا
حضرت رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ابوب
کے واسطے سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ابوب نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں تھیں۔

۴۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ اور

معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے خبر ہو۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ
سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

۴۴۰۔ جہان کا حق

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد
نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن
ابی بکر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن
میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضرت نے فرمایا پھر ایسا
دکرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بلاروزے بھی نہ ہو
کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم
سے طاقت کا لئے آئے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر
حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینہ میں تین روزے
رکھو۔ کیونکہ ہر ہفتے کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔
آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کرویا۔ میں نے
عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے
تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ ادا آپ نے ایسا ہی کر
دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد
علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی زندگی کا روزہ۔

۶۴۱۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا
ارضا و ابراہیم کے مہمان جن کی عزت کی گنجی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن
پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔ اس کی خاطر تا مرنے
ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو
ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے
دن بٹھرا جائے کہ اسے تکلیف ہو۔

۱۰۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کبار کعبہ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے
اچھی بات کہنی چاہیے۔ در نہ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۰۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کبار کعبہ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابوصالح نے اور ان کو ہر وہ رضی اللہ
عنه نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا
ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے پیڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے
دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے در نہ خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔

ان سے یزید بن جبیب نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنه
نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں (غرضے وغیرہ کیلئے) بھیجئے
ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض جمیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے میزبان
نہیں کرتے۔ آخر وہ کاسا سلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضرت نے اس پر ہم سے فرمایا کہ
جب تم کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو جہان کے مہمان
ہے۔ تو اسے قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے جہان کا وہ حق وصول
کر دو جو ان پر ضروری ہے۔

۱۰۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں

باب ۲۳۱ الزام الضیف وحق ممتہ
آیاء بنفسہ: وقوله: ضیف ابراہیم اللہم
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، فَإِذَا جَزَتْهُ يَوْمَ ذِكْرِهِ
الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ
وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عَنْهَا لَا حَتَّى يُخْرِجَهُ :-
۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
مِثْلَهُ وَرَأَدَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُهَذَّبٍ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ
خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقِيْقَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَبْعُنَا فَتُزَلُّ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا الْكُفْرَ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا
فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ
الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ :-

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے جہان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صبر جمعی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۴۴۲۔ جہان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۴۔ ہم سے محمد بن بناری نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو العیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے دوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو دردرا رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کرانی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے نشر لپٹ لائے۔ تو ام ابو دردرا رضی اللہ عنہا کو بڑی حسرت حالت میں دیکھا۔ ابو دردرا چھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تنہا ہے بھائی ابو دردرا کو دنیا سے کوئی سرکار نہیں۔ پھر ابو دردرا رضی اللہ عنہ نشر لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو دردرا رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر جب آخر رات ہوئی تو فرمایا کہ اے اٹھ بیٹا بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تنہا ہے ربکا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سامنے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو حنیفہ دہب السوانی کو دہب الحیر بھی کہتے ہیں۔

۴۴۳۔ جہان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عثمان نے ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جہانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ نبی کریم

سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَبِيعْ رَحْمَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا وَلْيَكْمُمْشْ بِأَسْبَبٍ صَنِيعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ الضَّعِيفِ ۝

۱۰۷۶۔ حَسْبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيْشِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سُلْمَانَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ فَتَوَارَسَ سُلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَرَأَى أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُمْتَدَّةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ سَاجِدَةٌ فِي الدُّنْيَا فَبَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَمَّعَ لَهُ لَهَا عَامًا فَقَالَ كُلْ فَاثِي مَا يَدُ قَالَ مَا أَبَا بَكْرٍ حَتَّى تَأْكُلِ فَكُلْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ قَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَلَمَّا كَانَ الْآخِرُ اللَّيْلُ قَالَ سُلْمَانُ قُمْ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سُلْمَانُ: إِنْ لَوْ بَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّكَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سُلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ ذَهَبَ الشَّوَارِخُ يُقَالُ ذَهَبَ الْخَيْرُ ۝

۴۴۳۔ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَوْعِ عِنْدَ الضَّيْفِ ۝

۱۰۷۷۔ حَسْبُ ثَنَا عَاشِشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عثمان عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ هَذَا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ
أَمْرِي اخْتَبَيْتُمْ عَنْ صِفَاتِكِ أَوْ أَصْيَابِكِ اللَّيْلَةَ
فَلَمْ تَأْكُلُوا مِنْهُنَّ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ
فَأَبَوْا أَوْ فَايَ قَحْصِبِ الْبُكَرِ قَسَبٌ وَجَدَ عَ
وَحَلَفَ لَا يَطْعُمُهُ، فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا عَشْرُفُ تَخَلَّتِ
الْمَرْأَةُ لَا تَطْعُمُهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ، فَحَلَفَ الصَّيْفُ
أَوْ الرَّضِيَّاتُ أَنْ لَا يَطْعُمَهُ أَوْ يَطْعُمُوهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ خَذَّ عَا
بِالطَّعَامِ نَا كُلَّ وَ أَكْلُوا أَلَا يَرْفَعُونَ لِقْمَةً إِلَّا دَبَّاهِمْنَ
أَسْفَلَهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فَرَّاسٍ مَا
هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةٌ عَيْنِي أَنَّهُمَا أَلَا أَنْ لَا كَثُرَ قَبْلَ أَنْ
تَأْكُلَ، فَأَكْلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَهْلَهُ أَكَلُ مِنْهَا -

۶۳۵. الْكَلَامُ الْكَبِيرُ وَبَيَّنَّ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالشَّوَالِ -

۱۰۷۵. حَتَّى تَنَالُوا سَلِيمًا مِنْ بَنِي حَرْبٍ حَتَّى تَنَالُوا
حَكْمًا وَهُوَ مِنْ نَبِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعْدٍ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ مَسْئُولٍ الْأَنْصَارِ عَنْ تَأْفِغِ
بَنِي حَكِيمٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَكِيمَةَ أَتَتْهَا حَتَاةٌ
أَنَّ عَيْشَةَ أُمُّهُ مِنْ سَهْلٍ وَمَحِيصَةَ بِنْتِ مَسْعُودٍ
أَتَتْهَا حَتِيذٌ فَتَفَرَّقَا فِي الدُّخْلِ فَقَتِلَ عَيْشَةُ أُمُّهُ
بِنْتِ فَيْحَاءَ عَمَةُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ تَصِيَّةٌ
وَمَحِيصَةُ ابْنَةُ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحْكُمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا
فَبَدَأَ عَمَةُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الدُّبُرِ
قَالَ يَحْيَى لِيَبْلُغَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ
فَتَحْكُمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْتَحِقُّونَ قَتْلَكُمْ
أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ يَا مَعْ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

واحد نے کہا کہ آج آپ نے اپنے جہان یا مہازوں کو کھانے سے روک رکھے۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے ان کے لئے کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں
نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابو بکر رضی
اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے دھڑواہوں کو برا بھلا کہا اور دھڑکا اٹھا کر کیا
اور قسم کھالی۔ کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا: اے نالائق
ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی۔ کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی
نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ٹیٹھانی کام تھا۔ پھر آپ
نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہازوں کے ساتھ کھایا اور اس کھانے میں بیکرت ہوئی
یہ لوگ جو قہر بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔
میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب یہ اس سے زیادہ دکھانا ہے۔ جب ہم نے کھانا
کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضرت بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔
۴۳۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا بلند کرے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث
بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا
بشیر بن یسار نے۔ ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حاتم رضی اللہ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن سہل اور مجھ سے بن مسعود رضی اللہ عنہما خبر آئے اور
مجھ پر کے بارغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
وہیں قتل کر دئے گئے۔ پھر عبد الرحمن بن سہل اور مسود کے صاحبزائے تویہود
مجھ سے رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے قول
ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع
کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ بڑے و آگے کرو۔ نبی نے
(اس کا مقصد یہ) بیان کیا تا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے
ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی
کی میت کے خمدار اپنے میں سے پچاس آدمیوں تم کھلا کر کہتے ہو۔ انہوں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے متعلق
تم کیسے کھا سکتے ہیں) آنحضرت نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے تم کھلا
کر تم سے چھکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

(اور جوڑے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو انھوں نے انہیں دیت میں دیے تھے) ایک اونٹنی میں نے بیکی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ دربر گیا۔ تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ جو سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بچی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع مافع بن حدیج کے الفاظ بیان کیے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ عنہ نے ۛ

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے بچی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے باسے میں بتاؤ۔ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے چل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

۶۴۶۔ شعر جب طار حدیث خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، شاعروں کی اتباع بے راہ روگ کرنے ہیں کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ ہرادی میں جھکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کہتے۔ سو ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کئے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام بہتر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینی کل

كَالْوَيَا سَؤْلُ اللَّهِ أَمْزَلُكُمْ نَزَلُ قَالَ فَتَبَيَّرَكُمْ يَهُودِيٍّ أَيْمَانُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ قَوْدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَذَى بَلَّتْ نَاقَةٌ مِنْ بَلَلِ الْإِبِلِ فَدَخَلْتُ مَرْبَدًا اللَّهُمَّ فَكَرَضْتَنِي بِرَجُلٍ كَأَنِّي حَدَّثْتُ بِخَبْرٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَخِي حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ ۱۴ فَمِنْ بَيْنِ نَحْنِمْ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَخِي عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ ۛ

۱۰۷۶۔ حَتَّ ثَنَا مَسْدُودٌ حَدَّثَنَا يَخِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحْتُ وَتَقْطَعُ نَوْقَ فِي نَفْسِي التَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ التَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَا هَذَا وَقَعَ فِي نَفْسِي التَّخْلَةُ قَالَ مَا مَتَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا. لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَتَاكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَا فَكَرِهْتُ ۛ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّعْرِ وَالزُّجَرِ وَالْحَدَاثِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ، وَقَوْلُهُ: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ نَرَاَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا هَلَمُّوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ كَلَّمُوا

وایہمیںوں کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغوین میں غلط فہمی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوبکر بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں مروان بن حکم نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی، اور آپ گر پڑے، اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہو گئی ہو۔ اور جو کچھ

تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر کے کلام میں سب سے بڑا کلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے، اور قریب تھا امیر بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی عبد نے اور ان سے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیب گئے اور ہم نے اس کو بھیجی، حکم کیا، مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ بجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ

شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

نہ ہم مدد دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ

پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف

کر دے اور حب و دشمن سے، سامنا ہو تو

ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینت نازل فرما۔

جب ہمیں جنگ کیلئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود

ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

أَيُّ مَثَلٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَوْ تَخَوُّنُ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزَّهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ مَرْثَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسَدِ

سُودَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ النَّصْرِ حِكْمَةً

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ

الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَدِّي يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَغَضِبَ

فَدَمِيتُ أَصْبَعَهُ فَقَالَ

هَلْ أَنتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيتُ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَشَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ

قَالَهَا الشَّاعِرُ مَلِيحٌ

الْأَمْلُ غَيْرُ مَا خَلَا اللَّهُ بِالْأَمْلِ وَكَادَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يَسْلِمَ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَوُجِدَ

لَيْلًا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ عَامِرَ بْنَ الْأَكْوَعِ

فَتَنَاهَاكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ جَلَّ شَعْرًا أَنْزَلَ يَحْدُو الْقَوْمَ

يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا هُنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا لَكَ مَا أَتَقَفِينَا

وَكَيْتُ الْأَثَامِ إِنْ لَا قَيْتَنَا

وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا مِيتَ بِنَا أَمِيتْنَا

وَبِالْصِّيَا حَعَوْ لَوْ عَلَيْنَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّامِعُ؟ قَالُوا هَامُورِيُّ الْأَكْوَمِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ مِنْ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَابِئِي اللَّهُ كَذَا مَثْنَيْنَا بِهِمْ قَالَ فَأَمَّا خَيْبَرُ فَعَلَمُوا نَاهَهُمْ حَتَّى امَّا بَجَنَّا لَعْنَهُمْ شَدِيدًا ثُمَّ دَانَ اللَّهُ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا آمَنُوا الذَّامُ الْيَوْمَ الَّذِي قُبِضَتْ عَلَيْهِمْ أَوْ كُنْ ذَا بَنِي رَاكَ حَكِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ السِّبْرَانِ عَلَى إِي شَيْءٍ تَوَقُّوْنَ؟ مَا لَوْ عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى آيَةِ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرِ النَّبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْ قَوْهَا ذَا كُشْرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَأْمُرُ بِاللَّهِ أَوْ تَهْمُرُ بِقُحْمَا وَتُغْسِلُهَا قَالَ أَيْ ذَا لَكَ فَلَمَّا تَصَافَتْ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِ تَقْصِيرٌ فَنَتَذَلُّ بِهِ يَهُودِيَّائِيضِرِيَّةً وَيَرْجِعُ دُبَابٌ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةً عَامِرٍ كَمَا تَمْنَهُ فَلَمَّا قُتِلُوا فَقَالَ سَلَمَةُ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاجِبًا فَقَالَ بَلَى مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ دَى لَكَ إِي دَائِي زَعَمُوا إِنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلَهُ قَالَ مَنْ قَالَ: قُلْتُ قَالَهُ قُلَانٌ وَقُلَانٌ وَأَسْبَبَتْ ابْنُ الْحَضِيرِ الْأَنْصَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ مَنْ قَالَ: إِنَّ لَكَ لَأَمْجُورِينَ وَجَمَعَ بَيْنَ إِيضَبِ عَلَيْهِ رَقْعًا لِحَامِيٍّ فَمِنْ عَرِيٍّ نَشَابِكًا مِثْلَهُ:-

۸۱- أَخْبَرَنَا ثَمَامَةُ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفَيْي نِسَائِيٍّ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ: وَيَخْلُفُ يَا أَنْجَشَةُ رُؤَيْدٌ لِي سَوَّى قَارِبًا لِقَوْلِ ابْنِ قَالِ أَبُو قِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمْتُ بِعَصَا لَعَبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ اونٹوں کو کون نہکار رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ عامر بن اکرم۔ آنحضرت نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہو گئی کاش ہم اسے لے سکتے تھے زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ ہمیں خیر تھے اول اس کا عاصرو کیا۔ دوران عاصرو میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے جگ جگ آگ روشن کی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا: یہ آگ کیسی ہے۔ کسی کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا: کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ پالتو گھوڑوں کے گوشت کیلئے اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا: گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن زوڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ: یہ گوشت تو پھینک دیں، اور برتن زوڑنے کے بجائے، دھولیں؟ آنحضرت نے فرمایا یوں ہی کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی کر لی تھی تو عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر دیا کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھٹنے پر گئی۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضرت نے دیکھا کہ کبیر چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی: آنحضرت پر میرے دل اور باپ فدا ہوں لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عامر کے اعمال اکارت گئے۔ (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی)۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی فلاں فلاں فلاں اور اسید بن حنفیہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ٹاٹا کر اشارہ کیا۔ وہ دونوں سے جہاد کرنے والے تھے۔ کم کسی عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی ہوگی۔

۸۱- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسامیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے دوران سے انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقع پر، اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ اسلم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضرت نے سواری مانگیے والے سے، فرمایا: افرس، بخشہ، بیشہ۔ زور زور سے تشبیہ ہے، کہ آہستگی اور نرمی سے لے چلو۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے ایسے کلمہ استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر کلمہ جینی کر دو۔ یعنی آنحضرت کا یہ اشارہ کہ بیشہ

سَوَّلَ لَكَ بِالْفَوَارِ بِرْ .

باب ۶۳۷ . هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ .

۱۰۸۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ يَكْسِبُ ؟ قَالَ حَسَنًا : لَأَسْأَلَنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسْأَلُ الْفُجَّوَّةَ مِنَ الْيَمِينِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ : وَهَبْتُ أَسْبَبَ حَسَنًا مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا لَكِ الشُّبَّةُ فَانَّتْ كَانَ يَتَأَفَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ .

۱۰۸۳ . حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي شُهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قِصَصِهِ بَيْنَ حُكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَحْسَنَ لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَقُ يَعْنِي يَخَالِصُ الْإِبْنَ رَوَاهُ قَالَ .

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَسْتَلُودُ كِتَابَهُ إِذْ أُنْشِقَ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاهِمٌ أَرَأَيْتُمُ الْهَدَى بَعْدَ الْعَقَى فَعَلَوْنَا بِهِ مَوْقِنَاتٍ أَنْ مَا قَالَ وَاجِهُ يَبْدُتُ يَجْعَلِي بِجَنْبِهِ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَفْلَتَ بِالْكَافِرِ مِنَ الْمَصَاحِفِ تَابَعَهُ عَقِيلٌ عَنِ الرَّهْرِ . وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ

عَنِ الرَّهْرِ عَنِ سَعِيدٍ وَكَأَنَّ عَمْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۱۰۸۴ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الرَّهْرِ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ

کو نرمی و آہستگی سے لے چلو۔

۶۳۷۔ مشرکوں کی ہجو

۱۰۸۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ قریش کی جو میں میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اس طرح نکال دوں گا۔ جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں۔ اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں بلا دیکھنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں بلا بھلا کہہ دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

۱۰۸۳۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یزید بن ابی شہاب نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے۔ انہیں ہشیم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تھے۔ سنا کہ آنحضرت نے فرمایا تمہارے بھائی نے کوئی بُری بات نہیں کی۔ آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہلائے اشعار میں،

” ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے ہمیں انہوں نے

گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا۔ چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین،

رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے جو کچھ کہا وہ واقع ہو گا۔ وہ رات اس طرح گزرتے

ہیں۔ کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے۔ یعنی جاگ کر، عجب کافروں کا

بالن کی خواہشیں اٹھاتے رہتے ہیں۔“

اس روایت کی متابعت عقیل نے زہری کے واسطے کی۔ اور زہری نے بیان کی۔ ان سے زہری نے ان سے سعید اور اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے۔ اور ہم سے اسرئیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن

شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے انہوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو راہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ ابو ہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ حسان، ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دو۔ لے اللہ روح اللہ کے ذریعہ ان کی مدد کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے آنحضرت سے یہ سنا ہے،

۱۰۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان کی ہجو کرو یعنی مشرکین قریش کی، یا آنحضرت نے دھاجیم کے الفاظ فرمائے، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۳۸۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اور صنایچو بنا لے اور وہ اللہ کے ذکر و علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبید اللہ بن مونس نے حدیث بیان کی۔ انہیں غنظلہ نے خبری انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے امش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے الوصال سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۴۳۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تمہارے گرد آلود ہوں۔ عقری، حلقے

۱۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القیس کے بھائی الفلح رضی اللہ عنہ نے خود اندرانے کی اجازت چاہی۔ پر وہ کالج نازل ہونے کے بعد میں نے کہا کہ بخدا جب تک آنحضرت اجازت دیں۔ میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ ابو القیس کے

شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف
انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یشتہی
ابا ہریرۃ فقیقول یا ابا ہریرۃ کشد معک یا ملہ
هل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یا حسان اوجب عن رسول اللہ اللہم ابدنا
برذم القدیس قال ابو ہریرۃ نعم

۱۰۸۵۔ حکایتنا۔ سلیمان بن حرب حکایتنا شعبہ
عن عدی بن ثابت عن البرادر رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحسان
اھجھم اذ قال ہاجھم وجبریل
معک

۴۳۸۔ ما یکنو ان یتکون الغالب علی الانسان
الشعر حتی یصنہ عن ذکر اللہ والعلیم والقرآن
۱۰۸۶۔ حکایتنا عبید اللہ بن مونس عن
غنظلہ عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی
جوف احدکم فیکم فاجبتوا لہ من ان یمتلی شعرا

۱۰۸۷۔ حکایتنا عمر بن حفص حکایتنا ابی حاتم
الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لان یمتلی جوف رجل فینجا یریه عبیر من
ان یمتلی شعرا

۴۳۹۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تریت یتلینہ دھقری حلقے

۱۰۸۸۔ حکایتنا یحییٰ بن بکیر حکایتنا لیث
عن عقبیل عن ابن شہاب عن عروہ عن عائشہ
قالت ان اقلہ اھا ابی القیس اشتاد علی بعد
ما منزل النجائب فقلعت واللہ لا اذن لہ حتی
استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان العابی

”دیک، کہنے کے بارے میں حدیث

۱۰۹۱۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کیلئے ایک اونٹنی مانگنے لے جا رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ انہوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (دیک، دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہٹانے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تواس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت بنانی نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور ابوب نے ابوالغلابہ کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا۔ وہ حدی پڑھ رہے تھے جس کی وجہ سے سولہری تیز چلنے لگی ہوگی، آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس (دیک، اے انجشہ شیش کے ساتھ آہستہ چلو۔

۱۰۹۴۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد بنہ ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا افسوس (دیک، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ یہ فرمایا، اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ تھلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ میں تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔

۱۰۹۵۔ مجھ سے عبدالرحمن بن ابیہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے ان سے نہری نے۔ ان سے ابوسلمہ اور عطاءک نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی

باب ۲۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ ذَلِكَ :

۱۰۹۱۔ حَكَيْتُمْ مُؤْمِنٌ مِنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ إِنَّكَ كَبُهَا. قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : إِنْ كَبُهَا قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : إِنْ كَبُهَا : ذَلِكَ :

۱۰۹۲۔ حَكَيْتُمْ مُتَشَبِّهَةً ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ : إِنَّكَ كَبُهَا قَالَ : بَدَنَةٌ قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : إِنْ كَبُهَا : ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ :

۱۰۹۳۔ حَكَيْتُمْ مُسَدَّدٌ حَكَيْتُمْ مُتَشَبِّهَةً عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَنَ الْأَشْجِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنُ سَبْعٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ دَيْقَالٍ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُثُ وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيَحْكُ أَنْجَشَةُ رَوَيْتُمْ كَرَاهَتَهُ رَوَيْتُمْ :

۱۰۹۴۔ حَكَيْتُمْ مُؤْمِنٌ مِنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَشْجَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ذَلِكَ كَطَعْنِكَ هَتَّقَ رَجُلًا ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا دَخَلَ الْحَالَةَ كَلَيْتُ أَحْسِبُ فَلَا تَأْ دَا اللَّهُ حَسْبِيهِ وَلَا أُنْجِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ :

۱۰۹۵۔ حَكَيْتُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْشِمُهُ ذَاتَ يَوْمٍ قَتْلًا
ذَوِ الْخَوْبِصَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفْعُولُ، قَالَ: ذِيكَ مَنْ يُعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ
فَقَالَ: عُمَرُ اسْتَدْنِي فِي كَلَاخِ رِبِّ عَتَقَهُ قَالَ لَا
لَهُ أَضْحَا بَا يَحْقِرُ أَحَدٌ صَلَاتَكَ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَمَعِيَا
مَعَ صِيَامِهِمْ يَمُوتُ قَوْنٌ مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا رُوِيَ فِي الشَّهَدِ
مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ إِلَى نَعْلِهِ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا
ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى
يُنْظُرُ إِلَى نَعْلَيْهِ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى
فِي ذِيكَ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا سَبَقَ الْفَرَقُ
وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ عَلَى حَبْلٍ مُرْتَكِبَةٍ مِنَ
النَّاسِ أَيْسَرُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ
شِدَّةِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْمَضْعَةِ شِدَّةً دُرَّةً قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لِمَعْنَتِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا شَهْدَةٍ أَتَى كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ
حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلِ فَأَتَى بِهِ عَلَى الْقَتْلِ
الَّذِي نَعَتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۶۔ مَعْنَدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَنْ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ شُهَبَابِ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الرَّحْمَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَفَيْكَ قَالَ
وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَعَانٍ قَالَ أَعْتَقْتِ رَقَبَةً
قَالَ مَا أَحَدٌ هَذَا قَالَ نَصَمْتُ شَهْرَيْنِ مِمَّنَّارِ عَيْنِي
قَالَ لَا اسْتَطَعْتُ قَالَ: مَا طَعَمْتُ سِتِّينَ
مَسْكِينًا، قَالَ مَا أَحَدٌ فَأَتَى بِعَتَرِي فَقَالَ
حَدَّثَ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَعْلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَنَوَّالَتِي تَقْبَلُ بِيَدِي
مَا بَيْنَ لَهْنِي الْمَوْتِ يَنْتَ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے۔ بنی تہیم کے ایک شخص ذوالخبرہ نے کہا۔
یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ افسوس۔ اگر میں بھی
انصاف نہیں کروں گا۔ تو پھر کون کہے گا۔ عرضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضرتؐ نے
اجازت دیں تو میں اس کی گردن اردوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے
دعید میں، ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ تم ان کی نماز کے مقابل میں اپنی نماز کو معمولی سمجھو
گے۔ اور ان کے روزوں کے مقابل میں اپنے روزے کو معمولی سمجھو گے۔ لیکن وہ دین
سے اس طرح نکل چکے ہوں گے۔ جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے جسم میں
دیکھا جائے گا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی ٹکڑی پر دیکھا جائے گا۔ تو اس
پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی
کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو بار کرنے کا کوئی نشان، تیر لیا اور خون کو
پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہتر بن جہامت کی فالقت میں اٹھیں
گے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا۔ جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔
یا (فرمایا کہ) گوشت کے روتھ کے طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابو سعید رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں
نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں مشین کوئی ہے) جنگ کی تھی۔ مغنیزین میں
تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا کیا۔ جو حضور اکرمؐ نے نبیان کی تھیں۔

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے
خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر
ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ
میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کی
کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت
نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر سولہ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے
پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کچھ کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے لو۔
اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کئی اور
کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سائے مینہ میں مجھ

ابن صیاد ایک غلی چادر کے ستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ لنگنار اٹھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنکھوں کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمد آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہوجاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنکھوں لوگوں کے جمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ یہ تہیں اس سے ڈراتا ہیں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نفاقی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کا نا ہو گا۔ اور اللہ کا انہیں ہے۔

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرجا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرجا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرجا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن عیسو نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ ارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنکھوں نے فرمایا کہ مرجا۔ (خوش آمدید) اس وفد کے لئے جو سروائی اور ندامت اٹھائے بغیر گیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں، اور چونکہ ہم آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے ہمدینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کو ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں۔ انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں، نماز قائم کر۔ زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال کو دو، اور دباغتم، نفیر اور زنت میں پیو۔

۶۵۵۔ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا۔

فِيهَا دَمَةٌ مَّةٌ أَوْ نَمَتْ مَّةٌ فَوَأْتِ أُمَّ بِنِ صَيَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَقِي بِحَدِّ دَوْمِ الْغُلِّ، فَقَالَتْ لِبْنِ صَيَادِ أَيْ صَاحِبِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَا بِنِ صَيَادِ قَالَ سَأُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَوَكَّلْتُ بَيْنَ قَالَ سَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاهْ سَأُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَى عَلَى أَهْلِهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: إِنِّي أَسْأَلُكُمْ وَوَمَا مِنْ بَنِي الْإِدْفَةِ أَسْأَلُكُمْ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَى الْوُحْمِ قَوْمُهُ وَلَكِنْ مَأْخُذٌ لَكُمْ فِيهِ قَوْلُكُمْ يَكْفُلُهُ بَنِي لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَدُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَدٍ.

۶۵۶۔ قول الرجل مرجا، وقالت عائشة قال النبي صلى الله عليه وسلم إنا لله عليه السلام مرجا يا بترقي. وكانت أم حانيء حينئذ إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أم حانيء.

۱۱۰۶۔ حَتَّ ثَنَا. عمران بن عيسو حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ مَنْ أَبِي حُجْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُرَجَا بِالْوَقْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ حَزَّاءٍ وَلَا نَدَامِي. فَقَالُوا يَا سَأُولَ اللَّهِ إِنَّا نَحْيُ مِنْ رَبِيعَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضْرُوءٌ إِنَّا لَا نَحْضِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرَّا بِأَمْرِ قُضِلَ سُدُّهُ لِمِ الْجَنَّةِ وَنَدْعُوهُ مَنْ دَرَكَا فَقَالَ: أَرَبِعٌ وَأَرْبَعٌ: دَارِمُوا الصَّلَاةَ وَارْتُوا السَّرَّكَاهَ وَصُومُوا مَصَانَ دَاعِطُوا حُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الشَّوَابِ وَالْحَنَسُ وَالْتَقَبِيرُ وَالْمَرْقَتُ.

۶۵۶۔ مَا يَدْعَى النَّاسُ يَا بَابَهُمْ.

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدٍ عَنْ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَادِرُ مَرْفُوعٌ لَهُ لَوْ أَعْيَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ ۝

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُصِيبُ لَهُ لَوْ آتَى يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ ۝

باب ۱۱۰۹ لَا يَقُولُ خَبَرْتُ نَفْسِي ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَقَسَتْ نَفْسِي ۝

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَقَسَتْ نَفْسِي تَابِعَهُ
مُعَيْلٌ ۝

باب ۱۱۱۱ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ۝

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُونٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْيُوسُفُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يُبْئِي
بِأَوَّلِ الدَّهْرِ وَأَوَّلَ الدَّهْرِ بِيَدِي الْمَلِكِ وَالْمَلِكُ ۝

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَرْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا النَّعْبَ الْكُفْرَ وَلَا
تَقُولُوا أَحِبَّةَ اللَّهِ هُرُكَاتٍ اللَّهُ هُوَ الْمَدَّاهُ ۝

۱۱۰۷۔ ہم سے محدث نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے
عبید اللہ نے ان سے تائیب نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مہر توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور
کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی مہر شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے مہر
بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مہر توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی مہر
شکنی ہے۔

۱۱۰۹۔ یہ نہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے
کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن جری، انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوامامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث
ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے اس روایت کی
منابت عقیل نے کی۔

۱۱۱۱۔ زمانہ کو گالی نہ دو

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے خبر دی کہا کہ ابوبریرہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ
کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضے میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان
سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ردعنب انکو کرم
نہ کہو اور نہ کہو کہ زمانہ کی نافرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

۱۔ "خبثت نفسی" اور "لقت نفسی" کا مفہوم ایک ہی ہے لیکن پہلی میں نفی قیامت و شاعت بھی پائی جاتی ہے، اس سے انکار و نفی فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیے اس کے
بجائے مہربان الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرتی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان عذر اور قیاس استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۶۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”کرم“ مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ منسوس تودہ ہے جو قیامت کے دن منفس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ طاقت ور پتھرا کو نیوے والا تودہ ہے جو جنت کے وقت اٹپٹا اور پتھر کا ہو کر رہے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی مرے سے نفی کر دی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔“

۱۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگوڑی) ”کرم“ کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۶۵۹۔ کسی شخص کا کہنا کہ ”میرے باپ اور ان تم پر قربان ہو۔“ اس روایت میں زہری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شاذان نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیرا داد، میرے دل چاہتا ہے کہ تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احد کے موقع پر فرمایا۔

۶۶۰۔ کس کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور اڈوں کو قربان کیا۔

۱۱۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرتؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرتؐ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی

۶۵۸۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يَفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الْمَرْغُوعَةُ الَّتِي يَمْلِكُ فَهْوَ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: بَلَا مُلْكُ إِلَّا رَبُّهُ فَوَصَفَهُ بِأَنْتَهَاءِ الْمُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَهْلُهَا دُفِّعُوا.

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكَرَمُ إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

۶۵۹۔ قَوْلُ الرَّجُلِ: هَذَا أَبِي دَاخِي فِيهِ الزَّمَكِيُّ.

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا أَبِي دَاخِي أَطْلَعْتُ يَوْمَ أُحُدٍ.

۶۶۰۔ قَوْلُ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكَ يَا أَبَا نِيْءَ أَوْ مَهَانِيْءَ.

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَاهُ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدَّةٌ فَمَاعَتْنِي مَا جَلَبَتْهُ فَلَمَّا كَانَا بَيْنَ بَيْنِ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَصَرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبْ

یا بنی امیہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چھوٹا کئی ہاتھ خور
نے فرمایا کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر ہو، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا
کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے
اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضرت کو درام المؤمنین کے
لیے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے
قریب پہنچے تو آنحضرت نے فرمایا کہ: "سوئے دے" تو یہ کہتے ہوئے اپنے
رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے آنحضرت اسے
برابر کھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۴۶۱۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ
نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت نے اس
کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمہاری کینت: "ابو القاسم" نہیں
ہونے دیں گے اور نہ کرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب
نے اس کی اطلاع آنحضرت کو دی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام
عبدالرحمن رکھو۔

۴۶۲۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام
رکھو، لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی
اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت نے اس کا نام
قاسم رکھا صحابہ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرم سے نہ پوچھ لیں ہم اس
نام پر تمہاری کینت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ میرے نام
پر نام رکھو لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن سیرین نے اور آنحضرت نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن
میری کینت نہ اختیار کرو۔

إِذْ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِهِ نَافِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ مِثْلَ الْهَلْ أَصَابَكَ
مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَإِنِّي أَبْطَلْتُهَا
ثَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَصْتُهَا فَأَنفَعِي ثَوْبَةً عَلَيْهَا فَقَالَ
الْمَرْأَةُ نَشَدْتُ لَهَا عَلَى رَأْسِهَا فَجَعَلَهَا فَكَيْفَا فَسَارَتْ وَاحْتَى
إِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا الْمَدِينَةُ إِذْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّبُونَ تَابُونَ عَائِدُونَ وَلَا
حَالُ دُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ۝

باب ۶۶۱ احببوا الى الله عز وجل ۝

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عُمَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى رِيعَنَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْدٌ مِمَّنْ عَدَمْتُ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ
فَقُلْنَا لَا فَكُنْ لَكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كِدَامَتَهُ
فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: سَمِّهِ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۴۶۲۔

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ النَّاسُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا

حُصَيْنٌ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْدٌ مِمَّنْ عَدَمْتُ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ
فَقُلْنَا لَا فَكُنْ لَكَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا
تَكُنُوا بِكُنْيَتِي ۝

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْخَانُ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ: أَمَّا الْقَاسِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِأَسْمَائِي
وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي ۝

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ قَوْمٍ نَسَاهُ الْقَاسِمُ فَقَالَ لَكَ مَنِّيكَ يَا بِي الْقَاسِمُ وَلَا تُنْعِمَكَ هَيْنَا فَأَقْبَضَتْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ؛

باب ۱۱۱۹ بِسْمِ الْحَزْنِ:

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَمْتُ سَهْلٍ قَالَ لَا أُعَيِّرُ إِسْمًا سَمَّيْنَاهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ. فَمَا نَالَتْ الْخَزْوَانَةُ فِينَا بَعْدُ؟

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَعْرُوفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَمْتُ سَهْلٍ قَالَ لَا أُعَيِّرُ إِسْمًا سَمَّيْنَاهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ. فَمَا نَالَتْ الْخَزْوَانَةُ فِينَا بَعْدُ؟

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُسْتَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَ. فَوَضَعَهُ عَلَى فَخْرٍ وَدَعَا أَبُو أُسَيْدٍ جَابِلُسَ، فَلَمَّا الْبَتَّى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَسَمَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَسْرَأَ أَبُو أُسَيْدٍ بِإِثْنِهِ فَأَجْتَمَعَ مِنْ فَخْرٍ الْبَتَّى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْفَقَ الْبَتَّى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الْبَتَّى فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ لَّا اسْمُهُ الْمُنْذَرُ فَمَسَّاهُ بِعَوْمَيْنِ الْمُنْذَرِ

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ

۱۱۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سعیدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المنکدر سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ کہا کہ میں نے ایک صاحب کے بیان کیچ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا، جابر نے کہا کہ ہم تمہاری کنیت ابو القاسم نہیں ہونے دیں گے اور تمہیں اس پر غصہ ہونے کا موقعہ دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے رٹکے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

۶۶۳۔ "حزن" نام رکھنا۔

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر بن زید نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابن کے والد مسیب رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کو والد حزن بن ابی وہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے، انھوں نے بتایا کہ حزن، ابھی سختی و تساوت سہل کی ضد آنحضرت نے فرمایا کہ آپ تو سہل (یعنی نرمی) ہیں، پھر انھوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں اسے میں تبدیل نہیں کروں گا ابن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ چونکہ ہمارے خاندان میں جنگ سختی ہوتی رہی تھی۔

۱۱۲۱۔ علی بن عبد اللہ و محمود۔ عبد الرزاق۔ معمر۔ زہری، ابن مسیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا گیا۔ آنحضرت نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جنور اگر کسی چیز میں جو سامنے تھی مصروف ہو گئے اور بچہ کی طرف سے توجہ مبذول گئی، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچہ کے منقوت حکم دیا اور آنحضرت کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر جب آنحضرت متوجہ ہوئے تو بچہ کو نہیں دیکھا اور دریاخیزہ فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضرت نے پوچھا، اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضرت نے فرمایا، بلکہ اس کا نام منذر ہے، چنانچہ اسی دن آنحضرت نے ان کا نام منذر رکھا۔

۱۱۲۳۔ ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی

مجی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸۔ ہم سے سرحد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کیفیت نہ اختیار کرو۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، اور جس نے قصداً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا حکمانا جہنم بوالیا۔

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابو ہریرہ سے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پیالے ایک بچہ کی پیدائش ہوئی تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اور ایک کھجور اپنے دو ان مبارک میں زم کر کے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گھوم پڑا تھا۔ اس کی روایت ابوجہرہ رضی اللہ عنہ سے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۹۶۶۔ ولید نام رکھا۔

۱۱۳۱۔ یحییٰ بن یوسف بن فضیل نے خبر دی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومبارک رکوع سے اٹھایا تو یہ دعا کی تے اللہ ولید بن ولید سلم بن ہشام عیاش بن ابی رعبہ اور مکہ میں موجود مکہ و مسلمانوں رضی اللہ عنہم کو بخت دے۔ اے اللہ قبلہ مضر پر اپنی سختی پڑنا دلی کرے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط نازل فرما۔

۹۶۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف

کم کر کے پکارا۔ اور ابو حازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے

بیان کیا کہ ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ابا ہریرہ!

۱۱۳۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُّوا بِإِسْمِي وَلَا تَكَلِّمُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي النَّاسِ فَقْدًا رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَلِدْتُ فِي غُلْمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَخَنَكُهُ بِحَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ أَبِي مُوسَى

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعِينَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بِرَأْوَاهُ أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۶۔ تَسْمِيَةُ الْوَلِيدِ ۱۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو تَعْيَمٍ الْفَضْلُ بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ وَسَلِّمْ بَنِي هِشَامٍ وَعِيَاثَ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَعْفِرِينَ رُكَّتِ اللَّهُمَّ أَشَدَّ وَقَعًا تَكْ عَلَى مَعْمَرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمُ عِلْمِي كَيْفِي كَيْفِي

۹۶۷۔ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَتَقَصَّ مِنْ إِسْمِهِ حَرْفًا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سے زہری نے بیان کیا کہ ابو محمد سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ! یہ جبریل میں اوتھیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اس کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضرت وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہابی نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ظہر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسافروں کے ساتھ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام آنحضرت عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا انجن! سٹیشن کو لے چلے میں آہستہ خواہی اختیار کرو۔

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو سعید نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضرت جب تشریف لائے تو اس سے مزاحاً فرماتے: یا ابوسعید! نعل التغیر! اگر ایسا ہو تا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے، آپ اس صبر کو بچھانے کا کم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے حجاز کرا اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابو تراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کہیں کہیں کنیت ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن غلطی سے رضی اللہ عنہا سے ناراض

عَنِ النَّحْشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُبَشِّرُكَ بِالسَّلَامِ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا تَرَى

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي الثَّقَلِ وَالْأَجْشَدِ فَلَدَتْهُمُ السَّبْيُ مَعْنَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْوَتِي بَعْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجُسُ! مَا لَكَ وَمِثْلَكَ سَوَقًا يَا نَحْشِي نِيدٍ

باب ۶۶۸ الْكُنْيَةُ لِلْبَعْضِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي أُمَّةٍ يُقَالُ لَهَا أَبُو عَمِيرٍ قَالَ أَحَبُّهُ إِلَيْهِمْ. وَكَانَ إِذَا أَجَاءَ قَالَ: يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ التَّغِيرُ! فَعَدَّ كَأَن يَلْعَبُ بِهِمْ فَرُبَّمَا خَضَعَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسِطِ طَائِفَتِي تَحْتَ خَيْكُنُسٍ وَتُتَعَمُّ شَعْرُ يَفْقَرُ وَتَفْقَرُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَاءً

باب ۶۶۹ الشُّكْنَى بِأَيِّ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبُّ أَسْمَاءَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيَّ لَمْ يَزَلْ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ كَيْفَ فَرَمَ أَنْ يَذَى بَعْدَ مَا سَمَاهُ أَبُو تَرَابٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو کر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضرتؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ ہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی، آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی مٹانے لگے اور فرماتے لگے "الوزاب" اٹھ جاؤ۔

۶۶۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام :-

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالاناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیا مت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا۔ جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام مولیٰ جمع کے صیغے کے ساتھ ہیں اس کا نام ہوگا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالاناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

ابو مسرور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اے اگر ابی طالب چاہیں۔

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے اسامی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے ان سے ابن ابی شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسامی بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرجے پر سوار ہوئے جس پر ایک کہنا ہوا ایک کپڑا کچھا تھا۔ اسامی رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آنحضرتؐ بنی حارث بن خویلد بن سعد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

فَأَنْتَبِهُمَا فَأَمَّا طَلْحَةَ فَخَرَجَ فَأَضْطَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَمَّا عَلِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَمَضَّ عَلِيَّ فِي الْحَدِّ الْخَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَآلَتُهُ طَهْرَةٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا فَرْجٌ وَنَحْنُ نُسَمِّيهِ الذَّارِبَ عَنْ طَهْرَةٍ: فَيَقُولُ أَجْلَسْتُ يَا أَبَا تَلْحَةَ

بَابُ الْإِخْفَانِ إِلَى الْمَاءِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْيَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ سُمِّيَ مَلِكَ الْمَلَائِكَةِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ قَالَ أَخْبَرَنَا اسْمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرُ مَرَّةٍ أَخْبَرَنَا اسْمًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ سُمِّيَ بِمَلِكِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَقْسِيرُهُ شَاهَان

شَاةٌ

بَابُ كُنْيَةِ الْمُرَلِّ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

يَبْرِيْدُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هُرَيْرَةَ بْنِ الرُّمَيْثِيِّ أَنَّ أَسْمَةَ بِنْتُ مَرْيَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَارِعَةٍ فَبَطِخَتْهُ فَنَدَّ كَيْتَةً وَأَسْمَةَ وَرَأَتْهُ يَتَوَدَّدُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَكْرٍ فَسَاسَ أَحْسَى مَرَّةً

بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنُ سُرُوقٍ وَذَلِكَ
 قَبْلَ أَنْ يُسْتَلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ
 اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِنْدَ
 الْأَذْنَانِ وَالْمُؤَدِّ فِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ سُرُوقٍ وَاحِدَةً فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ حَاجَةُ اللَّهِ ابْنِ
 حَمْرٍ ابْنِ أَبِي رَافٍ أَنَّهُ يَرِدُ أَيْمَهُ وَقَالَ: لَا تَعْبُدُوا
 عَنِّي فَتَسَلَّمُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
 ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَنَادَى عَاهِدَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمْ
 لِقَائِهِ فَقَالَ لِمُعَقَّبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافٍ ابْنِ سُرُوقٍ: أَيُّهَا
 الْمُرُودُ أَهْلُ حِينَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَكَتُوبُ نَا
 بِهِ فِي مَجَالِسِنَا: فَمَنْ جَاءَكَ فَا قُصِّصْ عَلَيْهِ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سُرُوقٍ وَاحِدَةً: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَا غَشَاكَ فِي
 مَجَالِسِنَا فَا تَأْتِيكَ ذَلِكَ، فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ فَكَ
 الْمُسْرِكُونَ وَالْمُؤَدِّ حَتَّى كَادُوا يَتَنَادَوْنَ
 فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَخَفُّضَهُمْ حَتَّى سَكَنُواكُمْ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى
 سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 أَيْهَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ ابْنُ حَبَابٍ - يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي رَافٍ قَالَ كَذًا أَكُنَّا أَفْقَالَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولُ
 اللَّهِ يَا بَنِي أَنْتَ أَهْفُ عَنْهُ وَاهْتَفِ قَوْلَ الدَّيْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ
 الْكِتَابَ لَعَنَ عِمَارَةَ اللَّهِ بِالْحَقِّ الدَّيْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَ
 لَعَنَ اصْطَلَحَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّهُوا وَ
 يُعْصِيُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الدَّيْ
 أَهْلَكَ شَرِيقَ بَدِيدِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَنَعَمَا
 عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَابُهُ يَخْفُونَ
 عَنِ الْمُسْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَ
 يُصْبِرُونَ عَلَى الْإِذْيِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ

حضرت زید بن حارثہ اور اس سے ہیں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن
 ابی بن سلول بھی تھا۔ عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا ارتقا کے طور پر اعلان
 نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بنو کی پرستش کرنے والے
 مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکاء میں عبداللہ بن زید اور رضی
 اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر (آنحضرت کی) سواری کا غبار اڑا کر پڑا تو عبداللہ
 بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار اڑاؤ۔ اس کے بعد
 حضور نے (قرب پہنچنے کے بعد انھیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری
 سے اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انھیں پڑھ کر سنائیں۔
 اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ کیا جو تم کہتے ہو میرے لیے ناقابل فہم
 سچا گواہی دہن ہے تو ہماری مجلسوں میں اگر اس کی وجہ سے ہیں تکلیف نہ
 دیا کرو جو تمہارے پاس جاتے ہیں اس سے کہیں لیا کرو عبداللہ بن زید اور
 رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مزور یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف
 لایا کریں۔ یہ کہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، اس معاملہ میں مسلمانوں، مشرکوں اور
 یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ
 اٹھا دیں، لیکن آنحضرت انھیں خاموش کر دے۔ اور جب سب لوگ
 خاموش ہو گئے تو آنحضرت اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے۔ جب سعد بن
 بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سعد تم نے نہیں سنا۔
 آج ابوعباب نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف
 تھا۔ کہ اس نے یہ باتیں کہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے میرے باپ
 آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے
 درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلاشبہ
 اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر دینہ
 منورہ کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے عبداللہ بن ابی کی شاہی
 تاج پہنا دیں۔ اور شاہی عمامہ باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے
 اسکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا
 ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا، اور جو کچھ آپ نے آج مشاہدہ کیا وہ اس کا
 رد عمل ہے آنحضرت نے عبداللہ بن ابی کو حاف کر دیا۔ آنحضرت اور آپ کے صحابہ
 مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگزر
 کیا کرتے تھے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے،

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْأَنْبِيَاةَ وَقَالَ ذَلِكُمْ يَوْمَ الْأَهْلِ
الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْقُلُوبَ
فِي الْعَقُولِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أُخْبِرَ لَهُ نَبِيُّهُمْ فَلَمَّا
غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا
مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَ قَدْرِي شِ فَقَتَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَقْتُولِينَ عَائِلِينَ
مَعَهُمْ إِسْرَارِي مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَ قَدْرِي شِ، قَالَ
إِبْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذِهِ أُمُورٌ قَدْ كُوِّنَتْ فَبَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمُوا

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ زَوْفٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَأْتِي رَسُولُ
اللَّهِ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَيْعَتِي فِي نَارَتِهِ كَانَ
يَجُودُكَ وَيَغْنِيكَ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي
مُخْضَجٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي السَّارِكِ
الَّذِي سَفَلَ مِنَ النَّارِ

باب المَعَارِضِ مِنْ دُخَانِ الْكِبَرِ
وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي
طَلْحَةَ قَالَتْ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ
هَذَا أَنْفُسُهُ وَأَسْرَجُوا أَنْ يَكُونُوا حَتَّى
اسْتَدْرَحُوا، وَطَلَعَتْ أَهْلًا صَادِقَةً

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ
الْبُنَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ هَذَا الْحَادِي فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقُبْ يَا أَخِي شُعْبَةُ وَتَحْتَ يَا فُلَانُ مَسِيرُهُ

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے
راویت وہ باتیں سنو گے۔ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا "بہت سے اہل کتاب
خراش رکھتے ہیں" چنانچہ حضور اکرم انہیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم
کے مطابق توجہ دیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو جنگ کی اجازت دی گئی جب
آنحضرت نے غزوہ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے سپاہی
سروار قریش کے قتل کئے گئے تو آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ فتح مند اور فخر
کامال لیے ہوئے واپس ہوئے، ان کے ساتھ کفار قریش کے سپاہی سردار قری
کی حیثیت سے تھے۔ اب عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے بت پرست مشرک
ساتھی کہنے لگے کہ اب بات بالکل بدل گئی ہے چنانچہ اس وقت انھوں نے
آنحضرت سے اسلام پر ہجرت کی اور (بظاہر اسلام) قبول کر لیا۔

۱۱۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حارث بن
نوفل نے اور ان سے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے، مگر انھوں نے عرض کی،
یا رسول اللہ! کیا آپ نے جناب ابوطالب کو دمرنے کے بعد کوئی فائدہ پہنچایا،
وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لیے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔
آنحضرت نے فرمایا کہ ال۔ وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم
کے سب سے نیچے حصے میں ہوتے۔

۶۶۲۔ تخریص میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے جھوٹ مل جاتی
ہے اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ
ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنی بیوی
سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کی جان
کو سکون ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہو گا۔ ام سلمہ رضی
اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ انھوں نے سچ کہا تھا۔

۱۱۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ثابت بنانی نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو
آنحضرت نے فرمایا کہ ان کے بھائی ان کے گھیر لیں کہ ان سے ہٹ جائیں۔

۱۱۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ثابت بنانی نے، ان سے انس بن مالک نے، ان سے ابو حارث نے اور ان سے انس

وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَقْتَحَ رَجُلٌ الْآخَرَ
وَكَانَ مُتَكَلِّمًا فَكُنِيَ فَقَالَ: افْتَمُّ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلَوَى تَصِيبُهُ أَوْ يَكُونُ، فَذَهَبَتْ
فَارَادَ عُمَانُ فَعَمَّتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ
فَاخْبَرَتْهُ بِالنَّبِيِّ
وَقَالَ، قَالَ اللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ

بَابُ ۱۶۱ الرَّجُلُ يَنْكُتُ الشَّيْءَ مَبِيدًا
فِي الْأَرْضِ

۱۱۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَقْمُورٍ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّدَّةِ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَاةٍ فَجَعَلَ
يَنْكُتُ الْأَرْضَ مِنْ يَجُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ
مَنْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ فُضِرَ مِنْ مَقْعِدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ فَقَالُوا: فَلَا نَنْكُتُ قَالَ: اْعْمَلُوا فِكْلَ مَيْسَرٍ
فَمَا مِنْ مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى الرَّايَةَ

بَابُ ۱۶۲ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ التَّعَبِ

۱۱۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهَرِيِّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ هُرَيْرَةَ بَنْتُ الْحَارِثِ أُمُّ
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ
مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا نُزِلَ مِنَ الْفَتَنِ؟ مَنْ يُؤْقِظُ
مُؤَاجِبَ الْحَجَرِ يُؤْتِيهِمْ مِنْ وَاجِهَةٍ حَتَّى يَصْلَحُوا
رَبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا هَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ: وَقَالَ ابْنُ
أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ لِيْلَتِي مَعَ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَمْتُ لِسَانِي لَكَ؟ قَالَ: بَلَى

اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے
لیے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دی، پھر ایک تیسرے صاحب
نے دروازہ کھلوا دیا۔ آنحضرتؐ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اب سیدھے
بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا، دروازہ کھول دو۔ اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان
آڑا ٹھول کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انھیں دو چار ہونا پڑے گا میں کیا
تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے لیے بھی میں نے دروازہ کھولا۔ اور انھیں
جنت کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بات بھی بنا دی جو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمائی
تھی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ مددگار ہے۔“

۴۶۶۔ ایک شخص اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو
کر دیتا ہے۔

۱۱۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی حری نے
حدیث بیان کی۔ ان سے شجرہ نے، ان سے سلیمان و مقمور نے، ان سے سعد بن
عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ میں مشرک تھے۔ آنحضرتؐ ایک کھڑی
سے زمین کو کر دینے لگے پھر فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت اور
دوزخ کا ٹھکانا نہ ہو چکا ہو صحابہؓ نے عرض کی پھر کون نہ ہم اس پر مجبور
کر لیں (اور عل چھوڑ دیں)؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، علی کرتے رہو۔ کیونکہ ہر شخص کو
راس کی تھریک کے مطابق آسانی ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) پس
جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا، آخرت تک۔

۴۶۷۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہتا ہے۔

۱۱۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں
زہری نے، ان سے منہ بنت حارث نے حدیث بیان کی، کرام سلم رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ
کس طرح رحمت کے فرشتے نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کئے
گئے ہیں، کون ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگائے، آنحضرتؐ کی مراد اذواج مطہرات
سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں
آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا۔ آنحضرتؐ نے اذواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے

فرمایا کہ نبیؐ میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی حنیفہ نے ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنتہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس بیٹے آئیں۔ آنحضرتؐ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضرتؐ سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے انھیں روانہ فرمائے بھی انھیں چھوڑانے کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضرتؐ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حنی ہیں: ان دونوں صحابیہ نے عرض کی سبحان اللہ یا رسول اللہ! ان پر پڑا شاقی گذرا کہ آنحضرتؐ نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضرتؐ کے متعلق انھیں کوئی شر ہو سکتا ہے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خزن کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ میں وہ تھکے دل میں کوئی شر ڈال رہا ہوں۔

۶۶۸۔ رکنی چھیننے کی ممانعت۔

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ عبد اللہ بن مغفل مزینی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکنی (بلوچ) چھیننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی، البتہ اگر کھجور کھائی ہو تو اس سے روک سکتی ہے۔

۶۶۹۔ چھیننے والے کا الحمد للہ کہنا۔

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھین گئے، آنحضرتؐ نے ایک کا جواب یہ تھا کہ اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضرتؐ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے

قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجْرَةَ وَجَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدَرَتْ تَزُونَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبُ مَعَهَا حَتَّى إِذَا مَلَكَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي هَذَا مَسْجِدُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّاهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ تَقَدْ أَفْعَالَ لِهَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّمَا هُوَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجْرَةَ قَالَتَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ عَلَيْه تَالِ: إِذَا الشَّيْطَانُ مَجْرَى مِنْ أَرْوَاحِ مَبْلُوكِ الْيَوْمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا:

باب ۶۶۸ الثَّمَرُ مِنَ الْخَنْدَفِ:

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَبَانَ الْأَسَدِيَّ يَخْتَارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْفَلٍ الْمُرِّيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَنْدَفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْعَمِيدَ وَلَا يَنْكُرُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْهَمُ الْغَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ:

باب ۶۶۹ الْحَمْدُ لِلَّهِ طَبِيعًا:

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّتَا أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَكْمُرِيَتِ الْآخَرُ فَيَقِيلُ لَهَا، فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ وَهَذَا

لَعَنَ جَمْعُ اللَّهِ

بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا

حَمَدَ اللَّهَ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ شُعْبَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَمَرْنَا الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُبْحٍ وَنَحْمًا عَنْ سُبْحٍ: أَمَرْنَا بِعِيَادَةِ الْمُرْتَضِينَ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَعْمِ الْمَطْلُومِ، وَإِنْ بَارِ الْمَقْسُومِ، وَنَهْيًا عَنْ سُبْحٍ عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ الدَّهَبِ، وَكَفِّ لُبِّ الْخَبِيرِ وَالِدِ بِيَاكِجٍ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ

بَابُ مَا يُنْتَهَى مِنَ الْعَطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ

مِنْ التَّشَاوُبِ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُبَيْهِ بْنُ أَبِي بَرٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَكَرَهُ التَّشَاوُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمْدُ اللَّهِ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّشَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَبْذُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَذَا صَنَعَكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

بن بن بن

بَابُ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يَشْمِتُ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ

اس کا جواب دیا اور دوسرے سے الحمد نہیں کہا تھا۔

۶۸۰۔ رجب چھیننے والا الحمد کہے تو اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دینا۔

۱۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سہید بن مقرن سے سنا اور ان سے رافعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا، ہمیں آنحضرت نے بیار کی باری پڑی کرنے، جہازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرت نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا، سونے کی انگوٹھی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چپے سے، ریشم اور دیریا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور دریشمی (ریشمی) زین سے۔

۶۸۱۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جمائی کے ناپسندیدہ

ہونے کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابی کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سستی اور جوش کے بھاری ہونے کی علامت ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دے لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے، ماکہتا ہے تو شیطان اس پر مہنتا ہے۔

۶۸۲۔ چھینکے والے کا کس طرح جواب دیا جائے؟

۱۱۵۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد کہے۔ اور اس کا جمائی یا اس کا ساتھی راوی کو

دشمن تھا ”یرحمک اللہ“ کہے، جب سنا تھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے کہ ”یَحْذَرُکُمُ اللّٰهُ وَيُضَاعِفُ لَکُمُ“ اور اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمد نے کہے تو اس کے لیے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَيَقُلُّ لَهٗ اُخُوَّةٌ اَوْ صَاحِبَةٌ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَلَيَقُلُّ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَيُضَاعِفُ بِاَلَمِکُمْ ۝

باب ۶۸۳ لَا یُسَمِّتُ الْعَاطِسُ اِذَا لَمْ یَحْمَدِ اللّٰهُ ۝

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِيْ اِیْسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّحِیْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُولُ: عَلَسَ رَجُلًا مِنْ عِبَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّیْتُ اَحَدًا هُمَا وَلَمْ یُسَمِّتِ الْاُخَرُ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمَّیْتُ هَذَا وَلَمْ تَسَمِّتْنِیْ قَالَ: اِنَّ هَذَا اَحْمَدُ اللّٰهُ وَلَمْ یَحْمَدِ اللّٰهُ ۝

باب ۶۸۴ اِذَا تَنَافَسَ فَلَیَمْنَعَنَّ یَدَاہُ عَلٰی فِیْہِ

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذَیْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَبَّرِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاِعْطَاسَ وَیُبْکِرُ النَّشَاؤَ فَاِذَا عَلَسَ اَحَدُکُمْ وَجْہَہُ لِلّٰہِ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سَمِعَ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ، وَاَمَّا النَّشَاؤُ فَاَمَّا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَنَافَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیُزَوِّدْ مَا اسْتَطَاعَ تَابَ اَمَّا کُمْ اِذَا تَنَافَسَ فَمَنْکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو حضرات نے چھینکا، لیکن آنحضرت نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا، آنحضرت نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

۶۸۴۔ جب جمائی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

۱۱۵۷۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اللہ کے لیے کیس جمائی دینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتیٰ لامکان اسے روکے، اس لیے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان جنتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اجازت لینے کے متعلق احادیث
سلام کی ابتداء

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر ان کی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سونو کہو تمہارے سلام کا یہ کیا

کِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ
بَدِئُ السَّلَامِ ۝

باب ۶۸۵

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الرَّزَّازِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ اَدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ طَوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِیْءَا فَاَمَّا فَکَلَّمَا خَلَقَہُ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اَوْلَیْکَ النَّعْرَمِیْنَ الْمَلَائِکَۃَ جُلُوسٍ فَاَسْمِعْ مَا

جواب دیتے ہیں کیونکہ یہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام ہو گا۔ یوم علیہ السلام نے کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ انھوں نے آدم کے سلام پر ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق کے قدا و رخصہ و رتبی وغیرہ میں کمی بڑھتی رہی ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کرو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تا کہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمہارا کچھ مال ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ اور حسین ابی الحسن نے اپنے بھائی (حسن) نبوی سے کہا کہ عجبی عورتیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں تو حسن نبوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“ قتادہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حواں کے لیے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں) اور آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سدا کا ظاہر نہ ہونے دیں۔ عائشہ الاعین سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کر فی چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو عطا نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے، جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، وہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

يَعْمُرُونَكَ فَاِنَّمَا تَعْبُدُنَا وَحْيِيَّةٌ ذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ: اَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: اَسَلَّمَ مَوْلَانَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَاَدْرَاؤُكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ تَدْخُلُ الْحَبَّةَ عَلَى مُوسَى اَوْ اَدَمَ فَلَمْ يَزَلْ الْخَلْقُ يَنْفَعُ بَعْدَ حَتَّى الْاَنَ ؕ

۶۸۶۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَأْذِنُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فِيْهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی يَخْرُجَ لَكُمْ مِّنْ فِیْلِ لَّكُمْ اَنْتُمْ وَنِسَاؤُكُمْ مُّحْسِنُوْنَ هُوَ اَنَّهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَمَّا تَعْمَلُوْنَ عَلَیْكُمْ عَلَیْكُمْ جَاهِلٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَنَاقِبٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَشْكُرُوْنَ وَ مَا تَكْفُرُوْنَ وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ الْخَمَنِ اِنْ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَ رُءُوْسَهُنَّ وَ سَمَنَ قَالَ اَصْرَفْ بَصَرَكَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ لَّمْ يَمُوْمِنِيْنَ يَفْضَحْهُمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ يَجْعَلُوْا اَنْفُوْسَهُمْ. وَ قَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ. وَ قَالَ لَلْمُؤْمِنَاتِ لَفَعْنُ مِنْ اَنْفُسِهِنَّ وَ يَحْفَلْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَائِفَةً الْاَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی مَا نَهٰی عَنْهُ وَ قَالَ الدَّهْرِيُّ فِی النَّظَرِ اِلٰی الشَّيْءِ لَمْ تَحْصِنِ مِنَ الشَّيْءِ لَا يَمْلِكُ النَّظَرُ اِلٰی شَيْءٍ وَ مَحْصَنٌ مِّمَّنْ يُشْفَى النَّظَرُ اِلَيْهِ وَ اِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً وَ كِبَرَةً عَطَا النَّظَرُ اِلٰی الْحَبْوَةِ اَمَّا فَيُجْعَلُ بِسَكَّةٍ اِلَّا اَنْ تَشْتَرِيْهُ ؕ

۱۱۵۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلمان بن لیسا نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، فضل خوبصورت مرد تھے، حضور اکرمؐ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے، اسی دوران میں قبیہ بن شعم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنحضرتؐ سے ملنے پہنچ گئی، فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے، اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا، آنحضرتؐ نے مڑ کر دیکھا تو فضل اس پر نظر پڑا، ہرے تھے، آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑ لی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بڑے سے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر نے خبر دی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن لیسا نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راہوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری یہ مجلسیں تو سب ناگزیر ہیں، ہم ان میں رد و مرو کے مسائل پگھلوا کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، اگر مجلس تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حدود و عرض کی، راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا، غیر محرم کو دیکھنے سے نظر نہ بچو، رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ مجلسی کا حکم دینا اور بائی سے روکنا۔

۱۱۶۱۔ سلام یا اللہ تعالیٰ کے مہول میں سے ایک نام ہے۔

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اگر کم کم دیا ہی جواب دو۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عکرم بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (امتاء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو یوسف پر، پھر ایک مرتبہ جب آنحضرتؐ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَلْمَانَ بْنِ لَيْسَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ ذُو الرُّسُلِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِنْ ذِي الرُّسُلِ النَّحْبِ خَلْعَهُ عَلَى عَجْزِهِ إِحْلَيْتِهِ - وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَهَبِيًّا قَوِّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفَنِّمُهُمْ وَأَقْبَلَتْ أُمُّ لَاقٍ مِنْ غُثَمٍ وَهَبِيَّةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ الْفَضْلُ يُنْظِرُ الْيَهُودَ وَالْحَنَظَلَةَ فَانْتَفَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يُنْظِرُ الْيَهُودَ فَخَلَفَ بِمِدَّةٍ فَأَخَذَ بِذِقَنِ الْفَضْلِ فَقَالَ وَجْهَهُ مِنَ الشَّظَرِ الْعَجَا، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِرْيَنَةَ ابْنِي الْحَجَّ عَلَى عِبَادِهِ أَوْ رَكَتٍ فِي شَيْءٍ كَبِيرٍ أَلَا يَسْتَيْطِعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْبَضِي عَنْهُ أَنْ أَحْبَبَ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ مَيَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّكُمْ وَالْجُلُوسُ بِالطَّرَفَاتِ فَقَامُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ حَاجٍ لَيْسَ بِيَدِنَا نَحْنُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَدَأَ أَحَدُ الْمُحَلِّسِ فَأَعطُوا الطَّرِيفَ حَقًّا تَأَدَّوْا مَا حَقَّ الطَّرِيفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَعَقُّوْا الْبَعْرَ وَكَلِّمُوا ذِي وَرَدَ اسْتَلَامُوا وَإِنْ مَرَّ بِالْمَعْرُوفِ وَالْقَعَى عَنِ الْمُنْكَرِ

۱۱۶۱۔ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ بَيْعَتُهُ فَخَيَّرُوا يَا حَسَنَ وَمَخَفَا أَوْ رَدُّوْهَا؛

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا مَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِيَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامُ عَلَى يونسَ، قُلْنَا اللَّهُمَّ

مناذ سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو ”القیات معدود الصلوات، والطیارات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیہ وعلیٰ عبا و آلہ الصالحین“ پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان وزمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ ”اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ“ اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

۶۸۸۔ تم کو ادنیٰ جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا۔
۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں محمد بن خبری، انھیں بہام بن منبہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

۶۸۹۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
۱۱۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن خبری، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمن بن زید کے مولا ثابت سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۰۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔
۱۱۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھیں ثابت نے خبر دی، آپ عبدالرحمن بن زید کے مولا ہیں۔ اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۱۔ چھوٹے کا سلام بڑے کو۔

اور ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن سیدار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرنے گزرنے والا بیٹھے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

مَنْ مَضَى نَدْعُكَ وَسَلَّمَ أَجَلَ عَلَيْنَا لِعَجَبِهِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ مَدْرُؤٌ يَزِيدُ أَحَدَكُمْ فِي الْعِلْمِ أَوْ يَنْقُصُ الْفِتْيَانُ وَهُوَ وَمَعْتَلَوَاتُ وَالْقَبِيحَاتُ أَسْلَمَتْ مُلْكِيكَ أَجْمَعًا إِنِّي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسَلْتُكُمْ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ مَالِكٍ فِي السَّامَةِ وَالْأَرْضِ مَنْ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تَعَيَّنَ خَيْرٌ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

باب ۶۸۸ تَسْلِيمُ الْفَتِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ
۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَنَادٍ عَنْ هَنَادِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْمُصَغِّرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارِءُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَتِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۸۹ تَسْلِيمُ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي
۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا جَرِيجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَتِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۰ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ
۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَرِيجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَتِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۱ تَسْلِيمُ الْمُصَغِّرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الْمُصَغِّرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارِءُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَتِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۲ افتاء السلاۃ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ يَعْبادَةٍ الْمُرِيضِ، وَإِتْبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَقْرِ الضَّعِيفِ، وَغُزْنِ الْمَطْلُومِ وَإِفْتَاءِ السَّلاَمِ وَإِبْرَارِ الْمُقْتَبِ - وَنَهَى عَنِ الشَّرَابِ فِي الْفِئْتَةِ، وَنَهَانَا عَنْ نَحْتِ الذَّهَبِ وَعَنْ مَكُوبِ الْمَيِّتِ، وَعَنْ لُبِّ الْحَرِيدِ وَالسَّرِّيَاكِ وَالْفَيْسِ وَالْأَسْتَبْرَقِ؛

باب ۶۹۳ استلام بالمعرفة وغلب المعرفة

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسُوفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَنَازِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى السَّلاَمُ خَيْرٌ قَالَ: نَطْعُ الطَّعَامِ وَنَقْرُ السَّلاَمِ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ؛

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَجْعَلَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ ثَلَاثَيْنِ فَبَعْدَ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الْيَأَى - يُبْدَأُ بِالسَّلاَمِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنََّّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛

باب ۶۹۴ آية الجواب

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۲۔ افتاء سلام

۱۱۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن معروف نے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتیں حکم دیا تھا۔ بیکار کی بیماری پر پسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکے (دالے) کے جواب دینے کا، کھردر کی دھڑکنے کا، مظلوم کو دھڑکنے کا۔ افتاء سلام (سلام کو دینے اور بکثرت سلام کرنے کا، قسم حق لکھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنکھوں سے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی گڑھی پینے سے بھی منع فرمایا تھا۔ مدیتر (ریشم کا زین) پر سوار ہونے سے ریشم اور دیبا پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق (پہننے سے منع فرمایا تھا)۔

۶۹۳۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

۱۱۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنکھوں سے فرمایا، بیکہ (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید یعنی نے اور ان سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ میں تو ایک طرف منہ پھیرے اور دوسرا دوسری طرف، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ آنکھوں سے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

۶۹۴۔ پردہ کی آیت۔

۱۱۶۸۔ ہم سے کحی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (مکہ) پر

صَوَّأَتْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْكِيَّةُ نِيَّةً فَعَبَّ مَتَّ رَسُولُ
 ﷺ مَتَّى أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ
 أَعْلَمُ أَنَّ رِسْ بِشَانِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلُ، وَقَدْ
 كَانَ أَقْبَرُ بِنُكْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلُ مَا
 نَزَلَ فِي مُبْتَدِئِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِرُزْنِيْبِ ابْنَةِ حَبْشٍ: أَهْبَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَمَارِعُ دُفَاً مَا الْقَوْمُ فَأَمَّا بُدَا مِينَ
 الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ سَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوا الْكُلَّ فَخَاهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ
 خَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَخَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ
 حُجْرَةٍ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
 حَتَّى دَخَلَ عَلَى رُزْنِيْبٍ فَأَذَاهُمْ حُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا
 فَرَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
 حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّا أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ
 وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَأَذَاهُمْ فَخَرَجُوا فَأَنْزِلُ آيَةُ
 الْحِجَابِ فَفَرَّقَ بَيْنُنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ۝

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ
 أَقْبَحَ شَأْنٍ أُرَى مِنْ عِنْدِ أَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا
 نَزَّ وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُزْنِيْبٌ دَخَلَ
 الْقَوْمُ فَطَعِسُوا ثُمَّ حَبَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَاتِبُهُ
 يَتَقَيَّمُ فَلَمْ يَقْرَأُوا فَلَمَّا سَأَلَ أَيْ ذَالِكَ قَامَ
 فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ
 وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ
 فَأَذَاهُ الْقَوْمُ حُلُوسٌ ثُمَّ أَتَاهُمْ قَامُوا فَأَنْطَلَقُوا
 فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ حَتَّى
 دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَذْهَلُ مَا لِي الْحِجَابُ

کر کے تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضرتؐ کی زندگی
 کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے مستحقِ سب
 سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس
 کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا
 جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے
 بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضرتؐ ان کے دو گھاتے اور اپنے صحابہ
 کو دعوتِ ولیمہ پر بلا یا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند
 حضرات حضور اکرمؐ کے پاس بھی باقی رہ گئے اور سبت دیتے رہے وہیں ٹھہرے رہے
 اور آپس میں باتیں کرتے رہے۔ آنحضرتؐ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں
 بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرتؐ چلے رہے اور
 میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک
 پہنچے آنحضرتؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اس لیے واپس تشریف
 لائے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا
 کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی نہ کہ واپس
 نہیں گئے تھے۔ آنحضرتؐ دوبارہ وہاں سے واپس تشریف لائے اور میں بھی
 آنحضرتؐ کے ساتھ آیا جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے
 تو آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپ پھر واپس آئے اور میں بھی آپ
 کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور
 آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا۔

۱۱۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان
 کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان کی اور ان
 سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ
 عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے
 رہے، آنحضرتؐ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ کھڑے ہونا چاہتے ہیں تاکہ
 جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں، لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضرتؐ
 نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو
 کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور
 جب آنحضرتؐ اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے رہے
 تھے اور آنحضرتؐ واپس ہو گئے اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے

بَلِّغْنِي وَبَيْنَهُ وَافِزَلِ اللَّهُ تَعَالَى:
مَيَّا يَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا سَكَا
لَهُ خَلُّوا مَيُّوتِ النَّبِيِّ
الْأَبَةِ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ
السُّدِّيُّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّتْ بِكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَوْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَحَبُّ
فِيَاكَ تَأَلَّتْ فَكُلُّهُ يَفْعَلُ وَكَانَ أَرْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ فَيَكِلُ الْمَنَاجِعَ
فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَكَانَتْ أَمْرًا طَوِيلَةً فَذَكَرَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْخَبِيرِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
يَا سَوْدَةُ حِزْمًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ

بَابُ ۶۹۵ الَّتِي سَمِعْتُ أَنَّ مِنْ أَجْلِ
النَّبِيِّ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَدْيَنَةَ سَفِيَّانَ
قَالَ الْمُهَازِنِيُّ خَفِظَتْهُ كَمَا أَنَّكَ حَدَّثَنَا عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ طَلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْدٍ
فِي حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَحْتَكُ
بِهِ أَسَافَةً فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ
لَطَعَنْتُ بِهِ فَا عَيْنَكَ إِنَّمَا جَعَلَ
الَّذِي سَمِعْتُ أَنَّ مِنْ أَجْلِ

النَّبِيِّ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مَسْدُودُ عَنْ شَا حَمَّادِ بْنِ مَسْرُودٍ
عَنْ مُبَيِّدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَجُلًا إِنْ طَلَعَ مَعَ بَعْضِ حَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کئے تو میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع دی آنحضرت نے تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے
میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضرت نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اُسے لوگو جو ایمان لے آئے ہر نبی کے گھر میں دو داخل
ہو آخر تک۔

۱۱۶۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں معقوب نے خبر دی ان سے
میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن سنان شہاب نے بیان کی
کہ ایک مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کربا خطاب رضی اللہ عنہا آنحضرت سے
کہا کرتے تھے کہ آنحضرت ازواج مطہرات کا پردہ کر لیں بیان کیا کہ آنحضرت نے
ایسا نہیں کیا اور ازواج مطہرات رفع محبت کے لیے صرف رات ہی کے وقت
ٹھکتی تھیں۔ (اس وقت گھر دل میں بیت الخلا نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت
زمرہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں ان کا دل بہا تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے انھیں دیکھا اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا سودہ
میں نے آپ کو چھاپ لیا آپ نے اس لیے کہا کہ یہ تو آپ پر پردہ کے حکم کے نازل ہونے
کے بڑے متمنی تھے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پر وہی آیت نازل کی۔

۶۹۵۔ اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ رپڑیوٹ کاموں پر نظر
ڈپڑے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے نہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے
سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔) اور اس میں کسی شرا
شک کی گنجائش نہیں اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑی سوراخ میں سے دیکھا کہ آنحضرت کے پاس اس
وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھا رہے تھے آنحضرت نے ان سے
فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تہدی آنکھ میں چھپو دیتا
اور اندر داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگتا تو ہے ہی اس لیے کہ اندر کی کوئی
رپڑیوٹ چیز نہ دیکھی جائے۔

۱۱۶۲۔ مسدود سے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان
کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک
صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھا تو آنحضرت ان

وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْبَيْتِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِشْقَطٍ أَوْ بِمِثْلَيْهِ فَقَامَ إِلَى الْبَيْتِيِّ فَسَلَّمَ
الْبَيْتِيُّ لِيَطْعُمَهُ ۖ

باب ۶۹۶ بَيْنَنَا الْجَوَارِحُ دُونَ الْفَرَجِ ۖ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي
هُرَيْرَةَ ۖ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نَاعِمُ الدَّرَمِيِّ أَنَّ الْخَلِيزَ
مَعْمَرُ بْنَ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
مَا أَسْمَأْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى
ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنْ الدِّنَارِ أَذْنًا ذِيكَ لَكَ خَالَةٌ ۖ
فَبَيْنَا الْعَيْنُ وَالْخُفْرُ وَبَيْنَنَا اللِّسَانُ الْمُنْطَبِقُ
وَالنَّفْسُ تَمْتَلِكُ وَتَشْتَبِيهِ وَافْتَرَجُ
بِعَمْدٍ ذُو ذِيكَ كَعَلَّةٍ
أَوْ يَكْدُ مَبْهَةٍ ۖ

باب ۶۹۷ السَّلِيمُ وَالسَّيِّئُ أَنْ تَلَدْنَا ۖ

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا شَمْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا
تَلَكَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا ۖ

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُضَيْفَةَ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جُلُوسٍ مِنْ عِبَادِ
الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُومٌ ۖ فَقَالَ:
إِنَّمَا دَنْتُ عَلَى عَمْرٍ ثَلَاثًا فَكَلِمَةُ ذِي فَارَحَتٍ
فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: إِنَّمَا دَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَكُودُنْ
لِي فَارَحَتُ ۖ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرف تر کا چل یا بہت سے چلے کر پڑھے، گویا میں انخوڑ کو دیکھ رہا ہوں،
ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لارہے تھے، گویا آپ وہ چل
انہیں چھو دیں گے۔

۶۹۶ - شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

۱۱۶۳ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان
سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ معنی و گناہوں سے مشابہت میں نے اور
کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی۔
انہیں عمر بن خروزی، انہیں ابن طاووس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز معنی و گناہوں سے مشابہت اس
حدیث کے مقابل میں نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابل میں زنا میں سے اس کا
حصہ لکھ دیا ہے۔ جس سے وہ لاعلم و چادر ہوگا پس اٹھ کر زنا دیکھنا ہے
زبان کی زنا بولنا ہے۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔
اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث ہو
گیا یا جھٹلا دیتی ہے) اگر سچا رہا۔

۶۹۷ - سلام اور اجازت میں مرتبہ ہونی چاہیے۔

۱۱۶۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالمعز نے خبر دی، انہیں
عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے شامری نے حدیث بیان کی اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب
دے) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو زیادہ
سے زیادہ تین مرتبہ دہراتے۔

۱۱۶۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسمر بن سمیع نے
اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا
کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں، انہوں نے
کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اذکار کیے، اجازت چاہی لیکن مجھے
کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لیے وہاں چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں
نے دریافت فرمایا کہ اذکار کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا بات مانع تھی، میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ
فَلْيَرْجِعْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ مَبِيتَةُ
أَمِيكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ : وَاللَّهِ مَا
يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ النَّعُومِ فَكُنْتُ
أَصْغَرُ النَّعُومِ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي
إِبْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
عَنْ يَسْرِ سَمِعْتُ أَبَا
سَعِيدٍ يَهْدِي :

باب ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ
يَسْتَأْذِنُ ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ إِذْنُهُ :

۱۱۶۴ // حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ -
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا جُبَايِدُ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا فِي قَدَاجٍ فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ
أَهْلُ الصُّفَةِ فَادْعُوهُمْ إِلَى ، قَالَ فَأَتَيْنَهُمْ فَدَعَوْنَهُمْ
فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا :

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبِيِّانِ :
۱۱۶۵ // حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَاءِ عَنْ أَبِي بَالِغٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَهْلَ بْنَ مَسْبُكٍ حَدَّثَهُمْ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَقَالَ :
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الرِّجَالِ عَلَى التَّيْمَانِ
وَالشَّيْءِ عَلَى الرِّجَالِ :

انڈر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت
چاہے اور اسے اجازت دے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اللہ انھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہو گا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
عمر بنی والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے انھنوں سے یہ حدیث
سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ ہمارے ساتھ وہاں کی
گواہی دینے) سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔
اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن
المبارک نے بیان کیا انھیں ابن عبیدہ نے خبر دی۔ ان سے زید نے حدیث بیان
کی، ان سے لسبر نے اور انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

۶۹۸ - اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینا
چاہیے (اندر داخل ہونے کے لیے)؛ سعید نے قتادہ کے واسطے
سے بیان کیا ان سے الراح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (دلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔

۱۱۶۶ // ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان
کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن
ذر نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا، انھنوں
نے ایک بڑے پیالے میں دو دھوپا تر فرمایا، ابو ہریرہ (ابن صفحہ) کے پاس جاؤ
اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ اُسے اور
(انڈر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹ - بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۶۷ // ہم سے علی بن الحوئے نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں
سید نے، انھیں ثابت بنانی نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰ // مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں
کو۔ پ

وَسَلَّمَ سَكَبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ حَتَّى قَطِيفَةٌ
 فَذَكِيَّةٌ وَأَسَافَةٌ وَأَسَامَةٌ مِنْ زَيْدٍ وَهُوَ
 يَمُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ
 وَذَلِكَ قَبْلَ دُفْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ
 أَخْلَعُ لُطَيْنِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِدَّةٌ وَثَانُ
 وَالْيَمُودُ وَفِيهِمْ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ وَفِي
 الْمَجْلِسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ
 عَجَازَةُ الدَّائِيَةِ خَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَفْعَرَ دَوَائِمَ
 ثُمَّ قَالَ: لَا تَغْبِرُوا عَلَيَّاسُكُمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَذَاعَهُمْ إِلَى
 اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
 إِبْنِ سَلُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أُحْسِنُ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ
 مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَأَسْأَلُكَ إِلَى
 رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ - قَالَ
 ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَانَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحْبُذُ ذَلِكَ،
 فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَمُودُ حَتَّى هَمُّوا
 أَنْ يَتَوَأَّمُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَجْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ وَابْتَدَأَ حَتَّى مَخَلَ
 عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَكَلْتُمْ مِمَّا قَالَ أَبُو
 حُبَابٍ؟ يَرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَرٍّ، قَالَ كَلَّا وَكَلَّا - قَالَ
 اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ
 أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ اِصْطَلَحَ أَهْلُ
 هَذِهِ الْبَحْرِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيَقْبِضُونَهُ
 بِالْعَصَابَةِ، فَلَمَّا سَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْبَاطِلِ
 أَعْطَاكَ شَرِيقَ بَيْدِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا
 سَأَلْتُ، فَعَفَا عَنْهُ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

يَا هُوَ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ عَلَى مَنْ إِقْتَرَنَ
 ذُنُوبًا وَلَمْ يُدْرَسَ لَهُ حَتَّى تَتَبَّيَّنَ ذُنُوبُهُ

جس پر پاؤں بندھا ہوا تھا اور نیچے مذک کی بنی ہوئی ایک مجلس چادر کچی ہوئی تھی۔
 آنحضرتؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسام بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپؐ بنی حارث
 بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا
 رہے تھے۔ یہ جنگ بیدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ ایک مجلس سے گزرے
 جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے عبداللہ بن
 ابی بن سلول بھی شریک داخل تھا۔ مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی
 موجود تھے جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ نے اپنی چادر سے اپنی
 ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبارِ رزا پڑا۔ پھر حضورؐ اکرمؐ نے سلام کیا اور
 وہاں رک گئے اور اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی
 تلاوت کی عبداللہ بن ابی بن سلول بلا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر
 ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ
 دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو
 اس پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آنحضرتؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لیا
 کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں
 اس بات پر تو تو میں میں برسے لگی اور فریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ نہ کر سکتے تھے اور
 ایک دوسرے پر حملہ کر دیں۔ لیکن آنحضرتؐ انھیں براہِ خاموش کراتے رہے۔
 اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضرتؐ اپنی سواری
 پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا
 سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوجہاب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ
 عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے
 عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ
 نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمایا تھا۔ اسی یعنی (دینِ منورہ) کے
 لوگ آپؐ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ
 اسے (عبداللہ بن ابی کو تاجِ سپاہیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن
 جب اللہ تعالیٰ نے اس حضورؐ کو اس حق کی وجہ سے غم کر دیا جو اس نے آپؐ کو
 عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا
 ہے جو آپؐ نے دیکھا چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۶۰۵۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت
 تک اس کو سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

نہیں ہو گیا اور کہتے وہ دن تک گنہگار کا توبہ کرنا باہر ہو رہا ہے اور
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام دیکرو۔
۱۱۸۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے سیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور
ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔
وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں مختور
کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اعزازہ لگاتا تھا کہ آنحضرتؐ نے جواب
سلام میں بڑے مبارک بلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور آنحضرتؐ
نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا منازعہ فرمے اور اعلان کیا۔
۶۰۶۔ ذمیروں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

وَالِی مَتَى تَتَبَّعَنَّ تَوْبَةُ الْعَامِی - وَقَالَ عَبْدُ
بْنُ عُمَرَ وَلَا تَسْکُؤُوا عَلَى شَرْبَةِ الْخَمْرِ
۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَجْزٍ حَدَّثَنَا النَّدِیُّ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ قَبُولِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ
مَنْكَ اللَّهُ مُعَلِّمٌ وَسَلَّمَهُ عَنْ كَلَامِنَا وَآفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ - عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَرِّكِ
سَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَهْلًا؟ حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسِينَ
لَيْلَةً وَأَذَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَبَّعُ اللَّهُ عَلَيْنَا حِينَ مَلِكِي

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ السَّلَامُ
۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَفَقِهْمَنَّهُمَا فَقُلْتُ
عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَلَّا يَأْتِيَانِي شَيْءٌ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّحْفَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمْتَ
عَلَيْكُمْ الْيَهُودَ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُم السَّلَامُ
عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَلَّمْتَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ
بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ تَحْتِ رُكْعَةٍ

۱۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں
زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ
"اسام علیک" انھیں موت آئے، میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب
دیا "وعلیکم السلام واللعنہ" آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کہ نبی اللہ
تعالیٰ تمام معاملات میں زہمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ
کیا آپ نے سنائیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ان کا
جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور انھیں بھی)۔

۱۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں یہودی سلام کریں اور اگر ان میں
سے کوئی "اسام علیک" کہے تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیک" (اور
تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے خبر
بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک نے
آنحضرتؐ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ
کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہو۔
۶۰۷۔ جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

السُّلَيْمِيُّ لَيْسَ بِنَبِيِّنَ أَمْرًا ۝

۱۱۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو سَافٍ بْنُ مَهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبِعْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَدَامِ وَابْنُ
 مَرْثَةَ الْعَنَوِيُّ وَكُنَّا نَارِيضُ فَقَالَ انْطَلِقُوا
 حَتَّى تَأْتُوا دُرْمَةَ خَافِرٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً قِيتَ
 الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا مَخِيفَةٌ مِنْ خَاطِبٍ بَنِي فِي بَلَدًا
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ فَأَذْرَكُنَا سَيْدًا عَلَى جَمَلٍ
 لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ قَالَتْ مَا مَعِيَ
 كِتَابٌ فَأَخَذْنَا بِهَا فَبِتَعَيْنَا فِي سَاطِعِهَا فَمَا وَجَدْنَا
 شَيْئًا. قَالَ مَا حَبَايَا مَا نَزَى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ
 عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالَّذِي يُخَالِفُ بِهِ لَخُرْجَتِ الْكِتَابُ أَوْ لَجَّزْدَنِي
 قَالَ فَلَمَّا أَتَيْتُ الْحِجَةَ مَتَّى أَهْوَتْ بِنِيهَا إِلَى مَجْزَعِهَا
 هِيَ مَخْتَجِرَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا
 بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا
 حَمَلَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكُونُ
 مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ ،
 أَسَدْتُ أَنْ تَكُونُ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا مَدَّةً اللَّهُ
 بِهَا عَنْ أَحَدٍ وَمَا بِي وَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ هَذَا
 إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ
 قَالَ - مَهْ قَوْلًا تَقُولُ مَوْلَاهُ إِلَّا خَيْرًا
 قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَانِي
 فَأَضْرَبَ عَنْقَهُ فَقَالَ فَقَالَ : يَا عُمَرُ
 وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَتَلَ

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی :

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابو مرثد غفوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضۂ خافر، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس خاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہو گا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پایا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر (دلی جہاں) آنحضرت نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو کھینچا یا اور اس کے کچا وہ میں تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط تو نظر نہیں آتا؛ بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، تم خط نکالو درمیان میں تمہیں نزکا کہ در دل کا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے دریافت فرمایا، خاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدل نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کر لے۔ آپ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کے مکرم معظ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کر لے گا۔ آنحضرت نے فرمایا، انھوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا جھگڑائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھ اجازت

اَتَلَعَّ عَلَى اَهْلِ مَدِيْنَةٍ فَقَالَ اَعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ
فَمَا مَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اَللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ

باب كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ اِلَى اَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْخَسَنِ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ اَبِي
قَالٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ
اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنَا اَنَّ اَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا
اَنَّ هَرِيرًا قَالَ اَسْأَلْتُ اَبِي فِي حَدِيثٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا
يُجَاهِدُوا بِالسَّيْفِ قَاتِلِينَ قَاتِلًا كَذَلِكَ قَالَ ثُمَّ كَمَا
يَكْتُبُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقِي نَزْدَافِي
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَ
رَسُوْلِهِ اِلَى هَرِيرٍ قُلْ عَطِيْمُ السُّؤْمِ اسْلَمْتُ عَلَى
مِنَ التَّبَعِ الْفَدَايَا مَا بَعْدُ

باب مَن يُبَيِّنُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ

الثَّانِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَيْبِيعَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَمِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ ذَكَرَ مَا جَلَّ مِنْ بَنِي اِسْرَءِيْلَ
اَحَدًا حَشَبَهُ فَتَقَرَّرَهَا فَادْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ
وَمِثْقَلَةَ مِثْقَلٍ اِلَى صَاحِبِهِ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِي
سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَللّٰهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَّ حَشَبَهُ فَجَعَلَ
اَلْمَالَ فِيْ جَوْفِهَا وَكُتِبَ اِلَيْهِ مِثْقَلَةُ مِثْقَلٍ
اِلَى مَلَكٍ

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلُهُ اِلَى سَيِّدِ كَعْبَةٍ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اَسَدٍ كَرْدٍ مَدَنِيٍّ بَيَّنَّ لَنَا كَيْفَ اَخْتَصَرْنَا فِي مَا يَأْتِي عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ
اَللّٰهُ تَعَالَى وَرَبُّكَ لَمْ يَكُنْ لِيْ شَرٌّ مِمَّا كُنْتُ فِيْهِ لَمْ يَكُنْ لِيْ شَرٌّ مِمَّا كُنْتُ فِيْهِ لَمْ يَكُنْ لِيْ شَرٌّ مِمَّا كُنْتُ فِيْهِ
تَمَّ جَوَابُكَ وَكَرِهْتَهُ لِيْ جَنَّتْ لَكَ دِيْنُكَ بِهَذَا بَيَّنَّ لَنَا كَيْفَ اَخْتَصَرْنَا فِي مَا يَأْتِي عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ
لِيْ اَنْتُمْ اَشْكُ الْوَدَّ بِكَ لِيْ اَنْتُمْ اَشْكُ الْوَدَّ بِكَ لِيْ اَنْتُمْ اَشْكُ الْوَدَّ بِكَ لِيْ اَنْتُمْ اَشْكُ الْوَدَّ بِكَ لِيْ اَنْتُمْ اَشْكُ الْوَدَّ بِكَ
۶۰۸۔ اِلَى كِتَابِكَ كَيْفَ اَخْتَصَرْنَا فِي مَا يَأْتِي عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مغال ابو الحسن نے حدیث بیان کی، ابھی عبد اللہ
نے خبر دی، ابھی یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ
بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور
ابھی ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مرقل نے قریش کے چند افراد
کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام بخت کی غرض سے گئے تھے۔ سب
لوگ مرقل کے پاس آئے۔ پھر انھوں نے واقعہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ پھر مرقل نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منکویا اور وہ پڑھا گیا خط میں دیکھا ہوا
تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو امیر کا بندہ اور اس کا رسول
ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہر قلم غلام دم کی طرف سلام ہو ان پر جنسوں نے
ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد۔

۶۰۹۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے لیث نے

بیان کیا کہ محمد سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے
عبد الرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ انھوں نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا
ذکر کیا کہ انھوں نے کھجور کا ایک ٹھکانا لیا اور اس میں سوراخ کر کے
ایک ہزار دینار اور خطار کھدیا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی
(قرض خواہ) کی طرف تھا اور عربیہ الاسلامیہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے
والد نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے کھجور کے ایک ٹھکانے میں سوراخ کیا اور
مال اس کے اندر رکھ دیا۔ اور ان کے پاس ایک خط لکھا، غلام کی
طرف سے منال کو خط۔

۶۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے سردار کے
لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم سے، ان سے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قرظ کے پہری سعد رضی اللہ عنہ کو نکالتے بناتے پر پتا رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضرتؐ نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لوگ آپ کی تائیدی پر آمادہ ہیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو تیر کر لیا جائے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتے کر آیتھا۔ ابوعبد اللہ (مصنف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علی کے بجائے بعد) "الی" حلیک نقل کیا ہے۔

۱۱۱ - مصنف - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضرتؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توجہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۲ - ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی۔ ان سے بہام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۳ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمزہ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہری نے معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرتؐ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

۱۱۴ - دونوں ہاتھ پکڑنا۔

اور حمزہ بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَحَدَ قُرَظٍ نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ - سَعْدٌ فَأَسْلَمَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ أَوْ قَالَ غَيْرُكُمْ فَقَدْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ قَالَ فَأَقْبَلَهُمْ أَنْ تُقَاتِلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتُسَبِّحَ ذِمَّتَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حُكِمَتْ بَيْنَا حُكْمٌ بِمِ الْمَلِكِ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ - أَفَهَمْنِي بَعْضُ أَهْلِهَا عَنْ أَبِي السَّوْدِ لَيْدٍ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمٍ :

بِالْمَلِكِ الْمَافِحَةِ - وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْفَةَ وَكَهْنِي بَيْنَ كَفَيْهِ - وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ : وَخَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَأَذَا يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ إِنْ هَلَكْتُ بَيْنَ عُبَيْدٍ اللَّهِ يُهْرُولُ حَتَّى صَافِحَتِي وَهَنَاتِي :

۱۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ كَاتِبِ الْمَصَافِحَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ :

۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمَزَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :

بِالْمَلِكِ الْآخِذِ بِالْيَدِ بَيْنَ - وَمَصَافَحَ حَمَّامُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ :

۱۱۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سنجہ ابو معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے، اس طرح سکھایا جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَنِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَهَلْ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ آنحضورؐ اس وقت حیات تھے حبیب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے "السلام" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ۵۔ ۶۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَدَنًا مَنِيفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا إِذَا يَقُولُ حُذْرًا شَيْءًا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَنَجَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ بَيْنَ كَفْتَيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا عَلَّمَنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَنِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَهَلْ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ قَلَمِي وَأَمْنِيَا فَلَمَّا قَبِعْتُ قَلَمًا اسْتَلَمْتُ رِجْلِي عَلَى السَّجْدَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الحمد لله تفہیم النجاری کا پچیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پچیسواں پارہ

بَابُ ١٣١ - الْمُعَاقَبَةُ وَقَوْلُ الرَّجُلِ كَيْفَ

۷۱۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری۔

أَصْبَحْتُ ١٩٥ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تَوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْعَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ يَارِثًا قَاخِذَ بَيْدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ لَا تَوَارَا أَنتَ بِاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَادِ اللَّهُ إِيَّيْ لَأَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَفَّى فِي وَجْهِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَيُتَّ قَاذِهُبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَمِلْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا فَأَوْصَى بِنَا ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لَتَيْنِ سَأَلْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ عَمَلْنَا لَا يَعْمَلُنَا هَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا ١٩٦

باب ۱۴۱۔ مَنْ أَجَابَ يَلْبِثَكَ وَسَعْدَيْكَ :

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے علبہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرمؐ نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم آنحضورؐ کو دیکھتے نہیں، واللہ تین دن کے بعد تمہیں دنگے سامنے جھکا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرمؐ اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہرہ پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرمؐ کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضورؐ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اردو سروس کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضورؐ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ اگر ہم نے اُن حضورؐ سے خلافت کی درخواست کی اور اُن حضورؐ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ یہیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضورؐ سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا؛

۷۱۴۔ جس نے "تینیک و صفدیک" سے جواب دیا،

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ، أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ ثَلُثُ نَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ ثَلَاثٌ قَالَ وَمِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلَّا تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ؟ إِنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثَلَاثًا سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ ثَلُثُ نَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ قَالَ هَلَّا تَذَرِي مَا حَقَّ الْإِعْبَادُ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يَعْبُدَ مُشْرِكُهُ

آپ حضورؐ کی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی کہ کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے؟

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدَايَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَقَرِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُجِبْتُ أَنَّ أَحَدًا لِي دَهَبًا يَأْتِي عَنِّي كَيْلَهُ أَوْ ثَلَاثٌ يَنْدِي مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا أَرْضَهُ لِيَدَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَوْ أَرَأَيْتَ يَدُهُ ثَلَاثٌ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ثَلُثُ نَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ، أَلَا كُنْتُمْ دُونَ هُمُ الْأَقْلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْعُرْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَجْعَلَ فَأَنْطَلِقَ حَتَّى تَغَابَ عَنِّي فَسَبَّحْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَنِّي يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْعُرْ فَمَكُنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَّحْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَنِّي لَكَ

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آں حضورؐ کے پیچھے سوار تھا، آں حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا "نبيک وسعدیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجا آوری کے لئے) پھر آں حضورؐ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ... یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہریں پھر "نبيک وسعدیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کریں تو اللہ پر بندوں

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدایہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) والد ہم سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مقام زہدہ میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑی دکھائی دی آں حضورؐ نے فرمایا اے ابو ذر مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑی کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آں حضورؐ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرعہ کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کر دوں گا، ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھایا پھر آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابو ذر! میں نے عرض کیا نبيک وسعدیک یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (دُوب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس طرح خرچ کرے اکثریت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا ہمیں ٹھہرے ہو ابو ذر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو، اس لئے میں نے اس حضہ کو دیکھنے کے لئے جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضرت کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ بٹھنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضرت تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، اس حضہ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے

کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہوگی، آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (الغش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام بزد میں بیان کی تھی الغش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوہلح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے الغش کے واسطے سے بیان کیا (ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا اعد پہاڑی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ امیرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۷۔ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

۷۱۵۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس

کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے،

۷۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے کراٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو؛

۱۲۰۰۔ ہم سے خلا دبن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے

البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ :

باب ۷۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ فَاَمْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ اشْرَوْا فَانْشُرُوا الْآيَةُ :

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَهُ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَمَسَّحُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما پانہر کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے،

وَيَجْلِسُ فِيهِ اَخَرٌ دَلِيكَنْ تَقْسَحُوا وَتَوْشَعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ

۷۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں،

باب ۱۷۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ اَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ اَصْحَابَهُ اَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ يَقُومُ النَّاسُ

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معتمد نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو جازع کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا تو لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب اس حضورؐ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے جب اس حضورؐ کھڑے ہو گئے تو آپ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے، اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو انہی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں (اجازت

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ سَمِعْتُ اَبِي يُذَكِّرُ عَنْ اَبِي مَجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَعَدَّوْنَ قَالَ قَامَ قَائِدٌ كَانَهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا قَلَمَا رَأَى ذَلِكَ قَامَا قَلَمَا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ كَمَلَاةٍ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَبَعَثْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ قَدْ هَبْتُ ادْخُلُ فَأَرَاهُمُ الْبُحْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِذَا هُوَ يُقِيمُ قَوْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ غَيْبًا لِيَا أُولَئِكَ كَانُوا عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

دی جائے ارشاد) "اِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا" تک،

باب ۱۸۔ الْاِحْتِبَاءُ بِاللَّيْلِ وَهُوَ الْقَرُوفُ

۷۱۸۔ ہاتھ سے اختیار کرنا یہ قرقار کو کہتے ہیں (یعنی اس

طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں زانیں پیٹ سے ملائی جائیں

اور دونوں ہاتھوں سے ہنڈی پکڑے رہا جائے،

۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ناخ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ اَبِي غَالِبٍ

اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ قَيْصٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِغَاءِ اللَّعْبَةِ مُعْتَبِرًا يَدِيدُهُ هَكَذَا ۱
باب ۱۹۷ - مَنَ أَنْكَارُ بَيْنِ يَدَيِ أَصْحَابِهِ
 قَالَ خُبَابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَمِّدٌ يُرَدُّ قُلْتُ لَا تَذْكُرُ
 اللَّهُ؟ فَقَعَدَ ۱

طرح اقباء کئے ہوئے دیکھا،
 ۱۹۷۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا
 کر بیٹھا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک
 چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی اے حضور
 اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے،

۱۹۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل
 نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن
 بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر دوں؟ صحابہ
 نے عرض کی، کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک
 کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا،

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرُ بْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَبِيرِ الْكِبَائِرِ؟ قَالُوا بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا شَرُّكَ بِلَاطِهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ
 دَوَّانٍ مُتَكِنًا نَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا دَقُولُ الزُّورُ قَسَا
 تَزَالُ يَكْزُرُهَا حَتَّى لَمُنَّا لَيْتَهُ سَكَّتَ ۱

باب ۲۰۱ - مَنَ اسْتَرْعَى فِي مَنِيهِ رِجَاعَهُ
 أَوْ قَصْدَهُ ۱

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْرِ بْنِ
 سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَالِكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْغَارِثِ
 حَدَّثَهُ قَالَ، صَلَّى الْمُنَبِّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 انْعَصَرَ فَأَسْرَعَتْ لَمْ دَخَلَ الْبَيْتَ ۱

باب ۲۰۲ - السَّرِيرُ ۱
 ۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ
 الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي الضَّمْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسَطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْتَرُ
 أَنْ أَمُومَ فَأَسْتَقْبِلُهُ فَأَسْأَلُ الْبَسْلَ ۱

۲۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح
 حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ) اے حضور پر ٹیک لگائے ہوئے تھے
 پھر آپ بیدار ہوئے اور فرمایا ہاں، اور جھوٹی بات بھی، اے حضور اسے
 بار بار دہراتے رہتے کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے،
 ۲۰۴۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز

۲۰۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن یحییٰ نے
 حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن خالد رضی
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر
 پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔
 ۲۰۶۔ تخت ۱

۲۰۷۔ ہم سے ثقیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان
 کی، ان سے عائشہ نے، ان سے ابو الطفلی نے، ان سے مسروق نے، اور
 ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں اُکھنڈ اور قبلہ کے درمیان
 لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوتی لیکن میں اٹھا پسند نہیں کرتی تھی
 البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے اہستہ سے کھسک جاتی تھی،

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھا گیا :

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذرا) نے ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو یلیح نے خبر دی، انہوں نے ابو قلابہ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ میں تمہارے والد کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضرت میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا، اُن حضوروں میں پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضرت کے درمیان جوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضرت مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا سات دن میں لے کے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے :

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابو ایہم نے اور ان سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے میسرہ نے اور ان سے ابو ایہم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی اے اللہ، مجھے ایک ہفتہ میں عطا فرما، چنانچہ آپ ابوذرؓ کے مجلس میں بیٹھے، ابوذرؓ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

بَابُ ۷۲۲ مَنِ الْيَقِيْ لَهُ وَسَادَةً
۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَنُوفٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَلِيْحِ
قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَيْمَنَ بْنِ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَحَدَّثَنَا أَنَّهُ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ
صَوْمِي قَدْ خَلَّ عَلَيَّ مَا لَقِيتُ وَسَاوَةً مِنْ أَوْمٍ حَتَّى
لَيْفٌ تَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْيُوسَادَةُ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي، أَمَا لَكُمُ لِكُمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةٌ
أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَسَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ تَسْعًا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ إِهْدِيْ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ لِصَوْمٍ فَوْقَ صَوْمِهِ وَادَّ شَطْرَ الشَّاهِرِ
صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ :

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ
عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَكَعْتَبِي
فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَلِيْسًا فَقَعِدْ إِلَى أَبِي الدَّرَاءِ
فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ
أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السَّرَّادِيْ كَانَ لَا يَعْلَمُهُ
قَوْمُهُ، يَعْنِي حَدِيْقَةَ، أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمْ
الَّذِيْ أَجَادَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا أَوْ لَيْسَ
فِيكُمْ صَاحِبُ الْيُسَاوَةِ وَالْيُوسَادَةِ، يَعْنِي ابْنَ
مَسْعُودٍ أَلَيْفَ كَانَ عَبْدًا لِلَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا

تمہارے یہاں مسواک اور گدھے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علامہ نے کہا کہ وہ "والذکر والانی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

یَغْشَى؟ قَالَ وَالتَّذَكُّرِ الْأُنْثَى، فَقَالَ مَا زَالَ هُوَ لَا يَحْثَى كَأَنَّهُ يُشْكِيكَوْنِي وَقَدْ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۳۳۔ الثَّائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا قِيْلُ وَتَتَعَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

باب ۲۳۴۔ الثَّائِلَةُ فِي الْمَسْجِدِ.

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ يُعَلِّی اسْمُ آحَبٍ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تَرَابٍ وَرَنَ كَانَ لَا يَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ آيَنَ ابْنُ عَمَلِكَ؟ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَتَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسَانُ، انْظُرَا إِنِّ هُوَ قَبَاءُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُفْطِحٌ قَدْ سَقَطَ رَأْوُكَ عَنْ شَقِيهِ فَأَمَّا بَابُ تَرَابٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْعًا قِيْلُ عِنْدَهَا وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَبَا تَرَابٍ قَدْ أَبَا تَرَابٍ.

باب ۲۳۵۔ مَنْ زَارَ قَرْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ.

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْإِنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ آلِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ الْبُتِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْعًا قِيْلُ عِنْدَهَا

۱۲۰۹۔ جمعہ کے بعد قیلولہ.

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے۔

۱۲۱۰۔ مسجد میں قیلولہ.

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام "ابو تراب" زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپ کو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارے چمکے رکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہو گئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا ان حضوٰر نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضرت تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گردن و گود ہو گئی تھی، آنحضرت مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرماتے گئے، "ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو."

۱۲۱۱۔ جو کچھ گوئی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ نہیں کی یہاں کیا.

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

عَلَى ذَلِكَ الْيَطْعُ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ مِنْ عَرْقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَعَلْتُهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَعَلْتُهُ فِي سُلَيْكٍ، قَالَ فَلَمَّا خُفِرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوُفَاةُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي خَنْوُطِهِ مِنْ ذَلِكَ اسْلَيْكٍ، قَالَ فُجِعِلَ فِي خَنْوُطِهِ ۝

قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سبک (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے خنوط میں ملایا جائے

بیان کیا کہ پھر ان کے خنوط میں اسے ملایا گیا ۝

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى مَبَارٍ يَدْخُلُ عَلَى أَمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَدْحَانَ فَتَقَطَعُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَارَةَ بَيْنِ الصَّامِتِ فَتَدْخُلُ يَوْمًا فَاطَعَتْنَاهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ ثَلَاثَ فَعَلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْعَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْكَلْبِ عَلَى الْأَسْتَرَةِ شَكَ إِسْحَاقُ، فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَاعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ، مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْعَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ - فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ، أَنَا مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَأَيْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصَرَعَتْ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۝

دیتی تھیں اور آنحضرت نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ پھر جب آنحضرت سو گئے اور بیدار ہوئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کا پسینہ اور (بھرے ہوئے) آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور نمک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سبک (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے خنوط میں ملایا جائے

۱۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبد اللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائے تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ اس حضور کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ایک دن آنحضرت ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضرت کو کھانا کھلایا، پھر آنحضرت سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہمیں رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر کشتیوں میں (سوار ہوں گے، جنت میں وہ ایسے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر اسحاق کو اس سلسلے میں شہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضرت دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضرت نے دعا کی، پھر آنحضرت اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہمیں رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر! میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اسی میں سے کر دے۔ اسی حضور نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی، پنا پھر ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) اس سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں ۝

باب ۲۶۱۔ اَلْجُلُوسُ کَيْفَ مَا يَسْتَرُ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ، وَقَدْ بَيَّعَتُنِ اشْتِمَالَ النَّهْرِ وَالِاخْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَوْمٍ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَأَ مَسْتَهَ وَالْمَتَابَذَةَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدَّيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

باب ۲۶۲۔ مَنْ تَابَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ مَا جِئَهُ فَإِذَا مَاتَ

اخْتَبَرِيهِ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّمَا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَاهُ لَعَادَ رَمِيًّا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَشِيًّا لَا وَدَّيْهِ مَا تُعْطَى مِنْهَا مِنْ مَشِيَّتِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَجَعَتْ قَمَالًا رَجْعًا يَا بَنِيَّ، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَكَلَّمَتْ يَكَاؤَ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى عُدَّتْهَا سَارَهَا الْفَانِيَّةَ إِذَا رَجُلِي تَضَعَاكَ، فَقُلْتُ لَهَا: أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِكَ تَحْقِيقُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَنْمَا سَارَتْ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَالِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا تَوَلَّى قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا فِي عَيْنِكَ مِنَ الْحَقِّ لَمْ أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ: أَمَا أَرَأَيْتَ قَتَعْنَا مَا خَبَرْتَنِي

۲۶۲۔ سہولت کے مطابق بیٹھا

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؟ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور صلا مست اور منابت سے اس روایت کی متابعت معمر محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری کے واسطے سے کی

۲۶۲۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مرثود نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ایمان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرضی وفات میں آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں بٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، تہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی بلکہ بہت ہی مشابہ تھی جب حضور اکرم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی! سر جہاں پھر آنحضور نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ حضور نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آپ حضور نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آپ حضور کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضور کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرا جو حق آپ پر ہے اسی کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

۱۔ دونوں پہناؤں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی شرح ایک سے زیادہ مرتبہ گز رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب اس حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال اس حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا دونا جو آپؐ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب اس حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپؐ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی:

۷۲۸۔ چت لیٹنا،

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تیمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپؐ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے:

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپؐ میں

سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد "اور ایمان والو! کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم قدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" ارشاد "واللہ نجیر بما تعملون" تک ۷۷۷

۱۲۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

قَالَ: اَمَّا حِينَ سَارَ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَأَنَّهُ اخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْعَرَاكِ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاحِدَةً قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اخْتَرَبَ فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَاصْبِرْ قِيَّتِي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَيَكُنْتُ بِكَ فِي الذِّئْرِ رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَرِي سَارَ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَوَهْمِينَ إِنَّ تَكُونِي سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

باب ۲۸۔ الاُمتیلقاء،

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَتِي بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَيْمِيمٍ عَنْ عَتِيٍّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلِيقًا وَاضْعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

باب ۲۹۔ لَا تَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَسَا بَعْضُكُمُ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَسْمِ وَالْعُدَّةِ، وَتَفْصِيَةِ الرَّسُولِ وَمَنَاجَرِ بِالْبَيْتِ فَالْتَقَوْا إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ ابْتِغَايْتُمْ دُونَهُ تَجَاوَزْتُمْ مَدَّةَ قَلْبٍ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
۷۳۔ راز داری؛

۱۲۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے مقبر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا؛

۷۳۱۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں؛

۱۲۱۸۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) یا ان جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس

۱۲۱۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے عائشہ نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، چنانچہ حاضر ہوا، اُن حضور اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اُن حضور کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا؛

۷۳۲۔ دیر تک سرگوشی کرنا۔ آیت "اذہم نجوی" میں نجوی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں؛

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَجَّوْنَ بِلِغَتَيْنِ دُونَ الثَّلَاثَةِ؛
باب ۳۱۔ حَفِظُ السِّرِّ؛

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أَسْرَأَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أُخْبِرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي أَمَّا سُلَيْمٌ فَمَا أُخْبِرْتُهَا بِهِ؛

باب ۳۱۔ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالسُّلُوكِ وَالْمُتَاجَعَةِ؛

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْطِطُوا بِاللَّيْلِ أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَ؛

لے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے،
۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ بَنَّا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ: أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَبْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَتُهُ دَهْرِي مَلَأَ قَسَارَتُهُ قَعَقَبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: وَخَمَةُ اللَّهِ عَلَى مُؤْمِنٍ أَوْ ذِي بَالِكْرَيْنِ هَذَا قَصَبَرُ؛

باب ۳۲۔ طَوِيلُ النَّحْوِ۔ وَإِذَا هُمْ يَجْوِي مَصْدَرًا مِنْ تَأْجِيتٍ، فَوَصَفَهُمْ بِهِمَا وَالْبَيْتُ أَيْتَانِ جَوْنُ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ مُرَجُلٌ يَسَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يَتَابِعُهُ حَتَّى قَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ۝

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سوئے گئے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ۝

بَابُ ۳۳۔ لَا تُزَكُّ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ۝ ۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُونَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُزَكُّوْا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ۝

۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ۝ ۱۲۲۱۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْبَيْتَيْنَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَخِثَتْ بِشَايِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا أَيْتَمُّ قَاتِفُوْا عَنْكُمْ ۝

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دین منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ۝

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَيَّةِ وَأَجْفَرُ الْأَبْوَابِ وَأَطْفَرُ الْمَصَابِيحِ قَاتِ الْفَوَسِقَةَ رَبُّمَا جَزَتْ الْفَتِيلَةَ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۝

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ چوباب بعض اوقات چراغ کی بتی کھنچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے) ۝

بَابُ ۳۴۔ اغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ۝ ۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَابِيحُ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدَ ثُمَّ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِیَّةَ وَغَبَرُوا الْقُلَعَامَ وَاشْرَبَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَخَبِثَتُهُ قَالَ وَلَوْ بَعُوْهُ

۳۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ۝ ۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، اشیکزوں کا منہ بندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، حماد نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ ”اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو۔“

باب ۳۷۔ الْيَتَامَانُ بَعْدَ الْيَكْبَرِ وَتَنْفِ

الْإِبْطِ

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد خفہ، اور بغل کے بال

صاف کرنا

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزفہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، خفہ، موئے زیر ناف بنانا بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرنا اور ناخن کاٹنا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْيَتَامَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَقَلْبُ الْأَخْفَارِ

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن حرزہ خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے سنی سال کی عمر میں خفہ کرایا، اور آپ نے قدم۔ بالتحقیف (خفہ کا آکر) سے خفہ کرایا، ہم سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الزناد نے بالقدم (شدید کے ساتھ بیان کیا)

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَسْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَسَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَمَسَ بِالْقَدَمِ مُحَقَّقَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْخَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدَمِ

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا خفہ ہو چکا تھا اور ابن ادریس نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا خفہ ہو چکا تھا

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سِئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مِمَّا أَنْتَ حِينَ قُبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ، وَكَانُوا لَا يَخْتَنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يَذْرُوكَ وَقَالَ ابْنُ أَدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قُبِصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِنٌ

۳۔ شریعت اسلامی میں خفہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ وسلم کو بعد البلوغ بھی خفہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھر عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے خفہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ خفہ سے اس کی موت واقع ہو گئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نو مسلم بالغوں کو بھی خفہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد خفہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات موت تک فوبت پہنچتی ہے

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے ،
باطل ہے ، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد :

بَابُ ۳۶۔ یُحْبِبُ تَهْوِیَ بَاطِلٍ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ
طَاعَةِ اللَّهِ . وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى
أَقَامَرْتُ وَتَوَلَّیْهِ تَعَالَى . وَمِنْ الثَّانِیَس مَنْ
یَشْتَرِی تَهْوِیَ الْحَدِیْثِ لِیُفِیْلَ عَنْ سَبِیلِ اللَّهِ .

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ، ان سے لہث نے حدیث
بیان کی ، ان سے عقیل نے ، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ کما کہ مجھ سے
حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ ”لات وعزریٰ کی قسم ، تو پھر وہ لا
الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں ، اسے صدقہ
دینا چاہیے :

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی بْنِ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا
أَلِیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَاهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ
فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزْرِیِّ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامَرْتُ فَلْيَتَصَدَّقْ :

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ قیامت
کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ موسیٰ چرانے والے کو ٹھیکوں
میں اکڑنے لگیں گے :

بَابُ ۳۷۔ مَا جَاءَ فِي النَّبَاءِ . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْوَاطِ
السَّعَالَةِ إِذَا انْقَطَعَتْ رِعَاةُ الْبُشَيْرِ فِي الْبَنِيَانِ :

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے اسحاق نے حدیث
بیان کی ، آپ ابی سعید ہیں ۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے
ایک گھر بنایا ، تاکہ بارش سے حفاظت ہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو
اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی :

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ مَا يَكُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَانٌ
بِيَدِي بَنِيَانٌ يَكُنِي مِنَ النَّظَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ
مَا أَقَاتَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مَنِ خَلْقِ اللَّهِ :

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو سفیان
نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ، کہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں
نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا ، سفیان نے بیان
کیا کہ میں نے کہا ، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے کہی
ہوگی :

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا وَفَعْتُ لَبْنَةً
عَلَى لَبْنَةٍ وَلَا عَرُوسَتْ نَحْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرَّرْتُهُ
لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَيْتُ ، قَالَ سُفْيَانُ فَلَمْ
تَلْعَلْهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَكُنِي :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝ کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے“

بَابُ ۳۸۔ قَوْلُهُ تَعَالَى مَا دَعَوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَرِیْکِلْ نِیْسَتِیْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ۝

۱۲۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہنا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے المزج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خیاف نے بیان کیا، ان سے معمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْمَزْجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَتْلُوْهَا وَارِيْدُ اَنْ اُخْتَبِیْ دَعْوَتِ شَفَاعَةٍ لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ، وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي عَنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ يَكُلُّ نَبِيًّا دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتَجِیْبَ فَبَعَلْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۷۳۹۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَابُ ۳۹۔ اَفْضِلِ اسْتَغْفَارَ دَعْوِيْهِ تَعَالَى اسْتَغْفِرْ وَارْتَبِكُمْ اِيَّاهُ كَانَ عُمَارًا يُرْسِلُ اَسْمَاءَ عَلَيْكُمْ وَمَدَامًا اَوْ مُنْذِرًا بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ اَسْهَارًا۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا نَعَلُوْا فَاِجْشَعُوْهُ اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللّٰهَ فَاَسْتَغْفِرُوْا لِيْذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَا نَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

۱۲۳۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شذو بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بَشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَذَادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر چڑھا دیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخری بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو، اس روایت کی متابعت ابو عوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطے سے کی، اور ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابو ہریرہ تمیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے عمارث نے سنا اور شعبہ اور مسلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابو ہریرہ تمیمی نے اور ان سے عمارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابو ہریرہ تمیمی سے روایت ہے ان سے عمارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔

مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامَةٌ وَشَوَابَةٌ قَوْمَهُ رَأْسُهُ قَتَامُ نَوْمَةٍ فَاَسْتَبَقَطَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اُسْتَمَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعْ اِلَى مَكَانِي فَرَجِعَ قَتَامُ نَوْمَةٍ ثُمَّ رَاقَعَ رَأْسَهُ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الرَّعْشِ وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا الرَّعْشُ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ - وَقَالَ شُعْبَةُ وَابُو مُسْلِبٍ وَعَنِ الرَّعْشِ عَنْ اَبِرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ - وَقَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الرَّعْشُ عَنْ عَمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ اَبِرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ :

نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابو ہریرہ تمیمی سے روایت ہے ان سے عمارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا جَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَيَّ بَعِيْرُهُ وَقَدْ اَقْبَلَهُ فِي اَرْضٍ قَلِيَّةٍ :

کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ التَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِمُّ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا اَظْلَمَ الْقَبْرِ مَلَى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اَصْطَبَحَ عَلَى شِقْبِهِ الْاَيْسَرِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ :

قیوفرت کہ :

۱۲۳۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ابو ہریرہ عاصی رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو تہجد کی آگاہی رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو لمبی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے، آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلاع دیتا۔

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھر دسریا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جانے پناہ نہیں، یہی تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا، پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

۴۷۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا:

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابووانہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے ان سے ربیع نے اور ان سے خلفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں تو (مراؤ نہیں دے) دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔"

۴۷۶۔ دائیں کرٹ پر سونا:

۱۲۴۱۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن سیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اللہم اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت اموری الیک، والجات ظہری الیک" سبغت ورجۃ الیک، الاملاء ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیت الذی ارسلت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی، اسے "موت" سے محفوظ ہے، "ملکوت" بمعنی ملک سے جیسے "ماہوت خیومن رحموت" بولتے ہیں "موت" سے محفوظ رہے اور "موت" سے محفوظ رہے۔

۴۷۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا:

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریم

رغیۃ وراۃ الیک، لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک، امنت بکتابک الذی انزلت ونبیت الذی ارسلت، فان مت مت علی الفطرة،

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنِیْ - مُوسٰی بن اسماعیل حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِیْعٍ عَنْ خَلْفَةَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخَذَ مُضْجَعَهُ مِنَ اللَّیْلِ وَفَعَّ یَدَاہُ کَحَتَّ حِدًا ثُمَّ یَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا وَاِذَا اسْتَبْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا - النُّوْمُ عَلٰی الشَّقِ الْاَیْمَنِ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ السَّیْتِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرٰی اِلٰی فَرَاشِہِ تَامَ عَلٰی شِقِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْہِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَالْجَآءَتْ ظَہْرِیْ اِلَیْکَ رَاغِبَةً وَرَاجِعَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا وَاِنَا اَمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَبِّہِ مَاتَ عَلٰی الْفِطْرِ وَاسْتَرْجِعُوا عَنْمُ مِنَ الرَّجْعَةِ - مَلُکُوْتُ، مَلُکٌ مُثَلُّ رَحْمُوْتُ خَیْرٌ مِنْ رَحْمُوْتُ. تَقُولُ، تَرْہَبُ خَیْرٌ مِنْ تَرْحَمَ

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا - الدُّعَاءُ اِذَا انْبَغَا بِاللَّیْلِ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سَفِیَّانٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ کَرِیْمٍ

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمون رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ٹخنہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کی ادھالہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا اذین تین مرتبہ سے کم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لی تھی، آنحضرتؐ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا میں نے آنحضرتؐ کی رافقہ میں اتیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی آنحضرتؐ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرتؐ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر۔" میں نے بھی نور پیدا کر، اور خود مجھے نور بنا، اور کہ میرے بیان کیا کہ تابوت میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ میرے چچے امیر المومنین، میرے مال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا:

۱۲۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی سلم سے سنا انہوں نے طاہر سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَا اَمْلَهُ عَنْهُمَا قَالَا بَيْتٌ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ حَاجِبَتُهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ تَامَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فِي الْقِبْطَةِ فَأَظْلَقَ شَتَا قَهْمًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكْثُرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى قَبْلَتُ قَتْمَطَلَيْتُ كِرَاحِيَةَ أَنْ يَرْمِي إِلَيَّ كُنْتُ أَلْفِيهِ تَوَضَّأَ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِإِذِي... فَأَدَارَ فِي عَنَائِيهِ قَتْنَامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ مَقَامَاتٍ رُكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ قَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا تَامَ نَفَخَهُ، فَأَذَنَهُ بِلَالٌ بِالْصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَقَعِي نُورًا وَفِي سَبْعِي نُورًا وَمَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَعَلَائِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كُرْنَيْبُ: وَسَمِعْتُ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِمْ فَقَدَّرَ: عَقَبِي وَنَحْيِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي وَذَكَرَ خُصْلَتَيْنِ:

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْعِزَّةُ أَنْتَ قِيَمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْعِزَّةُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَبِقَاوَلِكَ حَقٌّ وَالْبَحْثَةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْثَبَاتُ حَقٌّ وَالْثَبَاتُ حَقٌّ وَالْمُحَمَّدُ حَقٌّ وَاللَّهُمَّ لَكَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے
بھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر لگئی ہے
پھر یہ دعا پڑھے، میرے پائے والے تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا
ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھا دوں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا
تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا زندگی باقی رکھی تو اس کی اسی طرح حفاظت
کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابو ہریرہ اور
اسماعیل بن زکریا نے علیہ اللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا
اس سے علیہ اللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن یونس
نے کی ان سے سعید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۵۱۔ اَدْعُو رَاتٍ مِّنْ دَعَاۃِ :

۱۲۴۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر
اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا
تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تھا ہی وقفہ باقی رہ
جاتا ہے، اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں
کون مجھ سے مانگا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرے گا
کہ میں اس کی مغفرت کروں :

۵۲۔ بَیْتُ الْخَلَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ :

۱۲۴۸۔ ہم سے محمد بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہب نے اور ان سے انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا
پڑھتے : اے اللہ براہیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں :

۵۳۔ صَبَّحَ كَمَا يَكْبَهُ :

۱۲۴۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَدَّى
أَحَدُكُمْ إِلَى قَرَابَةٍ فَلْيَتَّقِمْ قَرَابَتَهُ بِدَاخِلَةٍ
إِذَا رَأَى قِيَامَهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
يَا سَمِئَكَ رَبِّ وَصَعْتُ جَنَّتِي وَبِكَ أَرْقَعُهُ إِنَّ امْسَكَتَ
نَفْسِي قَارَعْتُمَا وَإِنْ أَرْسَلْتُمَا فَأَحْفَظْهُمَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ
الْقَوَالِحِينَ ، تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَارْتَمَاعِلُ بْنُ زَكْرِيَا
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، وَقَالَ يَحْيَى وَبَشِيرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : وَرَأَى مَا لَكَ وَأَبْنُ عَجَلَانَ عَنْ مَتِيهِدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَوِ
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي
فَأَغْفِرَ لَهُ :

بَابُ ۱۲۴۸۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْخَلَاءِ :

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوْقَةَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : اللَّهُمَّ هَرِاقِي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْغُبْتِ وَالْغُبَاتِ .

بَابُ ۱۲۴۹۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ :

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ
نَدْبِعِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ

عَنْ يُسَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَلْبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَلْبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي قَاغُفِرْ لِي قَاتِلَهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذَنْبًا إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُسَبِّحُ قَمَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِعُ قَمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ ۝

بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن ادنیٰ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے "اے اللہ تو میرا پانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کہ تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس نو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے، اگر کسی نے رات ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہو گا اور اگر وہ صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہو گا،

۱۲۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمر نے ان سے ربیع بن حراش نے، اور ان سے حدیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے تیرے نام کے ساتھ "اے اللہ میں مرتا ہوں اور جنتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے" ۝

۱۲۵۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے منصور نے ان سے ربیع بن حراش نے ان سے خرش بن الحر نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سونے لگتے تو کہتے "اے اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے" ۝

۵۴۔ نمازیں دعا ۝

۱۲۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو الجحر نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جس سے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کہا کرو "اے اللہ

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِأَسْمَاكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَإِذَا أَجَاءَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ نَمَائِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خُرَاشَةَ بْنِ الْخَزَرَجِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ الْقَيْْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِأَسْمَاكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دَعَاءَ أَذْهَابِهِمْ صَلَاتِي قَالَ تَلَى اللَّهُمَّ

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَأَمَّا حَنِينُكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَبْدِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّيْنِي اللَّهُ عَنْهُ وَلَقِّنْتِي صَلَاتِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادٍ وَمَالِكُ بْنُ سَعْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ تَخَافُ بِهَا أَنْزَلَ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تَخَافُ بِهَا، دَعَا كَيْسَ فِي نَازِلٍ هُوَ تَقَى (کہ بہت زور زور سے کرو اور نہ بالکل آہستہ آہستہ)۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: اَسْتَغْفِرُكَ عَلَى مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيَّ فَلَا يَنْفَعُنِي نَدَائِي فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّلَامُ الْحَيُّ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلُّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَلَاحٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ.

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَزَعَاءُ عَنْ سُتَيْمٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْإِسْلَامِ رَجَاتٍ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ كَيْفَ نَالَك؟ قَالَ... صَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَالْفَقْرُ أَمِنَ فَضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ كُنَّا أَمْوَالًا قَالُوا: أَفَلَا أَخْبَرَكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَلَيْسَ قَوْمٌ مِنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِشَيْءٍ

میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے اور عمر و نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابو الجوز نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا،

۱۲۵۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“

۱۲۵۴۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نمازیں یہ کہا کرتے تھے، کہ ”اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو، پھر اُن حضور نے ہم سے ایک دن فرمایا، ”اللہ نور“ سلام ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو ”التحیات لِلّٰہ“ ارشاد ”الصالحین“ انگ اس لئے کہ جب تم کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا۔

۱۲۵۵۔ اس شہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبداً و رسوله اس کے بعد ثنا میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔

۱۲۵۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں و زعاع نے خبر دی انہیں ستیم نے انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لے گئے آنحضرت نے فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے، اُن حضور نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں

ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صحت کے جبکہ وہ بھی عمل کرے جو تم کو دے گا (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کر دو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کر دو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کر دو۔ اس کی روایت عبد اللہ بن عمر نے سنی اور رجا بن حیاہ سے کی، اور اس کی روایت جریر نے عبد العزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابوصالح بہیمل نے اپنے والد سے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے

مَا جِئْتُمْ إِلَّا مِنْ جَاءَ يَمْثِلُهُ؛ تَسْبِخُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا أَوْ تَحْمَدُونَ عَشْرًا أَوْ تُكَبِّرُونَ عَشْرًا. تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ جَرْجَانٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ جَرْجَانٍ ابْنِ حَبْرَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمَدَدَرَاءِ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَعْنِي أَوَّلَ رَدَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَوَّلَ رَدَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَنَعْنِي بَنِي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا درادنہ بیان کیا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بلکہ اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اسے اللہ جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اور فقیہ کو تیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا بلکہ صرف عمل صالح نفع پہنچائے گا، اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا:

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ دَرَادِنٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا اسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْغَنَدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا صُغْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيْبَ:

۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے دعا کیجئے اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت کر، اے اللہ عبد اللہ بن قیس کے گناہ معاف کر،

۱۲۵۶۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ نَحْنُ أَخَالٌ بِالْمَدْعَاءِ دُونَ لِقَائِهِ؛ وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَنَبَلِهِ؛

۱۲۵۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسلمہ کے مولا یزید بن ابی عبیدہ نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیبر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے ایک فرد نے کہا: عامر

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَّبْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبْرَةَ قَالَ رَجُلٌ قَسَمَ

اپنی ہمدی سناؤ۔ وہ ہمدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے: "سبحا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے... پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہتکار رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں سے ایک فرد نے عرض کی، یا رسول اللہ اکاش ابھی آنحضور ان سے ہیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جیب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے لڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آں حضور نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلائی گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے اٹیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضور نے فرمایا یہی کر لو! :

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضور فرماتے کہ اے اللہ، آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما :

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے دوا (خمسہ) سے نجات نہیں دو گے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیہ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا ہدایت پایا ہوا بنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پاس عمرہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

الْقَوْمِ أَبَاعَامِرُ تَوَاسَمَعْنَا مِنْ هُنَيْبَةَ أَنْتَ قَتَلَ يَحْدُوهُمْ يَدَاكَ تَوَلَّى لَوَا مَا هَتَكُنَا - وَكَتَرُ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوَلَيْكِي لَمْ أَخْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا الشَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ - قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ - وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَعْنَا بِهِ قَلَمًا مَّاتَ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأَصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةٍ سَيَلَفَ نَفْسِهِ قِمَاتٍ قَلَمًا أَمْسُوا أَوْ قَدْ مَسَا كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا النَّاسُ؟ عَلَى آتَى شَيْءٍ تَوَقُّدُهَا؟ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ تَسِيْبَةٍ فَقَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوا هَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَهْرِيْقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَالِ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَاتِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَا مَاجِلُ بِمِدْقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَاتَاكَ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى :

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَبِّحُنِي مِنْ زِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نَصْبٌ كَانُوا يَجْعَلُونَهَا يَسْمَى الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَجُلٌ لَا أَتَيْتُ هَٰذَا الْخَيْلِ فَصَلَّيْتُ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ قَوِّمِهِ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُّهْدِيًا قَالَ فَهَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَمْسَسَ مِنْ قَوْمِي وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَأَنْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بہت کو جلا دیا اس کے بعد اس حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! بخدا! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہو رہا ہوں جب میں نے اس بتکرہ کو (جلا کر) غار ش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے اے حضور! نے قبیلہ جس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی!

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمت گزار ہے اے حضور! نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما!

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شامی نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا!

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ خوشی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا!

۵۷۔ صبیح کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے!

۱۲۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن بلال ابو حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقری نے حدیث بیان کی ان سے خریز نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

تَاخَرْتُمَا ثُمَّ آتَيْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْلَتُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا آتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكَبَهُمَا يُثَلِّمُ الْبَقِيلُ الْأَجْرَابِ قَدْ عَارِ لَاحِصٍ وَيَجْلِيهَا ۚ

وقت حاضر ہو رہا ہوں جب میں نے اس بتکرہ کو (جلا کر) غار ش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے اے حضور! نے قبیلہ جس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی!

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْأَلُنَا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْرُمَا لَهُ وَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِمَا عَظِيمَةً

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي السَّجْدِ فَقَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ إِنَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي صُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۚ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا لَا يَقْسِمُهُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَدَ اللَّهُ مَا أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَيْتُ حَتَّى رَأَيْتُ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوَلَّى لَقَدْ أَذْكَرَنِي يَا كَرَمَ مِنْ هَذَا أَقْصَبَ ۚ

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّجَمُّعِ فِي الدُّعَا ۚ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَكَنٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ بَلَالٍ أَبُو حَنِيبَةَ حَدَّثَنَا هَارُونُ مُقْرِئٌ حَدَّثَنَا التَّرْبِيزِيُّ بْنُ الثَّغْرِبِيِّ عَنْ يَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جَنَعَةٍ

مَثَرَةً قَانٍ اَبِيَتْ قَمَرَتَيْنِ قَانٍ اَكْثَرَتْ قَمَلَاتِ
مَسَارِيرَ وَلَا قَبِيلَ النَّاسِ هَذَا الْقُرْآنُ وَلَا الْفِينَا
قَانِي الْقَوْمِ وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ تَقَفُّوا
عَلَيْهِمْ فَتَقَطُّعْ عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ وَلَكِنْ اَنْفَرْتُ
قَادًا اَصْرُوكَ فَهَدَيْتُهُمْ وَهُمْ يَشْتَهَوْنَهُ قَانُظِرْ
اَسْبَجْتَ مِنَ الدَّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ قَانِي عَهْدُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ بِغَيْرِ لَافٍ وَلَا ذَلِيلٍ إِلَّا ذَلِكَ الْإِجْتِنَابُ ۝

ایک دن ہر جمعہ کو کیا کرو اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دوسرے، اگر تم زیادہ بھا کرنا
چاہتے ہو تو بیس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتانہ دینا، ایسا نہ
ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے
ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو،
کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ ایسے مواقع پر تمہیں خاموش رہنا چاہیے
جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ دین کی اس طرح کہ وہ
بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعائیں سبوح کی رعایت کی طرف دھیان نہ
رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے ۝

باب ۶۰ - لِيَعِزُّمُ الْمُسْتَلَّةَ قَاتِلُهُ

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
الْخُبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ النَّسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا
أَعْدَاكُمْ فَلْيَعِزُّمُ الْمُسْتَلَّةَ وَلَا يَقُولَنَّ اَللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ قَاتِلْنِي فَإِنَّهُ مُسْتَكْبِرٌ لَكَ ۝

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اَللَّهُمَّ أَمَّا حَسْبِي
إِنْ شِئْتَ لِيَعِزُّمُ الْمُسْتَلَّةَ قَاتِلُهُ لَا مُكْرَ لَكَ ۝

۵۸ - دَعَا عَزَمَ وَاقِعِينَ سَاحَتَهُ كَرْنِي چاہیے، کیونکہ

اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝
۱۲۶۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی انہیں عبد العزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو
عزم واقیع کے ساتھ کرے، اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا
فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۶۵ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان

سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے الاعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی
شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری
معفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے
والا نہیں ہے ۝

۵۹ - بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ۝

۱۲۶۶ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبیدہ نے اور انہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی
دعا قبول ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی،
اور میری دعا قبول نہیں ہوئی ۝

۶۰ - دعائیں باعقوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

باب ۶۱ - يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْجَلْ ۝

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ
أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ
يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي ۝

باب ۶۲ - رَفِيعُ الْأَيْدِي فِي الدَّعَاءِ ۝

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برأت کرتا ہوں ابو عبد اللہ نے کہا اور اویس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی:

۷۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا:

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضور نے دعا کی) اور آسمان براؤد ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھڑ تک پہنچا دشوار ہو گیا یہ بارش لگے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ایب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضور نے دعا کی، کہ اے اللہ! ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو میراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹوٹے ہو کر مدینہ کی چاروں طرف کی بستیوں میں چلا گیا اور ہمارے مدینہ والوں پر بارش رک گئی:

۷۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا:

۱۲۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چلو کو پکڑا:

۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ أَبْطِينِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، أَلَسْتُ بِأَبْرَأُ إِلَيْكَ وَمَا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشُرَيْبِ بْنِ سَبْعَةَ الْأَسْعَدِيِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ أَبْطِينِهِ:

باب ۷۱۔ الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ:

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا فَمُعِيتِ السَّمَاءُ وَمِطْرٌ نَاقِلٌ مَا كَادَ الرَّجُلُ يُصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تَطْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ لِلْقِبْلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنَّا فَقَدْ عَرَفْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَجَعَلِ السَّحَابَ يَنْقَطِعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُطْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ:

باب ۷۲۔ الدُّعَاءُ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ:

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ يَسْتَسْقِي قَدْعًا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبُ رِذَاءَةٍ:

باب ۷۳۔ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِخَادٍ بِهِ يَطْوِي الْعُرُ

بِكَثْرَةِ مَالِهِ

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسَدِ حَدَّثَنَا هَرَجِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسُ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

باب ۴۱۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

باب ۴۲۔ التَّعَوُّدُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُبَيْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسَوْعِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

طول عمر اور مال کی زیادتی کی دعا

۱۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرمادیں۔ آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۲۷۰۔ پریشانی کے وقت دعا

۱۲۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابیرہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم ہے اور بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پلنے والا ہے پریشانی عظیم کا رب ہے"

۱۲۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور بڑا ہے سو کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے" اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح

۱۲۷۲۔ سخت مصیبت سے پناہ

۱۲۷۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سبئی نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شتمات اعداؤں سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفات کا

بیان تھا ایک میں نے بڑھادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کلمہ کنسی
... صفت ہے ؟

۱۲۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ " اے
اللہ " رفیق اعلیٰ کے ساتھ ؟

۱۲۶۳۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حدیث
نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور وہ بن زبیر نے بہت
سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے،
جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا
ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں یا
میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضرتؐ بیمار تھے، اور
سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپؐ پر نفوڑی دیر تک غشی طاری
ہوئی، پھر جب آپؐ کو اس سے افادہ ہوا تو چھت کی طرف ٹکٹکی بازو کر
دیکھنے لگے، پھر فرمایا، اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ اس
حضورؐ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث اس حضورؐ
صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضرتؐ

کا آخری کلمہ تھا، جسے آپؐ نے حکم فرمایا کہ اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ !

باب ۴۶۔ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اِكْتَوَى
مَبْنَعًا قَالَهُ تَوَرَّأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا،

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ
أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اِكْتَوَى مَبْنَعًا فِي بَطْنِهِ قَيْسُ بْنُ
يَقُولُ تَوَرَّأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۱۲۶۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ
میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے اپنے پیٹ
پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپؐ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

اس کی ضرورت دعا کر لیتا ہے۔
۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَتَّعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ يَصُغُرُ تَوَلَّى بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَتِّعًا لَمْ يَمُوتْ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ آخِئْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَكَوَفِّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

باب ۷۸۔ الدُّعَاءُ لِلْمُتَمَتِّعِينَ بِالْبَرَكَةِ -
 مُسْنِعٌ رَوَاهُمْ - وَقَالَ أَبُو مُوسَى دُلِّيَ عَلَامٌ
 قَدْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ بَرِّيدٍ يَقُولُ دَهَبَتْ بِي خَالِدِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنَ أَخِي وَجَعٌ قَسَعَ رَأْسِي وَوَعَالِي بِالْبُرُكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَدَّعْتِيهِ ثُمَّ نَمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِيَةِ الْحَقْلَةِ

شانوں کے درمیان میں مٹی جملہ عروسی کی گھنڈی کی طرح ۝
۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ الشُّوقِ أَوَّلِي الشُّوقِ فَيَشْتَرِي الْقَطْعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرُكَةِ فَحَرَبْنَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ۝

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے ترہ نہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھالے ۝

۷۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ۝

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے صاحب بن زید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آں حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے ہزبوت دیکھی، جو دونوں

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما سے لے کر بازار سے نکلتے تھے یا بازار جاتے تھے اور کھلنے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن زبیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر لہرا ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ۝

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم

بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی تھی، وہ اس وقت پہنچے تھے، انہیں کے منوں میں سے پانی لے کر،

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر اسے حضور نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، پکڑے کو دھویا انہیں؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز دے کر پڑھنے دیکھا تھا؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی سلی سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یا رسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے؟ آل حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو اے اللہ، محمد پر اپنی رحمت نازل کرو اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا، ہوا اور پاک ہے؛ اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا، ہوا اور پاک ہے؛

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور داروردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبد اللہ بن حباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یا رسول

خَدَّائِنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَعَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِمَّنْ بِيَرِهِمْ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِالْبُطَيْنِ قَدْ دَعَا إِلَهُهُمَا فَأَتَى بِقَتِي قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ قَدْ عَابِيَاءَ فَاتَّبَعَهُ آيَا لَهُمْ يَفِيْلَهُ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ؛

۷۶۹۔ الْقَلَاءُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۲۸۲۔ اَدْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَعْبُ قَالَ ثَلَاثُ سَبْعَتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَسْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ جَرَّةٍ فَقَالَ لَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؛ أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ، فَقُولُوا ااَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ خَيْرُ مُجِئِدٍ اَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ خَيْرُ مُجِئِدٍ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّارُورْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی“

قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ تَكْفِيْفُ
نُصَلِّيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَمَا سُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ
اِبْرٰهِيْمَ

۷۷۰۔ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وصل علیہم ان صلاتکم سکن لہم“

بَابُ ۷۷۰۔ هَلْ يُصَلَّى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّی
اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ وَقَوْلُ اَللّٰہِ تَعَالٰی وَصَلِّ
عَلَیْہِمْ اِنْ صَلَّاتُکُمْ سَکَنَ لَہُمْ

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مروہ نے اور ان سے ابن ابی ادنیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے ”اللہم صل علیہ“ اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو اُن حضور نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی ادنیٰ پر اپنی رحمت نازل کر۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ادْنٰی قَالَ
كَانَ اِذَا اَتٰی رَاجِلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
بِصَدَقَتِہٖ قَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ قَاتَاكَ اَجِبْ
بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ ابْنِ ادْنٰی

۱۲۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید راعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ انھوں نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے“

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ بَكْرِ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حَمِیْدٍ
السَّاعِدِیُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ
نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ قَالُوْا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِکْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت

بَابُ ۷۷۱۔ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمُ مَنْ اَذِیْبَتْہُ فَاَجْعَلْہُ لَہٗ زَكَٰوَةً
وَرَاْحَةً

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَہَابٍ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسْتَنَبِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٖ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

غلیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا،

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو اُن حضور کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ میرے کپڑوں میں پیٹے ہوئے زور سے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف دھتھرنے کے طور پر غصوب کیا جاتا تھا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ مذاکرہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی کہ اُس حضور کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اُس حضور نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے، اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں؛

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ؛

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلْنَا مُؤْمِنِي سَبِيَّتِهِ قَاتِلْ لَكَ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛

باب ۷۷۲۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ؛

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اخْفَوْا الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ، لَا تَسْأَلُوْنِیْ الْیَوْمَ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیِّنَتْهُ لَکُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَیَسَارًا فَاِذَا کُلُّ رَجُلٍ لَّافٌ مَا امْسَهُ فِیْ ثَوْبِهِ یَبْکِیْ، فَاِذَا رَجُلٌ کَانَ اِلَاحِی التَّوْبَانَ یَدْعِیْ لِغَیْرِ اَبْنِیْهِ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِی قَالَ هٰذَا قَدَیْمٌ ثُمَّ اَنْشَأَ عُمَرُوْ فَقَالَ، رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِاِسْلَامِهِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا تَعَوُّذٌ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَا مَا اَبَتْ فِی الْخَبْرِ وَالشَّرِّ کَالِیَوْمِ قَطُرُ اِنَّهُ مُوَارَتْ لِی الْبَعَثَ وَالتَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُهُمَا وَرَاَیَ الْعَارِیْطَ وَکَانَ قَتَادَةُ یَدُ کَرَعَتْ هٰذَا الْحَدِیْثُ هٰذِهِ الْاٰیةَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَسْأَلُوْنَ عَنْ اَشْیَا عَرَفْنَا نُبَدِّلْ لَکُمْ تَشَوُّکُمْ؛

باب ۷۷۳۔ التَّعَوُّذُ مِنْ غَلْبَةِ الرِّجَالِ؛

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا ثَلَاثَةٌ بَنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا

اِسْتَعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْ طَلْحَةَ التَّمِیْسِ لَنَا عَلَیْ مَا مِنْ غَلْبَتِکُمْ یَخْذُ مِنْیْ، فَخَرَجَ بِیْ اَبُو طَلْحَةَ یُرِدُّ فِیْ ذِی رَءَا لَا

۱۲۸۸۔ ہم سے قیس بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ابی عمر و مطلب بن عبد اللہ بن حنظل کے مولفہ حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لوگوں میں سے کوئی کچھ تلاش کرو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

فَكَنْتُ أَخَذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّمَا نَزَلَ فَكَنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ
اعْزُدْ بِكَ مِنَ اللَّهِ وَالْغُزَيِّ وَالْعَجْرِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَصَلِّعِ الدِّينَ وَغُلْبَةِ الرِّجَالِ
فَلَمَّا أَذَلَّ أَخَذُمَهُ حَتَّى أَقْبَلَنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلُ
بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ قَدْ حَارَّهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُعَوِّى
وَرَأَوُا يُعْبَأُ لَا أَوْ كَسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِيهَا وَرَأَوُا حَتَّى
إِذَا كَتَبَا لَصَفِيَّةَ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءً لَهَا
ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبِيلُ
يُجَبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُقَرِّمُ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِثْلَ
مَا قَرَّمَهُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي
مَدِينِهِ وَصَاعِيهِمْ

با حرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! یہاں والوں کو برکت عطا فرما۔

بِالتَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

١٢٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَتْ وَلَمْ أَكُنْ أَحَدُ سَمْعٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا ثَلَاثَ سَمْعٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَدِّنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

پر پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ آنحضورؐ جیب بھی گھر ہوتے تو میں آپؐ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ آنحضورؐ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے، اے اللہ! یہی تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و الم سے، بجز دکھزدی سے اور غم سے اور بزدلی سے اور فحش کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے" میں اس حضورؐ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خبر سے واپس آئے اور آنحضورؐ ام المومنین صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضورؐ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضورؐ نے ان کے لئے عیال چار سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا جب ہم مقام مہربا پہنچے، تو آپؐ نے دتر خواں پر چلیس تیار کرایا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لیا اور سب نے اسے کھلایا، یہ آپؐ کی دعوتِ ولیمہ تھی اس کے بعد آپؐ آگے بڑھے اور اہد ہارڈی دکھائی دی، آنحضورؐ نے فرمایا: یہ پہلڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپؐ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانِ علاقہ کو اس طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو

با حرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مدینس اور ان کے صامع میں :

۷۷۷۔ عذاب قبر سے پناہ :

۹۱۲۸۔ ہم سے حمید می نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو! انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد جہاں کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے ۴

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو دائی نے، ان سے مروی نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوری عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ۴۰ من کی یار رسول اللہ دو بوری عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، انھوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام پو پائے سینے گے، پھر میں نے دیکھا کہ انھوں نے ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۷۷۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ:

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔

۷۸۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا:

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ اور قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کا آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالدار کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاج کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں سیح و جال سے اور آزمائش سے اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو عرف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزٍ أُنْ مِنْ عَجُزٍ يَهُودِيٍّ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهَا وَلَمْ أَلْعَلِ أَنْ أَصِدَّ قَهْمًا فَخَرَجْنَا وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: صَدَقْتَ إِنَّهُمَا قِيَعُذْبُونَ عَذَابًا سَمِعَهُ النَّبِيُّ مِنْ مُلْكِهِمَا، فَمَا آيَتُهُ بَعْدَ فِي مَلَائِكَةٍ إِلَّا تَعُوذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۷۷۔ التَّعُوذُ مِنَ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكُسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَوَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۷۸۔ التَّعُوذُ مِنَ الْبَاطِلِ وَالْفَقْرِ:

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَوَمِ وَالْبَاطِلِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الْمَدَجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ غَيْبِي خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرَدِ وَلَسْتُ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا قُفِّتِ الشُّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّلَاسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما،

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اکہ معظمہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اخصفونہ مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال دولت ہے اور سوا ایک ٹکڑی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر آدمی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے دائروں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ میلانے پھر اس اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کر دو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو ہمیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا، میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ اخصفونہ فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ تو میں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں اٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی؛

عَاشَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَسَدًا وَانْقُلْ خَتَمَهَا إِلَى جُفُوفِهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينِنَا وَصَاعِنَا

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ مِّنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَن شَكَرَ أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغْ بِي تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ إِلَّا بَرَقْنِي إِلَّا أَمْتُ لِي وَاحِدَةً أَفَنَأْتِيكَ بِشَيْءٍ مَّالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَيَسْتَضِرُّ؟ قَالَ، أَلْثَلْتُ كَيْشِيرَ أُنْثَى إِنْ قَدَّرَ وَشَكَتُ غِنْيًا وَخَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَأَنْتَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتُ حَتَّى مَا تَجْعَلَ لِي فِي أَمْرَاتِكَ، قُلْتُ أَخْلِفَ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْلَمَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا ارْزُدْتَ وَتَرَجَّاهُ وَرَفَعَهُ وَتَعْلَمُ تَخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَفُوتَكَ انْعُرُونَ اللَّهُمَّ آمِنْ لَا أَصْحَابِي هَجَرْتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَاقِي سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تَوُتِي بِمَكَّةَ؛

نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی؛

بَابُ ۱۱۔ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ أَرْزَالِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ؛

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا؛

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حید نے

الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مَصْعَبٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمُذُنِبِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
زَيْدٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلَسِ وَالْهَرَمِ وَالْغُيُومِ
وَالْمَائِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغُيُومِ
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَيْمِ الْبَيْضِ
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ رَجَاءً وَتَلَجَّجْ وَابْعَثْ
وَلَوْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّقَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۝

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِشَةَ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغُيُومِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَيْمِ الْبَيْضِ
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ رَجَاءً وَتَلَجَّجْ وَابْعَثْ
وَلَوْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّقَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۝

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ
مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے
اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل
سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں تیری پناہ
مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے ۝

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ویک نے
حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان
کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہستی سے
ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ
مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے
عذاب سے مالدار کی بری آزمائش سے، محتاج کی بری آزمائش سے
اور مسیح و جمال کی بری آزمائش سے اے اللہ! میرے گناہوں کو برف
اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے
جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے
گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے
۱۳۰۱۔ مالدار کی آزمائش سے اللہ کی پناہ ۝

۱۳۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن
ابی مطیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے
اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش
سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے
اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالدار
کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و جمال کے آزمائش سے ۝

۱۳۰۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں
ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے

اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور الداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۴ سستی سے آگاہ سے اور قرمن سے ۵

وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الشَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَكُنْ قَلْبِي مِنَ الْغَطَايَا كَمَا تَقْنِيتُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ غَطَايَا كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالنَّاسِ وَالْمَنَامِ وَالْمَعْرَمِ ۶

۸۴۔ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعا ۶
۱۳۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اولان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اسی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آل حضور نے دعا کی، اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کراؤ جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا:

۱۳۰۴۔ ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے اسی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے، اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کراؤ جو کچھ تو دے اس میں برکت عطا فرما:

۸۵۔ استخارہ کی دعا ۶
۱۳۰۵۔ ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی الموالم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی سورت کی طرح، اور کہتے تھے کہ اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے

بَابُ ۸۴ الدُّعَاءُ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ ۶
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْنَمَ اللَّهُ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِمَا أَغْظِيَتْهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَثَلَّثَهُ ۶

اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا:
۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْنَمَ اللَّهُ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِمَا أَغْظِيَتْهُ ۶

بَابُ ۸۵ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ ۶
۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مَصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْوَسَّالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَأَنَّهُ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ، إِذَا هَكَّهَ بِأَمْرٍ فَلْيَرْكُزْهُ رَكْعَتَيْنِ

اور میرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاشی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہنے کی عاجل امری واجبہ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے "فی عاجل امری اجلہ" تو اسے مجھ سے پھر دے اور مجھے اس سے پھر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے،

۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا :

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر اٹھ اٹھا کہ یہ دعا کی "اے اللہ ! بعید او غامر کی مغفرت فرما" میں نے اس وقت اس حضور کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی "اے اللہ! قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھ"۔

۷۸۷۔ کسی گھائی پر چڑھتے وقت کی دعا :

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر ان سے سلیمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچے تو تکبیر کہتے "انحفضونے فرمایا لوگو! اپنے اوپر رحم کرو تم کسی پہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر اس حضور میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" انحفضونے فرمایا، عبد اللہ بن علیس، کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آل حضور نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

لَمْ يَقُولِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْتَغِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِيْذُ بِقُدْرَتِكَ وَاسْتَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا اَكْبَرُ تَقْدِيْرُ وَلَا اَقْدِيْرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاَقْدِرْ لِّيْ وَانْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاصْرِ فُهِ مَعِيْ وَاصْرِ مَنِيْ عَنْهُ لَا قُدْرَ لِيْ الْخَيْرِ عِيْنُ كَانَ لَمْ رَضِيْنِيْ بِهِ وَلَيْسَتِيْ حَاجَتُهُ ؛

باب ۷۸۶۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوْءِ :

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَآةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِيْ اِنِّيْ غَافِرٌ وَمَا اَيْتُ بِمِآضٍ يُطْبِئُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُوًى كَثِيْرًا مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ ؛

باب ۷۸۷۔ الدُّعَاءُ اِذَا عَلَا عَقَبَةً :

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَافِعِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا رَفَعْنَا كُفْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّهَا النَّاسُ اُنْبِجُوا عَلَيَّ اَنْفُسَكُمْ فَانْظُرُوا لَمْ تَدْعُوْنَ اَهْمٌ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُوْنَ سَيِّئًا بَعِيْدًا ثُمَّ اَنَّى عَلَيَّ وَانَا اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدُ اللَّهِ اِنِّيْ قَبِيْضِيْ كُلَّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَانْهَآ كُنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَرَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ هِيَ كُنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ**

باب ۸۸۷۔ **الدُّعَاءُ إِذَا هَبَطَ وَإِذَا رَافَعَ**

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

باب ۸۸۸۔ **الدُّعَاءُ إِذَا آمَاوَسْتُمْ وَأَوَجَعْتُمْ**

۸۸۷۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں

جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے:

۸۸۸۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی

کے وقت دعا پڑھنے کا بیان:

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت یمن تکبیریں کہا کرتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اتنا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ سوئے ہیں تو برا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام شکر کو شکست دی“

۸۸۹۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا:

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زیدی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گھٹی کے برابر سونے پر شادی کی ہے اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو:

۱۳۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نوڑکیاں چھوڑی تھیں، درودی کو تعداد میں شبہ تھا پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے، فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلتی یا (اُن حضور نے فرمایا) کہ تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی

۱۳۰۸۔ **حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا**

مَالِكٌ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزَاةٍ أَوْ حِجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ

عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ

يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيْبُون

تَأْيِيدُونَ عَابِدُونَ لِيَوْمَ تَأْيِيدُونَ صَدَقَ اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا تَنْفَرُ عِبْدُهُ وَهَرَمَ الْأَخْرَابُ وَحْدَهُ

بَابُ ۸۸۷۔ الدُّعَاءُ لِلْمُسْتَرْجِعِ

۱۳۰۹۔ **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ**

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَشْرَ صَغُورَةً فَقَالَ: مَهْمَتُهُ

أَوْ مَلَهُ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنِ نَوَاجٍ

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوَلَمْ تَكُنْ بِشَاةٍ؟

۱۳۱۰۔ **حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا**

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ هَلَكْتُ إِنِّي وَتَرْتُ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ مَيَّاتٍ فَتَزَوَّجْتُ

امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَوَّجُ

يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بِكُمُ امْرَأَتُكُمْ؟ قُلْتُ

تَيْنَبًا قَالَ: هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَا عِمَاءَ تَلَامِيكَ أَوْ

تَصْلَحُكُمَا وَتُضَاحِكُكُمَا؟ قُلْتُ هَلَكْتُ إِنِّي فَتَرْتُ

سَبْعَ أَوْ تِسْعَ مَيَّاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْشُرَنِي بَعْدَ ذَلِكَ

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نوڑکیاں چھوڑی
میں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس اپنی جیسی ڈکی
لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے
آنحضرتؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن مسلمہ نے عمرو کے واسطے سے روایت میں "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ۱۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ،

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَاتَّ أَهْلُهُمْ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بَارِئُ اللَّهِ اللَّهُمَّ
تَجَنَّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَتَّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا
قِيَّامُهُ إِنَّ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ فِي ذَلِكَ نَعْمَ يُفْتَرَا
شَيْطَانُ آدَمَ

باب ۱۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَرَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

عَنْ عَبْدِ الْغَزِيِّ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الدُّعَاءِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ جَاءَ عَذَابُ النَّارِ

باب ۱۳۔ التَّعَوُّزُ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ أَبِي التَّغْرَاءِ

حَدَّثَنَا عَمِيْنَةُ بْنُ حَمِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَعْدِي بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعْلَمُ الْكِتَابَةُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْعُزْبِلَةِ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تُرَدِّي إِلَى آذَانِ الْعُزْرِ

۹۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کرتی تھیں؟

۱۳۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر
نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے
تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ
اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس
صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی
نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۹۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اے ہمارے

رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر۔"

۱۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواث نے حدیث
بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی "اے اللہ! ہمیں دنیا
میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ
کے عذاب سے بچا۔"

۹۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ۔

۱۳۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیرا نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ
بن جمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عبید نے، ان سے مصعب
بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے
تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بخل
سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ
عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے"

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ؛

باب ۹۲ - فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا دَعَاؤُهُ

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَنْذَرٍ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عَتِيَّاضٍ عَنْ حِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَلَبَ حَتَّى إِشَاءَ لِيُغَيِّلَ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا

صَنَعَهُ، وَرَأَتْهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعُرْتُ أَنَّ

اللَّهُ قَدْ أَفْتَانِي فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ فَقَالَتْ:

عَائِشَةُ قَدْ أَفْتَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَجَاءَنِي

رَجُلَانِ تَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ تَأَمُّلِي وَالْآخَرُ

عِنْدَ رَجُلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِبِصَاحِبِهِ وَمَا دَجِيعُ

الْزُجَلِ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّه؟ قَالَ لَبِيدُ

بْنِ الْأَعَصِيِّ، قَالَ فِيهِمَا وَاقَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ

وَجِيفَ طُلُعَايَ، قَالَ فَايْنُ هُوَ؟ قَالَ فِي دُرِّ رَأْسِي

وَدَسْرَاتِي بِمُرِّي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ

فَقَالَ: قَدْ لَدَّكَ نَكَّاتٌ مَاءُهَا نَعَاقَةُ الْحَيَاةِ وَنَكَّاتٌ

تَحْلُمُهَا دُسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَيْنَ الْبَيْتِ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَهْلَا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَّاقِي اللَّهُ

وَكَبَّرْتِ أَنْ أُشِيرَ عَلَى النَّاسِ شَتْرًا زَادَ عَيْشِي

ابْنُ يُونُسَ وَالتَّلِيثُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُبْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا وَمَا دَسَاتِي الْهَيْبَةُ؛

باب ۹۳ - الدُّعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَمْتُ أَعْيُنِي عَلَيْهِمْ؛

۷۹۴ - بار بار دعا کرنا،

۱۳۱۴ - ہم سے ابراہیم بن غندر نے حدیث بیان کی ان سے انس

بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ اس حضور سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ

نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور اس حضور نے اپنے

رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے دو بات

بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا

یا رسول اللہ! وہ جواب کیسے؟ فرمایا میرے پاس دو دروازے اور ایک

میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے

دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کے پیارے کیسے؟ دوسرے نے جواب

دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا اس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا

لبید بن العاصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان

کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں، پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ دران میں

اور دران بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان

کیا کہ پھر اس حضور اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی

اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی

سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان

کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر آنحضرت تشریف لائے اور انہیں کنویں

کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر آپ نے انہیں نکالا

کیوں نہیں؟ اس حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور

میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں۔ عیسیٰ

بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے امانہ کیا ہے کہ ان سے

ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی،

۷۹۵ - مشرکین کے لئے بددعا، ابن مسعود رضی اللہ

عنه نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، اے

اللہ! میری مدد کیجئے! ایسے خط کے ذریعہ جیسا جو مس

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بددعا کی اسے
اللہ ابوجہل کو پکڑ لیجئے“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے
اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے یہاں
تک کہ قرآن کی آیت ”لیس لك من الامر شئ“ نازل ہوئی“

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں دیکھنے نے فہر دی
انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”احزاب“ کے لئے بددعا کی ”اے
اللہ کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے“ احزاب کو
(مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست
دیدے اور انہیں مہجور کر دے“

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت
میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعائوں
پڑھتے تھے ”اے اللہ عیاش بن ابی ریعہ کو نجات دے اے اللہ ولید
بن ولید کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ
کمزور دناؤں کو مومنوں کو نجات دے اے اللہ قیدبامفر پر اپنی پکڑ کو سخت
کر دے اے اللہ وہاں ایسا تخط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام
کے زمانہ میں ہوا تھا“

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص
نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد
کو ”قرار“ (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید
کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز
کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضرت
نے ایک جیسے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بددعا کی اور کہا کہ ”حقیتہ
نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی“

يَسْتَبِيحُ كَسْبِيحِ يُوسُفَ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْنِكَ بَايَ
جَهْلِيَّ . وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيِّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَضَائِ وَاللّٰهُمَّ
اَلْحَقْ مُلَانَا وَ قُلَانَا حَتّٰى اَنْزَلَ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكَيْفُ
عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي اَدْنَى رَضِيَ
اَللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُزِلْ الْكِتَابِ
سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَهْزِمْنَهُمْ وَزَلِزِلْنَهُمْ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ
سَمِعَ اَللّٰهُ لَيْسَ حَمْدٌ فِي الرُّكْعَةِ الْاُخْرَى
وَمِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عِيَاشَ
بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هَشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اَشْدُدْ طَائِفَتَكَ عَلَى مُضَرَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سَيْنَ كَيْسِي يُوسُفُ

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْاَحْوَسِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَأَصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ
عَلَيْهِمْ فَقَتَتِ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ اِنَّ
عَصِيَّةَ عَصَا اَللّٰهِ وَرَسُولَهُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُونَ، اَلْسَامُ عَلَيْكَ فَقَطَعَتْ عَائِشَةُ
إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمْ اِسْلَامٌ وَاللَّعْنَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
إِنِّي اللَّهُ يُحِبُّ الْإِزْفَقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ أَدَلَّكُمْ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي
أَرَدْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ؛

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُثَيْمٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَنَةِ فَقَالَ، مَلَأَ اللَّهُ
قُبُورَهُمْ دَبِيرَهُمْ نَارًا كَمَا تَسْعَلُونَا مِنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب ۷۶۔ اَلدُّعَاءُ الْمُبَشِّرِيَّةُ؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الْوَثَّاءِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
دُوسًا قَدْ عَصَيْتُ وَأَنْتَ قَاذِمٌ اللَّهُ عَلَيْهَا فَخَلَقَ
النَّاسُ أَنَّهُ يَذْعُرُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَهْدِ
دُوسًا وَأَنْتَ بِمِصْرَ؛

باب ۷۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
آخَرْتُ؛

حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے اَلْسَامُ عَلَیْکُمْ (آپ کو موت آئے) عائشہ
رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ، عَلَیْکُمْ اَلْسَامُ
وَاللَّعْنَةُ (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضرت نے فرمایا
مٹھو، عائشہ اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ
نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں،
آنحضرت نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں،
میں کہتا ہوں، عَلَیْکُمْ (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے
محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضرت نے
فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے یہی
”صلوة وسطیٰ“ نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ ر
صلوة وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۷۶۔ مشرکین کے لئے دعا،

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول
اللہ، قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ ان کے لئے بددعا
کیجئے، لوگوں نے سمجھا آنحضرت ان کے لئے بددعا ہی کریں گے لیکن ان
حضرت نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے
پاس بھیج دے؛

۷۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ، اے اللہ!
جو کچھ میں پہلے کرچکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس
میں میری مغفرت فرما؛

۱۳۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری غلطیاں میری کمالات اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما۔ اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری معرفت کر، میری غلطیوں میں، میرے بالارادہ اور بلالارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عید اللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے

ان سے ابو ہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عید اللہ بن عبد الجبار نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیلی نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی موسیٰ اور ابو ہریرہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میری مغفرت کر! میری غلطیوں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں، اور مجھ سے اسی کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاح اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے :

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے :

۱۳۶۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ابوب نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَافِي فِي أَمْرِي عَلَيْهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي غَطَايَا وَعُمْدِي وَجَهْلِي وَهَوْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا امْتَرَجْتُ وَمَا أَفْكَرْتُ أَنْتَ الْمَقْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الثَّوْنِيِّ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُوسَى وَابْنِ جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَوْلِي وَجَدِّي وَخَطَايَا وَعُمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي :

۱۳۶۳۔ بِاجِبِ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ :

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ سَاعَةٍ لَا يَوَافِقُهَا

مُسْلِمٌ وَحَرَقَانِیُّ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ خَيْرَ الْاِطْعَامِ
وَقَالَ یَبْدِلُہٗ فُلَانًا یَقْلِبُہَا یُزْهِدُہَا۔

باب ۷۹۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَحَابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ اتَّوْأَسَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الشَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ أَفَقَالَتْ عَائِشَةُ أَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَكَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالْحَرِيقِ وَالْمَلِكِ وَالْعُفَّةِ أَوِ الْفُخْشِ أَفَقَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ مَا دُذْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

باب ۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَنَّ الْقَارِئُ مَا مَنُو قَارِئَ الْمَلَائِكَةِ تَوَشَّعْنَ وَأَمَقَّ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنِ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب ۷۹۹۔ فَضْلِ التَّهْنِئَةِ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سب کچھ اخذ کیا اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

۷۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے

بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی۔

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابی مریم نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "اسام وعلیکم" اخذ کرنے جواب دیا، وعلیکم لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "اسام علیکم وعلکم اللہ وغیب علیکم" ان حضور نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی کیا کہہ رہے ہیں، اخذ کرنے فرمایا، تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور میری ان کے بارے میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی۔

۸۰۰۔ آمین کہنا۔

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہ زہری نے بیان کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت۔

۱۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے سہمی نے، ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ دعا کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، انہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، "ون
 میں سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے
 لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سورتیاں مٹا دی جائیں گی،
 اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔ شام تک کے لئے
 اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سو اس
 کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے عبد الملک
 بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی زائد نے حدیث بیان کی
 ان سے ابواسحاق نے ان سے عمر بن یحیٰی نے بیان کیا کہ جس نے دعاء
 دس مرتبہ پڑھ لی وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر
 بن ابی زائد نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان
 کی ان سے شعبی نے ان سے ربیع بن خثیم نے اسی طرح، میں نے ربیع سے
 پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن یحیٰی
 سے پھر میں نے عمر بن یحیٰی کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے
 حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ سے میں ابن ابی
 لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں
 نے کہا کہ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ حدیث بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور براہیم بن یوسف نے بیان
 کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ مجھ سے عمر بن یحیٰی
 نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابویوب
 انصاری رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ اور موسیٰ
 نے بیان کیا کہ ہم سے وہی بنی حدیث بیان کی ان سے واؤد نے ان سے
 عامر نے ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابویوب رضی اللہ
 عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اسماعیل نے بیان کیا
 ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے
 حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے حدیث بیان کی، انہوں نے
 ہلال بن یسار سے سنا ان سے ربیع بن خثیم اور عمر بن یحیٰی نے، اور
 ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور المشی اور حصین نے ہلال کے
 واسطے سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ
 نے۔ یہی ارشاد۔ اور اس کی روایت ابو محمد حضرمی نے ابویوب رضی اللہ

لہ المثلث ولہ الحمد وهو علی کل شیء قَدِيرٌ
 فی یوم مائۃ مَرَّةٍ کانت لہ عدد عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَ
 لہ مائۃ حَسَنَةٍ وَحُجِبَتْ عَنْہُ مائۃُ سَيِّئَةٍ
 وَکَانَتْ لہ حِرْزًا مِنْ الشَّیْطَانِ یَوْمَہُ ذَلِکَ حَتَّى
 یَمُتَی وَلَعَلَّیْکُمْ اَحَدٌ بِاِفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ الْاِمْرَاجُ
 عَنْ اَلْکَرَمِیْنِ: قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِی زَائِدَةَ
 عَنْ اَبِی اسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مِمْوُنَ قَالَ: مَنْ
 قَالَ عَشْرًا کَانَ کَمَنْ اَغْتَسَقَ رَقَبَةً مِنْ وَدَّ
 اِسْمَاعِیْلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِی زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ
 بْنُ اَبِی السَّحْرَ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنْ تَرَبِیعٍ بْنِ خَثِیْمٍ
 مِثْلَہُ، فَقُلْتُ لِتَرَبِیعٍ مَتَنَ سَمِعْتِہُ؟ فَقَالَ
 مِنْ عُمَرُو بْنِ مِمْوُنٍ فَأَتَيْتُ عُمَرُو بْنَ مِمْوُنَ
 فَقُلْتُ مَتَنَ سَمِعْتِہُ؟ فَقَالَ مِنْ اَبِی لَیْلَی
 فَأَتَيْتُ اَبْنَ اَبِی لَیْلَی فَقُلْتُ مَتَنَ سَمِعْتِہُ؟ فَقَالَ
 مِنْ اَبِی اَیُوْبَ الْاَنْصَارِیِّ یَعْدِیْہُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اِبْرَہِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ
 عَنْ اَیْبِہِ عَنْ اَبِی اسْحَاقَ حَدَّثَنِی عُمَرُو بْنُ مِمْوُنَ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی لَیْلَی عَنْ اَبِی اَیُوْبَ قَوْلَہُ
 عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ مُوسٰی حَدَّثَنَا
 وَهَبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 اَبِی لَیْلَی عَنْ اَبِی اَیُوْبَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ. وَقَالَ اِسْمَاعِیْلُ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنِ الرَّبِیعِ
 قَوْلَہُ وَقَالَ اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مِیْسَرَةَ
 سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ یَسَارٍ عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ خَثِیْمٍ
 وَعُمَرُو بْنُ مِمْوُنَ عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ قَوْلَہُ. وَقَالَ
 الْاَعْْمَشُ وَحَصْبِیْنِ عَنْ هِلَالَ عَنِ الرَّبِیعِ عَنْ
 عَبْدِ اللّٰہِ قَوْلَہُ: وَرَوَاهُ أَبُو مُعْتَمِدٍ الْحَضَرَمِیُّ عَنْ
 اَبِی اَیُوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

عندہ کے واسطے سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

باب ۸۰۲۔ فِضْلُ التَّيْبِيعِ :

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حَقَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ :

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَكْتُمَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَفِيفَتَانِ فِي الْبُيُوتِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ :

باب ۸۰۳۔ فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُوَدَّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلُ النَّسِيِّ وَالنَّسِيَةِ :

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَوْسَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللَّهُ مَلَائِكَتُهُ يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلًا أَنْذَرُ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْقِقُونَهُمْ يَأْخُذُ بِهِمْ إِلَى اسْمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي ؟ قَالُوا يَقُولُونَ يَسْأَلُونَكَ وَيَكْبُرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُحِبُّونَكَ :

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت :

۱۳۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے سُمَی بن ابی صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں :

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابو زرعہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ عظیم :

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت :

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا تازدہ اور مردہ جیسی ہے :

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے ان سے ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ "آؤ اپنی ضرورت کی طرف" بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے دعاؤں کو وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

آنحضرت اپنے غم پر سوار تھے۔ اس حضور نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہتے اندر غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابو موسیٰ، یا فریاء، اے ابو عبد اللہ، کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، ایسے نے عرض کی، ضرور بتلا فرمائی، فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ؛

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ وَمَا سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَی بَغْلَیْہِ، قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا مُوسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کَثْرِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،

باب ۸۰۵۔ فِیْہِ مَا شَئَہُ لِلسَّعِیْدِ خَیْرٌ وَّلِیْجِدِ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِنْ اَبِی التَّیَّارِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ مَا دَیَاہُ قَالَ، فِیْہِ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْسَا مَآئَۃً اِذَا وَاحِدًا لَا یُحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ ذُو رَیْحٍ اَبْوَحَرُ،

باب ۸۰۶۔ اَلْمَوْعِظَۃُ سَلَعٌ بَعْدَ سَلَعٍ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو ہَدَّ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ قَالَ لَنَا مَنِظَرُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذْ جَاءَ یَزِیْدُ بْنُ مَعَاوِیَۃَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلْ فَلْخُزِّرْ اِلَیْكُمْ صَاحِبُكُمْ وَاِلَّا بَعِثْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَخِذٌ بِبِدَیْہِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَّا اِنِّیْ اَخْبَرُ بِمَا کَانَ وَلٰكِنَّہُ یَمْنَعُنِی مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْكُمْ اَنْ مَّسَّوَلَ اللّٰهُ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَاۤیَ تَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ سَبْعَ اَیَّامٍ السَّامَۃِ عَلَيْنَا،

۸۰۵۔ ایک نام حامل کے سوا اللہ کے سنا فوسے دوسرے نام ہیں؛

۱۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالزار نے یاد کی، ان سے مزعج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سنا فوسے نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے؛

۸۰۶۔ وقفے کے ساتھ وعظ و نصیحت؛

۱۳۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے امش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تا بلی اسے، ہم نے کہا، تشریف رکھیے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آ جاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، پھر تمہارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتانہ جائیں؛

۸۰۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث

اور یہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے کن بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی، وہ ابو ہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے امدانی سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔ عباس بن عمر نے بیان کیا کہ ہم نے صفوان بن عیسٰی نے حدیث بیان کی،

باب ۸۰۷۔ مَا جَاءَ فِی التَّوْقَاتِ وَآتٰی لَا

عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا السَّكَنِيُّ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِی ہِنْدٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ اَبِی عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اِنْعَمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ قَالَ عَبَّاسُ الْعَبْرَیُّ

ان سے عبد اللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح :

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرق نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ :

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن یسکان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر موجود تھے، آن حضور بھی خندق کھودتے تھے اور ہم بھی منتقل کرتے تھے اور آن حضور ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کو دے، اور زمین اور آس میں ایک دوسرے پر غر کرے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بڑونے کفار کو لہجھالیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روند ڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹلی ہے :

۱۳۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کورسے جہنمی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے :

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ :

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَنَبْرُبْنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَزْوَاجِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَأُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ قَرَارًا مُّصْفًى ثُمَّ يَكُونُ حُطًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ مَّتَاعٌ الْغُرُورُ :

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَوْضِعٌ سَوَاطِئِ الْعَذَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَعَذَابُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَرَاوَحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا :

۸۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دنیا میں اس طرح

ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو :

۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن ابو منذر طغافوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان المشی نے بیان کیا ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو بلکہ جو عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے :

۸۱۰۔ امید اور اس کی دوازی : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس

جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ

کامیاب رہا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹہنی ہے انہیں

چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مرنے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے

میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے۔ علی رضی اللہ

عنه نے فرمایا کہ دنیا میٹھ پھیرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے

آگئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم

آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی

کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہو گا اور عمل کا وقت

نہیں رہے گا۔ "بمزدحمہ" بمعنی مبالغہ :

۱۳۳۹۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے بخروی

ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے

مقدّر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکھٹا خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں

ایک خط کھینچا جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے

خط کے اس حصے میں، جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت

سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو

اسے گھرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

باب ۸۰۹۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہ فی الدنیا کانک غریباً و غریباً یوسیسیل،

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّغَافِيُّ عَنْ

سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ، كُنْ فِي الدُّنْيَا

كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَرِيبٌ سَيِّلٌ، وَكَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا

تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَبْحِكَ لِرَبِّكَ وَمِنْ

حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ :

باب ۸۱۰۔ فی الامتلی وکھولیدہ، و قول اللہ

تعالیٰ، فَكُنْ مَرْحُومًا عَنِ النَّارِ وَأُخِلَّ الْجَنَّةَ

فَقَدْ قَازَا وَمَا الْعَيْوَةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

الْفُرُورِ، أَدْرَاهُمْ يَا كَلُومًا وَيَتَمَتَّعُوا وَيَكْفُفُ

الْأَمَلُ قَسَوَتَ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ

أَلَدُّنَا مُدْبِرَةٌ وَأَمَّا تَعَلَّتِ الْفُجْرَةُ مُقْبِلَةً

وَيَكُنْ وَاحِدَةً فِي مَنَاسِكَاتِهِمْ فَكَلُومًا مَعِي

أَبْنَاءُ وَالْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا

فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَرَبِّحْتَ وَخَسِرْتَ وَخَسِرْتَ

وَلَا تَعْلَمُ بِمَرْحُومَةٍ، وَتَبَا عَيْدُهُ :

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَطًّا مَرْتَبَعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ

خَطًّا مِثْلَ الْوَسْطِ إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ

الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ

فِي خَطِّهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ مِنْهُ وَهَذَا

الْخَطَاةُ الصَّغَارُ لَا عَرَاخُنَ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا وَإِنْ
أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا
۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ شَاهَمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطُوطًا
فَقَالَ هَذَا الْمَلِكُ وَهَذَا أَوَّلُ أَجَلِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ
الْخَطُّ الْقَرِيبُ ۝

باب ۱۱۱ مَن بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ الْكِبَرَ
فِي الْعَمْرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نَحْمَدْكُمْ مَا يَدَّكُرُ نِيْعَهُنَّ
تَدَّكُرَ وَجَاهَهُمْ كَمَا أَلْبَسَ نِيْعَهُ ۝

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ شَاهَمٍ
عَنِ ابْنِ مَعْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَفَّارِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعَدَّ اللَّهُ
لِي أَمْرِي آخِرًا أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً تَابِعَهُ أَبُو
حَارِثٍ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۝

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَايِدُ الْقَلْبِ الْكَبِيرِ
شَايِنَا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْمَلِكِ قَالَ لَيْسَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ
۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَاهَمٍ
عَنْ أَنَسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبُرُ بْنُ آدَمَ وَمِكْبُرُ
مَعَهُ أَشَدُّ حُبِّ الْمَالِ وَطُولِ الْعُمُرِ وَالْأَشْعَبُ
عَنْ قَتَادَةَ ۝

باب ۱۱۲ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى
بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ
سَعْدٌ ۝

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

وہ اس کی امید میں اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات میں پس انسان جب ایک مشکل سے
بچ کر نکلتا ہے تو دوسری پہنچتا جاتا ہے اور دوسری نکلتا ہے تو تیسری پہنچتا جاتا ہے
۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند
خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور موت ہے انسان اسی حالت (امید و موت) میں پہنچنے
کی میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) ایک پہنچ جاتا ہے۔

۸۱۱۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر
کے بارے میں اس پر رحمت تمام ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ دنیا
چمکتی رہے مگر نبی کی عمر جو شخص پہنچتا ہے حاصل کرنا چاہتا کر لیتا اور ہمارا پس و اوا ہے۔

۱۳۴۱۔ ہم سے عبد السلام بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان
کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے سعید بن سعید مرقی نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر عہد کے سلسلے میں حجت تمام
کروں جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کے تحت
ابو حازم اور ابن عثمان نے مرقی کے واسطے سے کی۔

۱۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوصفوان عبد اللہ بن سعید
نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ بڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہر
جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی ورازی کی امید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے
حدیث بیان کی اور یونس ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

۱۳۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے شہام نے حدیث بیان
کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ
چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں مال کی محبت اور عمر کی ورازی۔ اس کی روایت
شہام نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۱۲۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے :-

۱۳۴۴۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے

خبر دی، انہیں خبر دی ان سے نہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ ہے انہیں یاد ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کے گھر کا ایک ڈول میں پانی بے کرکلی کی مٹی انہوں نے میان کیا کہ عتبان بن مالک انساری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے میان کیا کہ آنحضرتؐ میرے بیان تشریف دے اور فرمایا کوئی بعدہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا

۱۳۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے سون بندے کاس کی کوئی مزیز چیز میں دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا کچھ نہیں

۸۱۲۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے

بڑھے سے بچنے کے متعلق احادیث

۱۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابی ہریرہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی اور انہیں سوربن محمد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن عدی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرن وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے بھیجا، اُن حضورؐ نے بحرن والوں سے صلح کر لی مٹی اور ان پر علاؤ بن المخرمی کو امیر مقرر کیا تھا جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرن کا جزیرہ کا مال لے کر آئے تو انھارے ان کے لئے کئے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضورؐ اکرم کے ساتھ پڑھی، اور جب آنحضرتؐ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضرتؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابو عبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انھارے نے ہنسی کی

عَنْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ دَرَّاحٌ مَخْجُورٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: دَعَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مَيْنَ دَوَاكَانَ فِي دَرَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَتَبَانَ بْنَ مَالِثٍ الْأَنْصَارِيَّ ثَعْلَبًا أَحَدَ بَنِي سَلَمٍ قَالَ عَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يَوْرَ فِي عَمْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبَسِّغُنِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ الْأَحْمَرُ اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ

بَابُ مَا يُخَدَّرُ مِنْ زَهْوَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْيَسُورَاتِ مَخْرَمَةً أَخْبَرَنَا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ حَيْفٌ لِبَنِي عَامِرٍ ابْنِ ثَوْبٍ كَانَتْ شَهِيدًا بَدَأَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرٌ عَلَيْهِمُ الْعُلَاءُ بْنُ الْخَضَرِيِّ فَقَدَّمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بَقُولَهُ قَوْمَانَهُ صَلَاحُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفُوتَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَبَسَّسَهُ حِينَئِذٍ

مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابُ ۖ
۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ قَالَ آتَيْتُ
 خُبَابَ وَهُوَ يَذْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الْأَيْمَنِ
 مَقْضُوكَ تَنْفُسَهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا ذَرَانَا أَصْبْنَا مِنْ
 بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا تَجِدُكَ مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابَ ۖ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُهَيْبِ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خُبَابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۸۱۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرُّكُمْ الْأَيْسُورَةُ
 الدُّنْيَا وَلَا يَغُرُّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ
 لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَذَّوِّبُ
 خِزْيَ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ مِنْ أَصْحَابِ التَّبَعِثِ جَمْعُهُ
 سُخْرٌ ۖ قَالَ مُجَاهِدٌ الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ ۖ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعْتَدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ
 قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبِي
 أَخْبَرَهُ قَالَ آتَيْتُ عَثَّةَ ابْنِ بَطْهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ
 عَلَى الْمَقَاعِدِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ
 سَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ
 فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ
 تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الوُضُوءِ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ
 ثَمَّ كَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفْرَكَ مَا تَقْدَرُ مِنْ دُنْيَاهِ
 قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا ۖ

بَابُ ۸۱۵۔ ذَهَابِ الضَّالِّينَ ۖ
۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
 الْأَوْعَاثُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِمٍ

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گزر گئے دینا نے ان کے اٹال میں سے کچھ بھی کی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ کڑی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ۖ

۱۳۵۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے العشاء نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ۖ

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے لوگو! اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے، بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گرد وہ کو لاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سیر کی جمع سے سُخْر ہے مجاہد نے فرمایا کہ الغرور سے مراد شیطان ہے) ۖ

۱۳۵۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں ابن ابی ان نے خبر دی کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ بیٹورے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنکھوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور سجدیں اگر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ۖ

۸۱۵۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ۖ
۱۳۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابو حارم نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حارم

نے اور ان سے مروی اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے کے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”حفالتہ“ اور حثالتہ“ بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

۸۱۶۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش میں“

۱۳۵۶۔ مجھ سے بخاری بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں :

۱۳۵۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاف نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اگر ان کے پاس مال کی دو واریاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرنا ہے :

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن زید نے کہا کہ میں نے عطاف سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیر بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر کہتے سنا ہے :

۱۳۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن سلیمان ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الْقَالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَوَّلُ وَتَبَعُهُمْ حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ الشَّرِّ لَا يُبَالِيهِمْ اللَّهُ بَالَةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ حَفَالَةٌ وَحَثَالَةٌ :

بَابُ ۸۱۶ - مَا يَتَّقِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلُ:

اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ دَاوُدُكُمْ فِتْنَةٌ :

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَفْسَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْرُو اللَّهَ هُوَ وَالْقَطِيفَةُ وَالْحَمِيمَةُ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ اللَّهُ دَانِ ثُمَّ يُعْطَى لَمْ يَرْضَ :

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنُوا كَأَنِّي بَيْنَ أَدَمَ وَآدَمَ فَإِنْ تَرْتَبَعِي ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتَوَبَّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ :

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنُوا كَأَنِّي بَيْنَ أَدَمَ وَمِثْلٍ وَآدَمَ لَا لَاحِبَ أَتَ لَهُ إِلَّا يَنْهَ وَمِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنُ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتَوَبَّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا : قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ :

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَيْلِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ

کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں منبر پر یہ کہتے سنا آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک واوی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہش مند رہے گا اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہش مند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ مکی توبہ قبول کرتا جو توبہ کرے۔

۱۳۶۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کے ایک واوی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے اور ہم سے ابوالولید نے بیان کیا۔ ان سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسے قرآن میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت "الہکم التکاثر" نازل ہوئی؛

۸۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ مال ہرگز تو نگوار ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنادی گئی ہے اور تو بال بچوں اور دھروں سونے چاندی، نشان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوہوں اور کھیتوں میں، یہ زندگی کی پونجی ہے "مگر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! ہم تو سوا اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ کہ جس چیز سے تو نے ہمیں رزق بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مال کو تو حق جگہ پر نہ خرچ کروا۔

۱۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ہے انہیں حکیم بن حزام نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آنحضرت نے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضرت نے پھر عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضرت نے پھر عطا فرمایا، پھر فرمایا کہ یہ مال۔ اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا کہ حکیم رضی اللہ عنہ نے

ابن سعد قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول يا ايها الناس ان التبتى صلتى الله عليه وسلم كان يقول لو ان ابا عبد الله اعطيت واديا مثلاً من ذهب احب اليه ثانياً وادياً مثلاً من ذهب احب اليه ثانياً

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ اَدَّى اَدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ يَكُونُ لَهُ وَادِيَانِ وَلَكِنْ يَمْلَأُ نَالَ إِلَّا التَّوْبُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى تَرَكْنَا إِلَيْكُمْ التَّكَاثُرَ

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يا أيها الناس، ان التبتى صلتى الله عليه وسلم كان يقول لو ان ابا عبد الله اعطيت واديا مثلاً من ذهب احب اليه ثانياً وادياً مثلاً من ذهب احب اليه ثانياً" وسمعت الترمذى يقول اخبرني عروه وسمعت ابن المسيب عن حكيم بن حزام قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني، ثم قال هذا المال وربي سأ قال سفیان قال بی یا حکیم ای هذا المال

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ التَّرمِذِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَاسْعِيدُ بْنُ الْمُسْتَنَبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرَبِّي قَالَ سَفْيَانُ قَالَ بِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ

الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمَقْلُوتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ
أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَمَحَّصَ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ وَبَيْنَ
يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ لَا دَوِيلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَتَشَيَّتُ
مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي أَجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَاجْلِسْ
فِي تَأَمُّ حَوْلَهُ حِجَابَةٌ فَقَالَ لِي أَجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى
أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْخَوْرَةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ
فَلَبَثْتُ غَنِي فَاطَالَ اللَّبْثُ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ
مُتَمِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ رَأَيْتُ سَوْدَ وَدَانَ دَلَى، قَالَ فَلَمَّا
جَاءَ كُنَّا أَصْبَرَ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِي ذَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْعَرَقَةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا
يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَوَّضَ لِي فِي جَانِبِ سَوْدَ الْخَوْرَةِ قَالَ: بَشِيرُ أُمَّتِكَ
إِنَّهُ مَاتَ رَأَيْتُكَ يَا لَيْلَةَ شَيْئًا دَخَلَ الْبَعَثَةَ
قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَدَانَ سَوْدَ وَدَانَ قَالَ نَعَمْ، قَالَ
قُلْتُ وَدَانَ سَوْدَ وَدَانَ سَوْدَ وَدَانَ شَرِبَ
الْخَمْرَ قَالَ النَّصْرُ اخْبَرْنَا شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ
بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرَادِءِ مَرْسَلٌ لَا يَصَحُّ أَنَّمَا أَرَدْنَا
لِلشَّعْبَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ قِيْلَ لِي بِعَدْلِهِ
حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرَادِءِ، قَالَ
مَرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصَحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ
قَالَ أَضَرُّ بَوَائِي حَدِيثُ أَبِي الدَّرَادِءِ هَذَا إِذَا مَاتَ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۝

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و
دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے
جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں اگے پیچھے
خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو! بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی
دیر تک آنحضورؐ کے ساتھ چلتا رہا، ان حضوؐ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ یہاں
کیا کہ ان حضوؐ نے مجھے ایک ہموار زمینی پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف
پتھر تھے اور فرمایا ہمیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس
لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر ان حضوؐ پتھر ملی زمین کی طرف چلے گئے اور
نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے
آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے چاہے چوری کی، چاہے
زنا کی ہو! بیان کیا کہ جب ان حضوؐ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا
اور میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھر ملی
زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے میں نے تو کسی دوسرے
کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا؟ ان حضوؐ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام
تھے پتھر ملی زمین (عرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری
ساندو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرتا
ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبریل، خواہ اس نے چوری
کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ
اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔
نظر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت،
الحکمش اور عبد العزیز بن رافع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے
حدیث بیان کی، یہی حدیث، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابوصالح کی حدیث بواسطہ
ابودرداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا
کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبد اللہ سے (امام

بخاری) پوچھا گیا کہ عطاء ابن یسار کی بواسطہ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں
ہے۔ صحیح ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کر لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت
کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اور ثابٹ ہو گیا تو جنت میں جائے گا

سہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور جو مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہر حال
وہ جنت میں داخل ہوگا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کر لی تو جنت میں داخل ہوگا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان

۸۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے یہ پسندیں
ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر ہونا ہو۔

۱۳۶۳۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے
حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ارشاد سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ ابو
ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے
پتھر لیے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہمک سامنے آگیا انھوں
نے دریافت فرمایا ابوذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے
فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوتی کہ میرے پاس اس حد کے برابر ہونا
ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں ایک دینار بھی بقیہ نہ رہ جائے
سو اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرظ کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں بلکہ
میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کر۔ اپنی دائیں طرف سے بائیں
طرف سے اور پیچھے سے پھر ان حضور چلتے رہے اس کے بعد فرمایا زیادہ مہم
رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم مایہ ہوں گے سو اس شخص کے جو اس مال
کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے
اور ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت
نیک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں پھر ان حضور رات کی تاہی میں
چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی جو
بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں ان حضور کو کوئی دشواری پیش آگئی ہو، میں
نے ان حضور کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا
کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں انہ جاؤں، چنانچہ جب تک ان حضور
تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا لیکن پھر آپ کا ارشاد
یاد آیا، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی جی
ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت
کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری

بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو؟

بقیہ - کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گنہگار رہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے، لوگ کافر
کبھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا، اور اگر وہ گنہگار رہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا پالنے
کے بعد بہر حال مسلمان آخر الامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جب کہ منکر کبھی نہیں جاسکتا۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي سَرِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دَوْكِيْدٌ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي سَرِّي لِي تَأْكُلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْلُهُ تَقَرُّي؛

باب ۳۳ - كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخْلِيْفُهُمْ مِنْ الدُّنْيَا:

۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ بِخَبَرِهِ مِنْ رِصْفِ

هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ

أَبَاهُ مَرَّةً كَانَتْ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ

كُنْتُ لَا تُعْطِي سُبْحًا يَكْبِدُ عَلَى عَالِي الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ،

وَإِنْ كُنْتُ لَا شَدُّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ

تَعَدَّدْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ رِقْمِهِمُ الَّذِي يُخْجَرُونَ مِنْهُ

فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلَهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا

سَأَلْتُهُ إِلَّا لَيْسَ بَعْدِي فَمَرَّ وَخَمَّرَ يَفْعَلُ، ثُمَّ سَرَّ

بِي عُمْرَ نَسَأْتُهُ، عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ

إِلَّا لَيْسَ بَعْدِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّتُمْ حِينَ رَأَى دَعَرَتْ

مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ

لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبَعْتُهُ

فَدَخَلَ فَاِسْتَادَنَ فَادَنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ بَيْنَا فِي

فَدَخَلَ فَقَالَ: مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: هَذَا

لَكَ فَلَاؤُ أَوْ فَلَا تَهُ، قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ لَبَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ

إِلَى، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ

إِلَّا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذْ آيَتُهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ

بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا آيَتُهُ هَدِيَّةٌ

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَاشْتَرَكْتُمْ فِيهَا فَبَاءَتْ

ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟

حدیث بیان کی ان سے مٹا ہونے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوتا ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوئی، سوا مقورے سے جو کہ جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں کھانا دیا آخر وہ بھی ختم ہو گئے

۳۳۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے

گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات:

۳۴۲ - مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا درجہ حاقہ۔ ان

سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہہ کرتے تھے کہ اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک

کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے

اپنے پیٹ پر پھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ

نکلے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک

آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں

وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں

نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ

تھا کہ مجھے کھلا دیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضرت میرے

دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تڑپایا پھر آپ نے فرمایا اببرا

میں نے عرض کی لیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلے

گئے، میں آنحضرت کے پیچھے چلیا، پھر آنحضرت اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت

چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا دریافت

فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلاں نے آنحضرت کے لئے

ہدیہ بھیجا ہے آنحضرت نے فرمایا، اببرا! میں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ!

فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام

کے ہمان ہیں وہ نہ کسی کے گھر نہ اپنے گھر سے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے

پاس، جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت انہیں کے پاس بھیج دیتے

اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا

بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا توہ قدر میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو ان حضور مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضور کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے ان حضور نے فرمایا: ابہر ایس نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر میرا بوجھا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر میرا بوجھ چکے تھے۔ آنحضور نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابہر ایس نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا اب میں اوتھم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا، ان حضور نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پی لیا، اور ان حضور برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، انہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تمنا کش نہیں ہے ان حضور نے فرمایا۔ پھر مجھے دید و

میں نے پیالہ ان حضور کو دے دیا ان حضور نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر چما ہوا خود پی گئے۔

۱۳۷- ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے بخئی نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، خبثہ کے پتوں اور اس بموں کے سوا کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی منگیوں کی طرح براڑ کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے میں پھر قومیں بالکل نا نامرد رہا اور میرا سارا کیا اکار ت گیا۔

۱۳۸- مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اَصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرِبَةً اَتَعُوْا بِهَا فَاِهْءَاؤُ اَمْرِيْ فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ وَمَا عَلَيَّ اَنْ يَّبْلَغَنِيْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَتَعْمَلُوْنَ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْتُمْ هُمْ فَدَعُوْهُمْ فَاَنْتُمْ اَفَا شَاؤْ ذُوْا فَاِنْ لَّهُمْ وَاَخَذُوْا لِحَاظِهِمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا اَبَاهِرْ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ خُذْ مَا عَطَيْتُكَ مَا لَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اَعْطِيْتُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحَ وَاعْطِيْتُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحُ اَلْقَدَحُ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحُ حَتَّى اَنْتَهِيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَدَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَوَضَعْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَنَقَّلَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: اَبَاهِرْ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: اَقْعُدْ فَاَشْرَبْ، فَفَعَلْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: اَشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُهُ مَسْنُكًا، قَالَ فَاَرَى فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَخَمِدَ اللهُ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ؛

۱۳۹- حَدَّثَنَا عَنْ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّي لَا وُلَّ الْعَرَبِ سَافِي يَسْتَنْهِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَأَيْنَا نَعْزُوْا وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَدَقُّ الْجُفْلَةِ وَهَذَا اَلْاَسْتَرْ وَاَنَا اَحَدٌ نَايَضُكُمْ كَمَا تَضَعُ اَشْنَاءُ مَا لَكُمْ خِلَاطُكُمْ اَصْبَحْتُ بَنُوْا سَيِّدَ نَعُوْرُ فِي عَنَى الْاِسْلَامِ حَيْثُ اِذَا وَ مَثَلٌ سَعِيْنِي؛

۱۴۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا شَيْعَ أَنْ يُحْتَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُنْذُ قَدَامِ الْبَيِّنَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ
حَتَّى يُبَيَّنَ:

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ هُوَ الْأَزْدِيُّ عَنْ مَسْعَرِ
بْنِ كَدَّامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَكَلَ ابْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكْثَرِينَ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هَمًّا تَمَرًا

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَتْمَةَ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ
الْبَصْرِيُّ عَنْ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْهَمِّ وَخَشَعَةٍ مِنْ لَيْلٍ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَتْمَةَ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ
عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ ابْنِ
مَالِكٍ وَبَنَاتُهَا قَائِمَةً وَقَالَ: سَلُوا أُمَّ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَرْغَبْ مَرَقًا حَتَّى
يَحِقَّ بِأَلْفِهِ وَلَا يَأْكُلَ شَاةً شَبِطًا يَعْبُدُهُ قَطْرًا

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُبَيْبٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ جَدِّنا هِشَامُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَأْكُلُ عَلِيمًا شَهْرًا ثُمَّ يَقْدِرُ فَيُفْطِنُهُ
إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالنَّعَاءُ إِلَّا أَنْ تَمُرَّ بِالْحَبِيمِ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَعْرُودُ ابْنُ
أُحْتِ أَنْ كُنَّا لَنَنْظُرَ إِلَى الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَابٍ
فِي شَهْرَيْنَ، وَمَا أَوْقَدَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ يَعْزُبُكُمْ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ
آگے کے بعد بھی تین دن تک تنہا کھانے کے لئے نہیں ملا تھا
یہاں تک کہ ان کی حضور کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۵۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے اسحاق الدزدق نے حدیث بیان کی ان سے مسعر بن کدام نے
ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے اگر کبھی ایک دن میں دو تیرہ
کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے احمد بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے نصر نے حدیث
بیان کی ان سے شام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور اس
میں کھجور کی چھال بھر دی جوتی تھی

۱۳۷۷۔ ہم سے بدیع بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے جہلم بن یحییٰ نے
حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا ہارچی وہیں موجود ہوتا آپ
فرماتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی روٹی تناول فرماتے
نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور ان حضور نے کبھی اپنی
انگوٹھ سے بھی ہوئی مسلم بکری دیکھی۔

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انیس ان کے والد نے خبر دی اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے ابو یوسف ہمیں گڑ جلاتا
تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت
آجاتا تو چولہا جلتا تھا۔

۱۳۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادنی نے حدیث بیان کی ان سے
ابن ابی حاتم نے حدیث بیان کی ان سے ابن کے والد نے ان سے یزید بن ریان
نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا
بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے (کمزور) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا میں نے پوچھا کہ پھر آپ
لوگوں کو کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ الْمُرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَكُم مَنَاجِحٌ وَكَانُوا يَسْتَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمِنْ أَمِيَّتِهِمْ فَيَسْتَفِينَا ۝

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

فَقَصِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ مَوْتًا

بَابُ الْقَصِيدِ وَالْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ أَشْعَثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ

كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ:

الدَّامُ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ حِينَ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ:

كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ النَّصَارَةَ ۝

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَيْثَمِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّذِي يَدَّوِمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۝

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنْجِبَنِي

أَعْدَاؤُنِي عَنْهُ، قَالُوا: لَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

قَالَ: وَلَا أَفَا إِلَّا أَنْ يَنْقُذَنِي اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ سَيِّدُ دُؤَا

وَقَايِمُ دَاغِدَاؤِ دَاوُجُوا وَشَيْءٌ مِمَّنْ الدُّجَجَةُ

وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ كَبَلْعُوا ۝

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

پانی :- ہاں، اس حضور کے کچھ انصاری، یزیدی تھے ان کے یہاں دودھ پینے والے جانور ہوتے تھے اور وہ اس حضور کے لئے دودھ جمع دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے تھے ۝

۱۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی :- اے اللہ! آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں ۝

۸۲۴۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی ۝

۱۳۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مصروق سے سنا کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کون سا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے کہا کہ میں نے پوچھا: حضورؐ کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب صبح کی آواز سن لیتے اس وقت تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے ۝

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس پر اس کا عمل مداومت اختیار کرے۔

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سو اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو۔ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۸۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو :

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو :

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے اسم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا اسم المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں اُن حضور کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون؟ جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی اُن حضور طاقت رکھتے تھے :

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور ہمیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سو اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھ لے لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطے سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہی نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ دُؤَادٍ قَارِبُؤَا وَاعْلَمُوا أَنَّ تَنْ يَدْخُلُ أَحَدَكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ :

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ : كَلَّفُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ :

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُفُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلَهُ دِيْنَةً ، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ ؟

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ قَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَيِّدُ دُؤَادٍ قَارِبُؤَا وَابْشَرُوا فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا تَأْتِي إِلَّا أَنْ يَتَّخِذَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظَنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ . وَقَالَ عُفَانَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَيَدُّوْا وَابْتِشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَيَدُّوْا اسْتَدْبَدُوْا
صَدَقًا

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ایمانزدی اختیار کرو اور تمہیں
بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سَدُّوا اسْتَدْبَدُوْا" صدق کے معنی میں ہے۔

۳۸۸- حَدَّثَنِي - ابُو اَيُّبٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ هِلَالٍ عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ اَنْبَا مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى لَنَا يَوْمًا، الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعَ اِلَيْنَا فَاشارَ بِيَدِهِ
قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ اُمِرْتُ الْاَنْ مُنْذُ
صَلَّيْتُ كُمْ الصَّلَاةَ الْبَحْثَةَ وَالنَّاسَ مُتَنَتِيْنِ فِي
قُبُلِ هَذِهِ الْجِدَارِ قَلَمَ اَمْرًا كَانِيَوْمٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ
قَلَمَ اَمْرًا كَانِيَوْمٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

۳۸۸- مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فلح نے
حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن
علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان
کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے
قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی
تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی فضیلت اس دیوار پر بنا دی گئی
تھیں۔ آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے
پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی؛

۸۲۵- الْوَجَاءُ مَعَ الْغُوفِ. وَقَالَ سُفْيَانُ
مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ اَشَدُّ عَاقِبَى مِنْ نَسَمٍ عَلَيَّ شَيْءٍ
حَتَّى تَقِيْمُوا التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
مِّنْ رَّبِّكُمْ

۸۲۵- خوف کے ساتھ امید۔ سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی
کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز
پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور جو کچھ تمہارے رب
کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کرو؛

۳۸۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ
خَلَقَهَا مِائَةً مِّائَةٍ فَامْسَكَ مِنْهَا تِسْعَةً
وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَّارْسَلَ فِيْ خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً
وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللهِ
مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ
الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ
يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ

۳۸۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب
بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے
سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں ننانوے
رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس
اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت
سے ایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے
پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو؛

۸۲۶- الْقَبْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَللهِ
اَمَّا يَوْمُنِي الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۸۲۶- اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا بلاشبہ
اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔

وَقَالَ مُرَّةٌ وَجَدْنَا خَيْرَ مَيْتِنَا بِالْقَبْرِ
۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا
 سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ
 أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا عَطَاءٌ حَتَّى لَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ
 لَهُمْ حِينَ لَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَلْقَى بِيَدِهِ مَا يَكُونُ
 عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ وَلَا أَذِيٍّ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَن
 يَسْتَعِيفُ بَعْفَهُ اللَّهُ وَمَن يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ
 وَمَن يُسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَئِن تَعَطَّوْا عَطَاءَ
 خَيْرًا أَوْ سَمِعَ مِنَ الْقَبْرِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّافُ بْنُ يَعْنَى حَدَّثَنَا
 مُسْقَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ
 بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدْ مَآءٌ فَيَقَالُ لَهُ
 يَقُولُ أَفَلَا كُفْتُ عَبْدًا شَكُورًا

بَابُ ۷۷۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ، قَالَ الزَّيْنِعِيُّ بْنُ حُثْمَةَ، مِنْ كَلِّ
 مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ
 عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
 فَقَالَ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ، يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا
 يَغْفِرُ حَسَابَ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَرَّقُونَ
 وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
بَابُ ۷۸۔ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی جبریل پائی
۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مانگا اور جس نے بھی ان حضور سے مانگا اس حضور نے اسے دیا، یہاں تک
 تک کہ جو مال اس حضور کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جو حضور نے اپنے ہاتھ
 سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے
 بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچا رہے گا اللہ بھی
 اسے محفوظ رکھے گا اور جو ہیر کرے گا اللہ بھی اسے ہیر کرے گا اور جو استغنا
 اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا کرے گا۔ تمہیں میرے بڑھ کر اور اس سے
 زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی

۱۳۹۱۔ ہم سے غلاب بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسقر حدیث بیان کی
 ان سے زیادہ بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مغیرہ بن سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے
 تھے آپ کے قدموں میں ورم آجاتی یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے،
 اس حضور سے عرض کی جاتی کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں اس حضور پر
 کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں

۸۷۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا
 ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات
 میں ہر کرے

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ
 نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حصین
 بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
 آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، میرے امت کے ستر ہزار (مراکز) تھے اے حساب
 جنت میں جائیں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو جہاد چھوٹ نہیں کرتے اور
 اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں

۸۷۸۔ قیل وقال نالیندیده ہے

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

نے حدیث بیان کی انہیں ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی جن میں میغرہ اور فلاں اور ایک تیسرے صاحب بھی ہیں انہیں شعبی نے انہیں میغرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زادنے کے معادیر رضی اللہ عنہ نے میغرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو، بیان کیا کہ پھر میغرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے اس حضور سے سنا ہے آپ نماز سے نماز گزرنے کے بعد یہ پڑھتے تھے اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعظیم اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تین مرتبہ بیان کیا کہ اس حضور قبل و قال (بجہت بازی از یادہ سوال کرے۔ مال ضائع کرتے اپنی چیز محفوظ رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بچوں کو گناہ دیکھ کر منع کرتے تھے اور ہمیشہ سے روایت ہے انہیں عبد الملک بن عیمر نے خبر دی کہا کہ میں نے واد سے سنا، وہ یہ حدیث میغرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۸۲۹۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے

دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا

پھر چپ رہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "انسان جو بات

بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے کے لئے آئندہ

دنیار ایک نگران رہتا ہے،

۱۳۹۴۔ ہم سے محمد بن ابوبکر مقدسی نے حدیث بیان کی ان سے عمر

بن علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے لئے جو شخص دو توں جبروں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں

پاؤں کے درمیان کی چیز (شرکاء) کی ذمہ داری دیدے گا میں اس کے لئے

جنت کی ذمہ داری دے دوں گا:

۱۳۹۵۔ مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے

ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور

آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی و فلاں نے حدیث
ثالثہ ایضا عن الشعبي عن و زاد کاتب میغرہ
بن شعبہ آقا معاویہ کتب الی میغرہ ان کتب
الی یعدیث سیفہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال فکتبت الیہ میغرہ ا فی سیفہ
یقول عند انصرافہ من الصلاة لا اله الا الله
وحدہ لا شریک لہ لہ انک لک ولہ الحمد وهو
على کل شیء قدير ثلاث مرات قال وكان ينهل
عن قیل و قال، و کثرتہ استسوال، و اصلحہ المال
و منیع و حاج و عقوق الاممات و واد البنات و عن
هشیم أخبرنا عبد الملک بن عیمر قال سمعت
و زاد یحدث هذا الحديث عن میغرہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم،

۸۲۹۔ حفظ اللسان و من کان یؤمن

بالله و الیوم الآخر فلیقل خیرا و لیس فی

قولہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ

ما ینت فلیتد،

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ يَفْضُلْ بِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

أَفْضَلَ لَهُ الْجَنَّةَ،

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پروسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لڑنے نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ابو فریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے منہ سے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے درنہ خاموش رہے۔

۱۳۹۷۔ مجھ سے اور ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے درخت میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے اتنا دور تھا۔ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان (فاصلہ ہے)

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو النضر سے سنا ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

۸۳۶۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نعیم بن عبد الرحمن

خَيْرًا اَوْ لَيْسَ شَيْءٌ، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِاَمَلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُوَدِّعَ اَمَلًا وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِاَمَلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَيْفَتَهُ؛

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا يَمَانُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي شَرِيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَدْنَانِي وَوَعَاةَ فَلْيُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَيْفَاةُ ثَلَاثَةٌ اَيَّامٌ جَائِزَتُهُ اَقِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِاَمَلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَيْفَتَهُ، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِاَمَلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا اَوْ لَيْسَ شَيْءٌ؛

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ النَّدِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا سَمِيْعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِاَلِكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُن فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الشَّمْسِ وَالْبَحْرِ؛

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّضْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ يَغْنِي ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِاَلِكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي كَلِمًا لَا يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِاَلِكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي كَلِمًا لَا يَنْهَوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ؛

۸۳۷۔ اَلْبَكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ؛

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُقَيْدٍ اَللهِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے:

۸۳۱۔ اللہ سے خوف:

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا لگان اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں سر جھاؤں تو مجھے گرم دیں میں اٹھا کر دریا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ لیا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی:

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یتتر) کی تفسیر لم یدرؤ نہیں جمع کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں سر جھاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ بوجھاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر ہمدلیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بوجھا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا، میں نے یہ حدیث

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ تَجُلُّ دُكْرًا اللَّهُ فَمَاضَتْ عَيْنَاهُ:

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ:

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَجْعِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ تَرَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَذُّوْنِي قَدْ رَوَيْتُ فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَعَلُوا بِهِ فَبَعَثَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مُغَانَتُكَ فَغَفَرْتَ

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فَيَسُنَّ كَانَ سَلَفٌ أَوْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا وَكْدًا يَعْنِي أَغْطَاهُ. قَالَ فَلَمَّا خَضِرَ قَالَ لِمَنْ يَنْبَغِي أَيْ أَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوا خَيْرُ أَبٍ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْبَغِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا أَفْسَرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدْخُرْ وَإِنْ يَقْدُمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مِتُّ فَانْظُرُونِي حَتَّى إِذَا مِرْتُ فَحُمًّا فَاسْتَعْمِدُونِي أَوْ قَالَ فَاسْتَهْكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَتْ رِيحٌ عَاصِفٌ، فَادْرَأُونِي فِيهَا فَاخْذَمُوا نَيْفَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَأَيْتُ فَقَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ فَأَيْسَرُ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا قَعَلْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ إِلَّا وَفَرَّقِي مَنَّا، فَمَا تَلَا فَالَهُ أَنْ رَاحَهُ اللَّهُ. فَحَدَّثَ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ نَادَرُوْنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثْتَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ عَفَّةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بیان کی اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قنادہ نے انہوں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

باب ۸۳۲۔ اذ انتہاء عن التعاصی :

۸۳۲۔ گناہوں سے باز رہنا :

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلِي وَمِثْلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كُنْتُ
رَجُلًا أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثَنِي وَإِنِّي
أَنَا النَّبِيُّ الْعَرَبِيَّاتُ فَالْجَاءَ فَأَطَاعَنِي طَائِفَةٌ
فَأَدْبَجُوا عَلَيَّ مَهْلِكِهِمْ فَتَجَرَّوْا وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ فَبَغَوْا
الْجَيْشَ فَأَجْنَحَهُمْ :

۱۴۰۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث
بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابو بردہ نے دوران
سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص
جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے تمہارے دشمن کا لشکر
اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا دُروے والا ہوں پس نجات
نجات ! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت کے لئے کسی
محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے جھگڑا یا اور لشکر
نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تہ تیغ کر دیا :

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ النَّاسِ كُنْتُ
رَجُلًا اسْتَوْقَدْنَا مَا أَقْلَمْنَا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ
النَّفَرُ أَشَدَّ وَهَذَا الْمَذْهَبُ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ
يَقَعْنَ فِيهَا فَيَجْعَلُ يَتْرَعْنَ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتُلْنَ
فِيهَا فَأَنَا أَخَذُ بِحِجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَنِي فِيهَا

۱۴۰۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی
ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا : اُخفونہ فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک شخص
کی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروں
اور کپڑے کوڑے جواگ پر گرے تھے اس پر گرے لگے اور آگ جلنے والا انہیں
اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرے
ہی رہے اس طرح میں تمہاری مگر کوہر مگر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور
تم ہو کہ اسی میں گرے جلتے ہو :

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ
عَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَدِينِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
مَا تَعَلَّى اللَّهُ عَنْهُ :

۱۴۰۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان
کی ان سے عامر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی
زبان اور دین سے (تکلیف پہنچے) اسے محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں
سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے :

باب ۸۳۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : اگر تمہیں

تَوَعَّلُونَ مَا أَعْلَمُ لَفِيحِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيَّتُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

أَلِيْثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شُعَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السُّبَيْبِ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَتْ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ
مَا أَعْلَمُ لَفِيحِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيَّتُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيْسَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ
مَا أَعْلَمُ لَفِيحِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيَّتُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْبَبْتَ النَّارَ
بِاشْهُوَائِهَا وَحِبَبْتَ الْجَنَّةَ بِالدَّكْرِ؟

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ
شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارِ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شُعَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَدَنِيِّ عَنْ عُمَرَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَدُ قُبَيْبٍ قَالَهُ

أَشَاهِرُ، إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَدُ قُبَيْبٍ قَالَهُ

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے

ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم
ہوتا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا
جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۱۴۰۷۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا

۱۴۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے الاعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ خواہشات نفسانی
سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے

۱۴۰۹۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے

قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی ان سے منصور بن عسکری نے ان سے ابو اؤیل نے اور ان
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غدر نے

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک
بن عکرم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے سچا شعر ہے شاعر نے کہا ہے

یہ ہے ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں

۱۴۱۰۔ اسے دیکھنا چاہئے جو بچہ درجہ کا ہے اسے نہیں

دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے

۱۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اخرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔

۸۳۷۔ جس طرح کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا :

۱۴۱۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے جعد ابو عثمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو جہا عطاردی نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گئے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے :

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہیئے :

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے ہمدی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عمار نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”موبقات“ سمجھتے تھے ابو عبد اللہ نے کہا کہ موبقات سے اپنے ہلاک کرنے والے مراد لیا ہے :

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا اور اس سے دُرتے رہنے کے متعلق تھا :

۱۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہیل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قَصِلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْعِلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ :

۸۳۷۔ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ :

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَا عَطَارْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرَوِي عَنْ تَرَاتِبِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَعَشْرَةَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعُمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً :

۸۳۸۔ مَا يَنْقُلِي مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ : ۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمْدِيُّ عَنْ عَيَّانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ آذَنٌ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ أَنْ كُنَّا نَقَعُهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَيَّقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ أَلْهَلَكَاتِ :

۸۳۹۔ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا تَعَانُهَا :

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَى بْنُ عِيَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں معروف تھا یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا ان حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہوئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرحلے پہنچا پھر اپنی تلوار کی دھارا اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکلی گئی حضورؐ اگر مرنے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہو تب بھی ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہو تب بھی کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے :

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُسْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ أَكْظَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمَّ يَزِلُّ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ بُدْبَابَةَ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ شَاتِيَيْهِ ثُمَّ حَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى جُورِحَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا.

۸۴۰۔ گوشت نشینی برے ساقیوں سے نجات کا ذریعہ ہے :

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے فردی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن زید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا یا رسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عطاء بن زید لیشی نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاتی میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلک رہتا ہے اس روایت کی متابعت ابوسعید، ابیہامان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبید اللہ نے ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یونس داہن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

بَابُ ۸۴۰ الْغَزْوَةُ رَاحَةً مِنْ خِلَاطِ الشَّوَابِ :

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُونُسَ. حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ عُرَيْبُ بْنُ أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى النَّاسَ عَيْدٌ قَالَ: رَجُلٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَارُ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّغْلَفَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْرُوفُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مَسَايَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ

بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی سعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دورائے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھڑیں ہونگی وہ انہیں نے کہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے نقصان سے فرار اختیار کرے گا۔

۸۴۱۔ امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یلعج بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطارب بن ہبل نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں سے امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام ناپاہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں اُن حضور نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور اُن حضور نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر ابد کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے لک کی چنگاری تنہا سے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر وہ فریاد و فزوت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے کتنا بلند عرصہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرے؟ ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ مِيعَةً يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَا بَنِي عَالِي النَّاسِ تَمَاتٌ خَيْرٌ مَّا لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْعِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُدُ يَدَيْهِ مِنَ الْفِتَنِ،

باب ۵۰۔ رافع الامانة۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَارِبِ بْنِ هَبْلٍ يَسَارِعُنَا فِي هَذِهِكَ رَأَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتَ الْأَمَانَةَ فَأَنْتَظِرُ الْعِلَاقَةَ قَالَ كَيْفَ أَصَابَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا أَسْنَدَ الْأَمْرَ إِلَى خَيْرِ أَهْلِهَا فَأَنْتَظِرُ السَّاعَةَ،

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزَلَّتْ فِي جُذُرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ هَلِكُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعِهَا قَالَ، يَتَامُ الرِّجُلُ التَّوَمَّةَ تَنْقُضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ يَبْطُلُ أَمْرُهَا مِثْلَ أَمْرِ التَّوَكُّتِ ثُمَّ يَتَامُ التَّوَمَّةُ تَنْقُضُ قَبْلَ قِيَامِ أَمْرِهَا مِثْلَ التَّجَلُّلِ لِبَعْثٍ وَخُرُوجِهِ عَنِ رَجُلٍ فَتَفْطَقُ قَتَرًا مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَضِيعُ النَّاسُ يَنْبَاقِعُونَ فَلَا يَكَدُ أَحَدٌ يَتَوَعَّى الْأَمَانَةَ، يُقَالُ إِنِّي فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِنَنَا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا عَقَلَهُ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجَدَّهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ شَقَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْإِسْنَانِ، وَلَقَدْ أَتَى عَلِيٌّ نَمَاتًا وَمَا أَجَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ لَيْسَ كَانَتْ مُسْلِمًا تَرَدُّهُ الْأَيْسَلَامُ وَإِنْ كَانَتْ تَقْتَرِئَانِ رَدُّهُ عَلَيَّ

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر اس حضور تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا
معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لیک و سعید، یا رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم
ہے کہ جب بندہ یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس
کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے :

۸۴۲۸- تواضع :

۱۴۲۱- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زبیر
نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی، بیان کیا کہ
اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خبری نے اور ابو خالد حمزہ بن زری
انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عصبا" تھا (کوئی جانور دور
میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اطربی اپنے اونٹ پر سوار ہو
کر آیا اور وہ اس حضور کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا
شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عصبا پر چھ رہ گئی! ان حضور نے اس پر فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پست کرتا

۱۴۲۲- مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن محمد نے
حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک
بن عبد اللہ نے بن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطار نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے
اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرخ کی ہوئی ان چیزوں سے
جو مجھے پسندیدہ ہیں، امیر اقرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے
ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت
کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن
جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا
ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں
جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور
اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اسی مومن
کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا :

بُنِي جَبَلٍ قُلْتُ بَقِيَّتْ سَأُولَ امْلِيهِ وَسَعْدَيْتُ
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى امْلِيهِ اِذَا قَعَلُوْهُ
قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَتْ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى امْلِيهِ اَلَا يَعْبُدُوْهُمْ
كَرَسُولٍ كُوْزِيْدَهٗ عَلِمَ هٗ فَرِيَا كَرَبْدُوْكَ كَاللّٰهِ هٗ يَرْحَقُ هٗ كَرِهٗ اِهٖسْ عَذَابُ نَدَسٖ :

۸۴۲۸- التواضع :

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ؛ قَالَ وَتَدْنِي
مُحَمَّدًا اتَّخَذَتَا الْفَرَاسِيَّ وَالْبُوْخَالِيْدَ الْآخِرَ عَنْ حُمَيْدِ
الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُصْبَاءُ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ
فَجَاءَ عَرَبِيٌّ عَلَى تَعْرُدَةٍ فَاسْبَقَهَا فَاسْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُصْبَاءُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يَرْفَعُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ،

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا شُرَيْكُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا أَدْنَيْتُهُ بِالْعَرَبِ وَمَا تَقَرَّبَ
إِلَى عَبْدِي يُشِيئِي أَحَبَّ إِلَيَّ وَمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا
يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى آجِبَهُ
فَإِذَا أَجَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ
الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ
الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي رَغِيْبَتَةً وَلَيْتُنِ اسْتَعَاذَ لِي
لَاُعِيْدَنَّ لَهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِيْلُهُ تَرَدَّدِي
عَنْ نَفْسِي الْمُؤْمِنِ يَكُونُ الْمَوْتُ دَأَانَا كَرُهُ مَسَاءَتَهُ :

۱۸۷۵۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمْرُ
السَّاعَةِ إِلَّا كَمَنْحِ الْبَصَرِ إِذَا هُوَ أَقْرَبُ أَتِ
اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

۸۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت
ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قرب میں) اور قیامت کا معاملہ
تو بس آنکھ پھٹنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز
پر قدرت رکھنے والا ہے؛

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ
هَكَذَا وَيُسَيَّرُ بِمَا صَبَّغَتْهُ فِي كَتِفَيْهَا،

۱۸۷۳۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسان نے
حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے
قرب قریب ہیں جیسے گئے ہیں اور ان حضورؐ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ
سے (اس قرب کو بتایا۔ پھر ان دونوں کو پھیلا دیا؛

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
وَأَبِي التَّيَامِ عَنْ الْأَسَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ،

۱۸۷۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب
بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ
نے ابو التیام نے اور ان سے اسد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) جیسے گئے ہیں

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا
وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَاحَيْنِ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي حَصِينٍ،

۱۸۷۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے
خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح
جیسے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے معنی اس روایت کی متابعت
اسرائیل نے ابو حصین سے کی؛

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَأَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشُّسُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَإِذَا مَلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمْشَوْا جَمْعُونَ
فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْقُصُ لَفْشًا إِيْمَانَهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَتَقُومُ مِنَ
السَّاعَةِ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ تَوْبَهُمَا يَتَنَقَّاهَا فَلَا
يَنْبَغِي بَعْدَ ذَلِكَ وَلَا يَطُوبُ بَعْدُ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ
وَقَدْ انْقَرَفَ الرَّجُلُ بِكَبِيرٍ فُفَّحَتْ فَلَا يَطْعَمُ
وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَهُوَ يَكْثُرُ حَوْضَتُهُ فَلَا يَسْقَى

۱۸۷۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے
خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب سورج مغرب سے طلوع
نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے
تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا
ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا جس نے
ایمان کے بعد مل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کھڑا
درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی
خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لیتا ہی
ہوگا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهَذَا رَفَعَهُ الْكَلْبُ إِلَى فِيهِ
فَلَا يَطْعَمُهَا :

شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا :

۱۴۷۸۔ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۸۴۷۸۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی

اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

۱۴۷۸۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمار بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یاران حضور کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرزا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ ان حضور نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تمہیں کی موت کا وقت قریب آئے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت تمہیں کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کا فر کی موت کا وقت قریب آئے تو :

اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطر شعبہ اقصا کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنِي مُعْتَمِدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُنِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن علامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے :

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
وَعُمَرُو بْنُ النَّبِيِّ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلِيمِ أَنَّ

۱۴۷۹۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں معبد بن المسیب نے اور عمرو بن زبیر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ خند رست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ سے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب اس حضور ہمارے اور اس حضور کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تقویٰ دیر کے لئے غشی طاری ہو گئی پھر جب آفاق ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹٹکنی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا "اللہم الرفیق الاعلیٰ" میں نے کہا کہ اب اس حضور ہمیں تبریع نہیں دے سکے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو اس حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ بیان کیا کہ یہ اس حضور کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

۸۴۸۔ جانکنی:

۱۴۳۸۔ مجھ سے محمد بن علی بن یسویں نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انیس ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عائشہ رضی عنہا کے مولا ابو عمر و ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوا کہا تھا یا علیہ "اس حضور اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے" پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہو گئی اور دست مبارک جھک گیا،

۱۴۳۹۔ مجھ سے ہدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عہدہ نے خبر دی انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو نینچ پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ اس حضور ان میں سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ اس حضور کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی،

۱۴۴۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

عَائِشَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْسِهِ لَمْ يَقْبِضْ نَفْسِي قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسَهُ عَلَى قَيْحِذٍ غَشِيَتْ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ آفَاقٌ وَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذَا لَرَيْتُمَا تَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْعَدِيدُ الَّذِي كَانَ يَحْدِثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ أَمْرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى:

باب ۸۴۸۔ مَبْنُوتَاتُ الْمَوْتِ:

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أَبَا عُمَرَ وَذَكَرَاتُ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةً أَوْ غُلْبَةً فِيهَا مَاءٌ يَشْلُكُ عُمُرَهُ فَيَجْعَلُ يَدْخُلُ يَدَايِهِ فِي الْمَاءِ فَيَسْحَرُ بِهِمَا وَبَعْضُهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَصَبُّ يَدَاكَ فَيَجْعَلُ يَقُولُ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى يَقْبِضَ وَمَا لِي بِمَيِّتٍ:

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا هَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَرِجَالُ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْعَقِهِمْ يَقُولُ: إِنَّ لِحَيْسَةَ هَذَا الْأَيْدِيَا كَرَّةَ الْمَرْمِ عَنِ الْقَوْمِ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ:

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

سے محمد بن عمرو بن حنفیہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابوقادہ بن ربیع الصدی نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو ان حضور نے فرمایا کہ "مسترج" اور "مسترج منہ" اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا صحابہ نے عرفی کی یا رسول اللہ المسترج والمسترج منہ کیا چیز ہے، ان حضور نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر اور درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں :

۱۴۳۳-۱- مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بعد بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حنفیہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ "مسترج" اور "مسترج منہ" ایماندار و نام پا جاتا ہے :

۱۴۳۴-۱- ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور کاما مل جاتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا مل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے :

۱۴۳۵-۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرد یا عورت یا بچہ اس کے رہنے کی جگہ سے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے :

۱۴۳۶-۱- ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں :

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْفِيَّةٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّكَ كَانَتْ يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِمْ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجَعٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرْجِعُ وَالْمُسْتَرْجَعُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرْجِعُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَزْوَاجِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يُسْتَرْجِعُ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْمِلَادَةُ الشَّجَرُ وَالْأَدَابُ.

۱۴۳۳-۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْفِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجَعٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرْجِعُ :

۱۴۳۴-۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ الشَّانِ وَيَنْقُلُ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ :

۱۴۳۵-۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَيْهِ مُقْعَدٌ عُذْوَةٌ وَعَشِيئَةٌ أَمَا النَّاسُ وَإِنَّمَا الْجَنَّةُ يُقَالُ هَذَا مُقْعَدُكَ حَتَّى تَبْعَثَ :

۱۴۳۶-۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جُعْدَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَبِّحُوا أَمْوَاتَ قِبَلِكُمْ قَدْ أَقْضُوا إِلَى مَا قَدَرُوا :

الحمد لله کہ چھیواں پارہ پورا ہوا۔

سائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۸۴۹ نَفَرٌ مِّنَ الْقَوْدِ - قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَوْدُ
كَفَيْتُهُ الْبُؤْسَ - دَجْدَلًا - صِيحَةً - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ - النَّاقُورُ - الْقَوْدُ - الرَّجْفَةُ
الْفَخَّةُ الْأُولَى - وَالرَّادِفَةُ - الْفَخَّةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹ احکام ثانی عید العزیز بن عبد اللہ قال
حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْمَرِ
أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ دَجْدَلًا
رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ
وَالْيَهُودِيُّ مَطْلُفٌ مُّصَنِّعٌ أَمَلَى الْعَالَمِينَ - فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
وَالْيَهُودِيُّ مَطْلُفٌ مُّؤْسَى عَلَى الْعَالَمِينَ - قَالَ فَغَضِبَ
الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ دَجْدَلَ الْيَهُودِيَّ فَدَهِبَ
الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاخْتَبَرَهُ بِمَا كَانَتْ مِنْ أَمْرِ دَجْدَلِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْجَرُونَنِي
عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَفْتَعِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُقِيمُ فَاذْهَبْ مُوسَى بِأُطْرُسٍ بِجَانِبِ الْعَرَشِ يَلِي
فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى يَمِينٍ أَوْ شِمَالٍ أَوْ كَانَتْ يَمِينُ اسْتَنْبِي
۸۴۸ احکام ثانی ابْنُ الْيَسَارِ أَخْبَرَنَا شَدِيدُ بْنُ حَكَّانَ

۸۴۹ - صور چھونکنے کے متعلق مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح
کی ایک چیز ہے ”زجرۃ“ ای صیحۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ ”الناقور“ سے مراد صور ہے ”الواجفہ“ سے نفخہ اور لی اور الزادۃ
سے نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

۸۴۸ - مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی سلمہ ابن عبد الرحمن اور عبد الرحمن
الاعرج نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی مسلمان نے
کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے محمد کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا پھر یہودی
نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہان میں مقرب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا
کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہو گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا
آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ
قیامت کے دن تمام لوگ یہ ہوش ہوا میں گئے اور میں سب سے پہلے ہوش ہوں گا
جسے ہوش آئے گا اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ ہوش الہی کا کناہ
پکڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو یہ ہوش
ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنہیں
اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۸۴۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ عرض الہی کو پہنچے ہوں گے اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے یا نہیں اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اس کی روایت نافع نے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔ ۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں دہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دیکھا اور پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے ان سے سعید بن ابی بلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اس طرح سمیٹ کر رکھ لیگا جس طرح تم سفر کے موقع پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے ہو پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے کی میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کے حساب پہلے کھانے کی دھن سے ان کی ضیافت کی جائے گی، خبر نہ دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی پھر آنحضرت نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے ہم سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ ان کا سالن بالام و لون، ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تیل اور مچھلی جن کی کلبجی کے چبوتے ٹھوسے کو شہر نزار اور کھاکر سیر ہو جائیں گے۔

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن

أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُونَ النَّاسَ حِينَ يَضَعُونَ فَأَكُوْتُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مَوْسَىٰ أَحَدًا يَا لَعْرُشٍ فَمَا أَذِي أَكَاثَ فَيَضَعُ صَعَقَ دَاةَ الْأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۸۵۰ يَضَعُونَ اللَّهُ الْأَرْضَ - دَوَاةَ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴۳۹ أَحَدًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضَعُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَتَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا إِلَهُكَ أَيُّنَ مَلَكُوتِ الْأَرْضِ ۱۴۴۰ أَحَدًا ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَبْزَةً وَاحِدَةً يَتَلَفُؤُهَا الْجِبَّادُ رِيًّا كَمَا يَتَلَفُؤُ أَحَدًا كَمْ خَبَزَتَهُ فِي السَّعَةِ تَزُولُ لَهْلُ الْجَنَّةِ كَأَنِّي دَخِلْتُ مِنَ الْيَوْمِ فَقَالَ بَأْذَاكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ الْأَخْبَرُكَ بِئِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى، قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خَبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ فَعَلَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُ لَا تَقَرُّ قَالَ إِلَّا أَخْبَرُكَ بِأَدِيمٍ قَالَ إِذَا مَهْمُرٌ لَا مَرَدُّ لَوْ، قَالُوا وَاهِلًا؟ قَالَ تَوَرُّ وَتَوَرُّ يَا كُلُّ مَن رَأَيْتَ كَيْبًا هِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

۱۴۴۱ أَحَدًا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ خَازِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجْزِي

دن لوگ سفید و صاف ٹیکر کی طرح ایک سفید چٹھی زمیں پر جمع کیے جائیں گے پہل
یا ان کے سولے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا؟

۱۴۲۲۔ ہم سے مطاہن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان کے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر
ہوگا راکہ اس طرح کہ لوگ رغبت کرنے ملے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے
دوسرے گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ
پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو
آگ جمع کرنے کی (یہ حشر کی عیسوی صورت ہوگی) جب وہ قبیلہ کریں گے تو آگ
بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزارینگے
تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ
بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی
ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عمر الغبرکی
نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور
ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا
نبی اللہ! کافروں کو ان کے چہروں کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا قیامت کے دن
آنحضرت نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر
نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا فرور
ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۲۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو
نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے قیامت
کے دن اننگے پاؤں اننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے، سفیان نے بیان کیا کہ
یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے عروے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْبَعٍ بَيْنَ أَشْخَاءَ عَمَلُهُمْ كَقَفَرَةٍ
يَقِي قَالَ سَمِعْتُ أَوْ عَمْرٍو كَلِمَةً فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔
باب كَيْفَ الْحَشْرِ

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ
ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ :
لَا عَيْنَ رَأْيِهِمْ ، وَرَأْيَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ
عَلَى بَعِيرٍ وَآرَ بَعَةٍ عَلَى بَعِيرٍ عَشْرَةٌ عَلَى
بَعِيرٍ وَيَحْشَرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارَ قَيْلٌ مَعَهُمْ
حَيْثُ قَالُوا وَنُسِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَالُوا
وَتَفْهِمُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَسْهِى
مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسُوا۔

۱۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَحْشَرُ الْكَافِرُونَ عَلَى
وَجْهِهِمْ قَالَ : أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاةً عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي
الْمَنِيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُشَيِّخَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا۔

۱۴۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَمْرٍو
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
إِنَّكُمْ مُلَا قُوا اللَّهُ حَمَلًا عَرَاةً مَشَاءَ غَدَاةٍ قَالَ
سَفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۵ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
مَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں لوگے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر ختنہ شدہ ہو گے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمَسِيرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاةٌ قَوْلَ اللَّهِ حَقًّا عُرَاةٌ غُلَاةٌ۔

۱۴۴۶۔ احَدًا ثَلَاثِي مَحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةٌ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ كَعِيدًا: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَوَّلَ الْخَلْقِ لَوْ يَكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَآدَمُ سَبْعًا مَرَّةً يَرْجُلُ ثَمَّ أُمْتِي فَيُؤَخِّدُ بِهِمْ كَذِبَ الشَّيْطَانِ قَائِلًا يَا رَبِّ أَصِحَّاحِي، فَيَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ شَاءَ رَبِّي مَا أَحَدْتُ لَوْ أَفْعَدْتُ لَوْ، قَائِلًا كَمَا قَالَ الْفَقِيرُ الصَّالِحُ وَكَانَتْ عَلَيْهِمْ شُعْبَةٌ أَمَّا دُخْرُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ - قَالَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَغْوَابِهِمْ۔

۱۴۴۷۔ احَدًا ثَلَاثًا ثَابِتُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِبُ بْنُ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةٌ غُلَاةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ لَا مَرَأَشَدٌ مِنْ أَنْ يَهْمَهُمْ ذَلِكَ۔

۱۴۴۸۔ احَدًا ثَلَاثًا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَابِظٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ لَا رَيْبَ أَنْ تَكُونُوا نَصَفَ أَهْلَ الْجَنَّةِ۔

۱۴۴۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے خند نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کیے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوں گے جس طرح کہ ہم نے تعلق کی ابتداء کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الآیہ۔ اور تمام مخلوقات میں سب پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لائے جائیں گے جن کے اعلان نامے یا میں ہاتھ میں ہوں گے میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں پیدا کر دی ہیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (علیہ السلام) نے کہا کہ جب میں ان میں موجود تھا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا یا رشا، الحکیم تکم۔ بیان کیا کہ پھر کہا جائے گا کہ بعد میں وہ لائے پاؤں لوٹ گئے تھے۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد و عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا کہ انھیں اس کا خیال آئے۔

۱۴۴۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نیمہ میں تھے آپ نے فرمایا کیا تم اس پر غور ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک تہائی رہو؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے آدھا ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی

جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا ہی
لیسر ہو گا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ اہل شرک
کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل
کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

۱۲۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے باطنی نے حدیث بیان کی، ان
سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابو الغیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ادا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب پہلے آدم
علیہ السلام کو پکڑا جائے گا پھر ان کی نسل انھیں دیکھے گی تو کھ جائے گا کہ یہ تھا کہ ہر آدم
آدم ہیں وہ کہیں گے کہ لیک و سدیك اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انہی نسل کے جنہوں کو
نکال ڈالو۔ آدم عرض کریں گے۔ اے رب! کتنوں کو نکالوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سویرے
ننانوے کو نکال دو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ جب ہم میں سویرے سے ننانوے
نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے آنحضرت نے فرمایا کہ تمام متوں میں
سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت

ہوگا۔ اذقت الاذقة، یعنی قیامت قریب آگئی۔

۱۲۵۰۔ محمد سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان
کی ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے ادا ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آدم
علیہ السلام عرض کریں گے حاضر ہوں تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے۔ تمام بھائیوں تیرے
ہی ہاتھوں میں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انھیں
نکال دو، آدم پوچھیں گے جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے
اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کرو گے حالانکہ
وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کو یہ بات
بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یا رسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا جو ایک ہزار
میں سے جنت کے لیے منتخب ہوگا آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یا جو
ماجوہ کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا جو جنت میں جائے گا پھر آنحضرت نے
نے فرمایا ان ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک
تہائی حصہ ہو گے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تحسین کی پھر آنحضرت

ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ
وَمَا أَتَمَّ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ
فِي جُلْدِ الشَّوْازِ أَسْوَدَ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ
فِي جُلْدِ الشَّوْازِ الْأَحْمَرِ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
سَلِيمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
آدَمُ فَتَرَامِي دَرِيَّتَهُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكُمْ أَدَمُ يَقُولُ
لَبَيْكَ وَنَعْدَايُكَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثْ جَهَنَّمَ مِنْ دَرِيَّتِكَ
يَقُولُ يَا رَبِّ كَفْرًا خُجِرَ يَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مَائَةٍ
نَفْسَةً وَتَبْعَتَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَحَدٌ مَنَامَنَ
مِنْ مَائَةٍ نَفْسَةً وَتَبْعَتَيْنِ فَمَاذَا يَبْعَثُ مَنَامَنَ قَالَ إِنَّ
أَوَّلِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الشَّوْازِ الْأَسْوَدِ۔

۸۵۲۔ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ دُرُكَةَ
النَّارِ قَبِيضَتَيْنِ مِثْلَيْهِ۔ أَرَأَيْتَ الْأَرَقَّةَ اقْتَرَبَتْ لِنَارِكُمْ
۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي مُوسَى حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَيْكَ وَنَعْدَايُكَ وَالْخُجِرُ فِي
يَدَايِكَ، قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثْ النَّارِ، قَالَ وَمَا
بَعَثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَبْعَتَانِ وَتَبْعَةٌ
وَتَبْعَتَيْنِ، فَمَا الْكَافِرِينَ يَشْتَبِهُ الصَّيِّبُ وَتَقَعُ كُلُّ
ذَاتٍ حَتْلٍ حَتْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكُورَى وَمَا هُمْ
بِسُكُورَى وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ
ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذَالِكُ
الْوَحْلِ؟ قَالَ الْبَشَرُ وَالْأَنْفُ مِنَ الْخُجِرِ وَمَا خُجِرُ
أَلْفٌ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ نَشَرُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدَيْهِ
إِنِّي لَا أَلْطَمُ أَنَّ تَكُونُوا أَلْفًا أَهْلُ الْجَنَّةِ، قَالَ
فَحَمْدُكَ اللَّهُ وَكَذَبُوا نَأْتَمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدَيْهِ

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہو گے تنہا ہی مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید دان جو گدھے کے گے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقطعت بہم الاشیاء کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں خراب ہو کر کھڑا ہوگا، کان کی ٹوک۔

۱۲۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ پسینہ میں ستر لپور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کس کا پسینہ زمین پر ستر چھوٹ چکے ہو، گداور نہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قعاص اور اسی کے لیے الحاقہ کہا گیا ہے کہ چونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا، الحاقہ اور الحاقہ، ہم معنی ہیں اسی طرح، القادحہ، الغاشیہ اور الصاخۃ، بھی اور القعابین کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کر دیں گے۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۲۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیے کہ اسے

إِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ تَكُونُوا أَشْطَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّكُمْ تَكُونُونَ فِي الدَّامِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الْبُحَيْرَةِ الْأَسْوَدِ وَالْزُّقْمَةِ فِي ذُرَاهِ الْحِمَارِ۔

۸۵۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَلَا تَكُونُونَ أَوْ لَيْتَكُمْ أَنْتُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَشْيَاءُ۔ قَالَ أَبُو مَسْلَدَةَ فِي النَّبَيَا۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رُجْعِهِ إِلَى النَّاسِ ذَمِيرًا۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْعَدْنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَعْمَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُحْمَلُهُمْ سَبْعًا إِذَا احْمَمُوا۔

۸۵۴۔ الْقِيَامَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ لَا تَرَى فِيهَا الثُّوَابَ وَخَوَاقِ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدَةٌ وَالْفَارِعَةُ وَالْفَاشِكَةُ وَالْقَاضِيَةُ وَالنَّاعِيَةُ عَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلُ النَّارِ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْزُودٍ حَدَّثَنَا شَيْفِيُّ بْنُ شَيْفِيٍّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَالِدًا مَاءً۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْقَبْرِِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ وَدَّاهُ مَقْلَبَةً

لَا خَيْرَ فَلَیْسَ حَالَهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَیْسَ شَعْرٌ وَمِنَّا دُ
وَلَدِ وَرَهْمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ یُؤْخَذَ لِإِخْبِرَ مِثْ
حَسَاتِهِ فَإِنْ كَدَّ لَیْسَ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِثْ
سَيِّئَاتِ إِخْبِرَ فَمُكْرِهَتْ عَلَیْهِ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الْقَلْبِيُّ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ
أَبْنِ دُرَّجٍ وَنَزَعَنَا مَا فِي مُسْنَدِ وَرَهْمٍ مِنْ غِلٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى النَّاجِیِ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدَّارِیَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: یُخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ
مِنَ النَّارِ فِیْ حُسْبُونٍ عَلَى قَطْعِهِ لَا یَبْقَى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فِیْقَعُونَ
لِیَعْتَمِدَ مِنْ بَعْضِ مَخَالِبِ مَا كَانَتْ یُؤْتَمِرُ فِی الدُّنْیَا حَتَّى إِذَا
هَذَا یُؤَادُّ لَوْ أَنَّ كُفْرًا فِی دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَ الَّذِیْ لَیْسَ
مُحَمَّدٌ بَشَرٌ وَلَا حَادِثٌ هَذَا هُوَ الَّذِیْ یُؤْتَمِرُ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ یَنْزِلُ
بَارِئٌ مَنْ تُوْقِشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ
ابْنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَیْکَةَ عَنْ مَا لَیْسَةَ
عَنِ الشَّیْخِ مَلْکِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ تُوْقِشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ فَمَنْ لَیْسَ
یَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا
یَسْبِرُ قَالَ ذَٰلِكَ الْقَوْمُ۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا ثَنَیْ عَنْ وَرَاحَةَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا یَحْيَى عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَیْکَةَ قَالَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ وَتَابِعَهُ ابْنُ جُرَیجٍ وَحَسَنُ بْنُ سَلِیمٍ
وَأَبُو بَرٍّ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ ابْنِ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ الشَّیْخِ مَلْکِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَیْ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْشُورٍ حَدَّثَنَا دُؤْدُ
ابْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ حَدَّثَنَا
عُبْدُ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَیْکَةَ حَدَّثَنَا ثَنَیْ الْغَاسِمُ بْنُ

(اس دنیا میں) معاف کرنے۔ اس لیے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہونگے۔ اس سے پہلے کہ
معاف کر لے کہ اس کے بجائے کے لیے زمین طرح پر اس نے ظلم کیا ہوگا، اس کی نیکیوں
میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں
اس پر ڈال دی جائیں گی۔

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث
بیان کی تو نزاع مافی صد و درہم من غل، کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو المتوکل الناجی اور ان سے ابو سعید خدری رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین جہنم سے چھٹکارا پا
جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انھیں روک لیا جائے گا اور ہر ایک
کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی
اور صفائی ہو جائے گی تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت لے گے پس اس
پل پر اس نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ بدھیر غرق مہ ان سے ہلکا
حساب لیا جائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا
آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حساب میں کھود کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ
اس پر میں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ بدھیر غرق مہ ان سے ہلکا
حساب لیا جائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا
آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۷۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، اسی طرح اور روایت کی ثابت، ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب،
اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح... بن عبادہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن
ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے

حائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ پس جس کا نام اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو غریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو حرف پیشی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کوہود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۲۵۹- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، انس وروح بن جواد حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پس سونا ہو تو کیا اس کو اپنی نجات کے لیے افریغ دے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا یعنی ایمان عمل صالح)۔

۱۲۶۰- ہم سے عیون بن حصص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حنیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمانی نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے ساتھ دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی داسی دنیا میں عمل کرے (کے) استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (اسے) راہ خدا میں خرچ کر کے ممکن ہو اسے بچنے کا سامان کر لینا چاہیے) عائشہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عرو نے حدیث بیان کی ان سے حنیفہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے بچو! پھر آپ نے چہرہ پھر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو! اور پھر اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک پھر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا یہاں نے اس پر خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھیانکے تو اسے چھو بات کے ذریعہ (جہنم پہنچا جائے)

مَحَبَّةٌ خَدَّيْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ نَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَمَا مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا رَكَنَ بَيْنِيهِمْ فَمَنْ يَحْسَبُ يَحْسَبُ حَسَابًا لَيْسَ بِأَنْفَالٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدًا يَنْقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذَابٌ۔ ۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا رَوْثُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بِحُجَّاتِكُمْ يَا كُفْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ تَوَكَّانَ لَكَ مِلٌّ أَوْ دَرَضٌ وَهَبًا كُنْتَ تَفْتَنِي بِهِمْ يَقُولُ نَعَمْ يَقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ مُثْلَتَ مَا هُوَ أَلَيْسَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي آلَةُ عُمَيْسَ قَالَ حَدَّثَنِي حَنِيفَةُ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيِّئَتُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ شَرْحِمَانٌ تَقَرَّبُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُهُ اللَّهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَكَوْنُ لِبِشْقٍ تَمَرَّةٍ۔ قَالَ آلَةُ عُمَيْسَ حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ حَنِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْمَوْهُ وَأَسَاءَ شَلَا ثُمَّ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلْقُوا النَّارَ وَكَوْنُ لِبِشْقٍ تَمَرَّةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَيْكِمَةً طَيِّبَةً۔

۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار بلا حساب داخل ہوں گے۔

۱۴۶۱ھ سے عمر بن میر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمین نے حدیث بیان کی، اور مجھے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے شہم نے حدیث بیان کی، ان سے حمین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ پوری امت گذری، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گذرے کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ بیس افراد گذرے (جو ان پر ایمان لائے تھے) اور کوئی نبی تنہا گذرے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کو بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ ان کی طرف دیکھو تو بہت بڑی جماعت کی دھندل تھوڑا دکھائی دے رہی تھیں، فرمایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے کسے جو لوگ ہیں ان کی تعداد ستر ہزار ہے، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں نکواتے تھے۔ چوری نہیں کرتے تھے۔ شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضرت کی طرف عکاشہ بن معن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑے اور عرض کی کہ آنحضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

۱۴۶۲ھ سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عکاشہ بن معن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی چادر جو ان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے دعا کی اے اللہ انہیں بھی ان میں سے کر دے اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا

باب ۵۵۵۔ یَنْحِلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ
۱۴۶۱ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَحَدَّثَنِي أَبِي سَيْدٍ بْنُ دُرَيْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضْتُ عَلَى الْأَمَمِ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْأَمَمُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْفَقْرُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْفُسْرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْخَنَسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ وَحْدَهُ فَطَلَّ بِتِلْكَ الْأَسْوَادِ كَثِيرًا قُلْتُ يَا جَبْرِ مِلْ هُوَذَا أَمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنْ الْفَقْرُ لَمْ يَلْ الْأَمَمُ فَطَلَّ بِتِلْكَ الْأَسْوَادِ كَثِيرًا قَالَ هُوَذَا لَمْ يَلْ أَمَّتِكَ وَهُوَ لَا يَسْبِقُونَ أَلْفًا قَدْ أَمَّهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلَا؟ قَالَ كَانُوا لَا يَسْكُنُونَ وَلَا يَسْتَوُونَ وَلَا يَسْتَوُونَ وَ عَلَى أَرْبَعِهِمْ يَسْكُنُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ۔

۱۴۶۲ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْحِلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَمَّتِي دُرَّةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ وَجَدُوهُمْ رِضَاءَةً الْقَمَلِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَقُولُ نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ

ستر ہزار کی تعداد میں میں عکاشہ اور سب لاکھ کے اظہار کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس معنی میں استعمال ہوئی ہے، طبعی معنی مراد نہیں ہیں۔

أَهْلُهَا الْفَقْرَاءُ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۱۴۶۷۔ أَحَدُنَا مُسَدَّدٌ خَلَعَ ثَوْبًا إِسْمَاعِيلَ أَحَبُّنَا سَيِّدَاتُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَنْ أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِبَتْ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَنَاقِبُ عَامَّةٍ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسْكِينُ وَالْمُحَابَّاتِ الْجَيِّدَاتِ مُجْتَبَوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ آمَنُوا بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُتِبَتْ عَلَى بَابِ النَّارِ فَاذْأَعَامَّةٍ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ -

۱۴۶۸۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُعْتَمِدٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ حَدَّثَهُ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَى النَّارِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شَعْرٌ سِيدٌ ثُمَّ يَمْلَأُ مِثْلَ مِثْلٍ مِثْلَ مِثْلٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيُزَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيُزَادُ أَهْلُ النَّارِ رُحْدًا إِلَى حُرْبِهِمْ -

۱۴۶۹۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَّيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَبْعَةَ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَوَلَّوْنَ لَبِيكَ رَبَّنَا وَسَعْدَا لَبِيكَ، يَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ يَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ مَا هِيَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَا أُحْطَى عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا -

۱۴۷۰۔ أَحَدُنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَمِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ يَقُولُ: أُمِيبٌ حَادِثَةٌ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا رشبِ حجاج میں، تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے، اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت بخت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل حنت، تمہیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرلے گا۔ اے اہل جنت، جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لیے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بے لایم خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر نازل نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ عاترہ رضی اللہ عنہا بدر کی

يَخْبَأَتْ أُمَّتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَزَمْتُ مِثْلَ حَدِيثِكَ وَمَتَّى فَإِنْ تِلْكَ فِي الْجَنَّةِ أَهْبِذْ وَانْثَرِي الْخُحْرَى سَرَى مَا آمَنْتُمْ، فَقَالَ وَنَحْلُكَ أَذْ هَيْلَتِ أَذْ جَنَّةٌ وَاجِدَا هِيَ؟ إِنَّهَا جَنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَكُنِيَ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ -

طرائق میں شہید ہوئے وہ اس وقت زور تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ عارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں ممبر کروں گی اور صبر پر اجر کی امید وار ہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضرت نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہو گئی ہو، جنتیں بہت سی ہیں اور وہ عارثہ رضی اللہ عنہا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَمٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُؤَسَّى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلزَّكَاكِ الْمَشْرُوعِ - وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعِزُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا ذَوَاكِبٌ فِي ظِلِّهَا مَاءٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النَّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عِمَاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا ذَوَاكِبٌ الْجَوَادُ الْمُعْتَمَرُ الشَّرِيعُ مَاءٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا -

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسماء نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرسے و فیل شتانوں کے درمیان تیر چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سورسوسال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمرہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سوسال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدٌ خَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعٌ مِائَةً الْهَبْ - لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مَتَمَّا سَكُونُوا أَخِذُوا بَعْضُكُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُودُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَسْرِ لَيْلَةٍ الْبَدْر -

۱۴۷۲۔ ہم سے ثقیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی و ستر ہزار یا ستر لاکھ بیان کیا کہ وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھیلے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْتَرِآءُونَ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل جنت! اپنے آپ کے درجوں کے۔

اَنْفَرَتْ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَنْفَرُ اَمْرُؤُنَ الْكَوَاكِبِ فِي السَّمَاءِ - قَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ ثَلَاثُ النَّحْلَانِ بَيْنَ ابْنِ عِيَّاشٍ كَقَالَ اَسْمَهُدَا كَسِمَعْتُ اَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَبِزَيْنٍ فَيُفِيهِ كَمَا تَنْفَرُ اَمْرُؤُنَ الْكَوَاكِبِ الْغَارِبِ فِي الْاَوْقَانِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ

۱۴۴۴- حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ يَسَّارٍ رَحِمَهُمَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَلَسَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: اللهُ تَعَالَى لَا هُتُونَ اَهْلُ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْيَوْمِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ لَعَمْرُؤُا اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَونَ مِنْ هَذَا وَاَنْتَ فِي صَلْبِ اَدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْءٍ فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِهِ -

۱۴۴۵- حَدَّثَنَا اَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَرَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الشَّيْخَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمْ النَّارِيُّونَ ثَلَاثُ مَا لَشَّاعِرِي - قَالَ الْقَفَّارُ بَلِيسٌ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ: اَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّيْخَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ -

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَتَّى عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَلَسَّ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الشَّيْخِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَعْمٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْتَبِشِرُونَهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمُجْتَمِعِينَ -

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحَدَّادِيِّ

بالا خانوں کو اس طرح دکھیں گے جس طرح تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے والد نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے ہم مشرق یا مغرب انقی میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۱۴۴۴- مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غزدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا۔ اگر تمہیں روئے زمین پر کوئی چیز میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم کی بیٹیہ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم اسی پر اصرار کرتے رہے کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ گے (اس لیے اب عذاب سے تمہیں دوچار ہونا ہی ہے)

۱۴۴۵- ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ "نفاذیہ" ہوں گے۔ میں نے پوچھا نفاذیہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد منافقین ہیں ان کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ پھر میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ابو حمزہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جہنم سے شفاعت کی وجہ سے لوگ نکلیں گے، انھوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۴۴۶- ہم سے ہریرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انھیں چھو چکی ہوگی، اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جہنمیں کہیں گے۔

۱۴۴۷- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید

خدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل
خفیت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گھاگھا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو
اس وقت ایسے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر کوئلے کی طرح ہو
گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں ”نہر حیاۃ“ (زندگی کے دریا) میں ڈالا جائے گا
اسی وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا
کرکٹ کا دانہ اُگ آتا ہے یا راوی نے ”حیۃ السبیل“ کہا و حیل السیل کے
بجائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے
زور و زحکا پٹا پٹا یا پو وہ اُگتا ہے۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے ثمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ علیہ السلام سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انکار نہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو ذریعوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو دانگا رے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اسی کا دماغ کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی یا دیگر چیز کھاتی ہے،

۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عیثیہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دو رخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہ بھی نہ لے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کے ذریعہ۔

دو وزخ سے لپٹنے کو چاہیئے۔

وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ وَأَهْلُ النَّارِ يَقُولُ اللَّهُ
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَيْرٍ مِنْ خَوْفِي مِثْ
أَيْتَانِ فَأَخْرَجُوهُ فَيَعْرُجُونَ قَدْ امْتَحِنُوا وَ
عَادُوا أَحَبَّأَ فَيُلْقَوْنَ فِي كَهْرُاجٍ لَا فَيُتَبَتُّونَ
كَأَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ أَوْ كَالْحَبَّةِ
السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ
تَرَوْا أَنَّهُمَا نَبِيتٌ صَفَرَاءُ مُلْتَوِيَةً -

١٢٨ هَكَذَا لَمُنِي مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْهُدَا
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ
سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ سَمِعْتُ التَّيَّحِيَّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْتَّارِعْدَا يُبَايِعُونَ الْغِيَاثَةَ
فَرَجُلٌ تَوَضَّعَ فِي الْخَبْصِ قَدْ مِثَهُ جَمْرَةٌ يُغْلَى
مِنْهَا مَاءُهَا -

١٢٩ أَحَدُ شَأْنَيْ عِبَادِ اللَّهِ مِنْ رَجَاءِ حَدِّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
السَّيِّئَ مَلَى اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَهْوَنَ
أَهْلٍ النَّارِ عَذَابًا أَبَا يُؤْمَرُ أَقْبِيَا مَوْجِلُ عَلَى أَحْمَصِ
قَدَّامِيهِ جَمْرَتَانِ يَغْثَى مِنْهُمَا وَمَاعُهُ كَمَا يَنْفِلُ
الْبُزْجَلُ وَالْمُتَقَرَّمُ-

٢٨٠ أَحَدَانَا سَلِيمَاتُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ خَيْمَةَ عَنْ عِدَايِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذُ مِنْهَا. ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذُ مِنْهَا. ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَنُورَ بِشِقِ
ثَمَرِهَا كَمَنْ لَمْ يَجِدْ لِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ -

٤٨١ كَذَا ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَاوُدُ بْنُ وَحْيٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

خَبَّابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِشْرَةً
 عَنْهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ نَفَلَتْ تَفْعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَيَجْعَلُ لِي فِي خُفَّيْهِ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَقَبِيضَةِ يَدِي مِنْهُ أَمْ وَمَا يَمِ
 ۱۲۸۴ أَحَدًا كُنَّا مُسَدَّدًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ تَوَنُّ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا
 حَتَّى يَبْرُجْنَا مِنْ مَكَانِنَا نَيَّا تَوَنُّ أَدَمَ فَيَقُولُ تَوَنُّ
 أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ سَيِّدًا نَفَخَ فِيكَ مِنْ
 رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لِلَّهِ فَاشْفَعُ
 أَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنُكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ وَيَقُولُ اسْتَوْأَوْحَا أَقَلَّ رَسُولُ بَيْتِهِ
 اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنُكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ اسْتَوْأَوْحَا مَوْسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَكْذُرُ خَطِيئَتَكُمْ اسْتَوْأَوْحَا عِيسَى
 نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اسْتَوْأَوْحَا مُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غَفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
 وَمَا تَأَخَّرَ نَيَّا تَوَنُّ فَاشْتَدَّ دُونَ عَلَى رَبِّي فَاذْأَنِي شَفَعْتُ
 وَتَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُو عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ إِذْ قُمْتُ
 ذَا سَلِّ سَلِّ تَعْلَطُ وَقُلْ لِيَسْتَعْمِدُوا شَفَعْتُ ثُمَّ
 فَاذْ قُمْتُ رَأَيْتُي فَاخْتَدَمْتُ رَبِّي بِتَحْمِيْنِي يَعْزِيئِي ثُمَّ
 اسْتَعْمِدْتُ فَيَحْدُثُ لِي حَدَثًا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ مِنَ النَّارِ
 أَذْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَا قُمْتُ سَاجِدًا وَتَشْكُهُ
 فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الثَّوَابِعَةِ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ
 إِلَّا مِنْ حَبْسِهِ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ
 عِنْدَ هَذَا آخِي وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا، آنحضرت کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا تھا، آنحضرت
 نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں
 جہنم میں ٹھونک کر رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھو جاتا رہے۔

۱۲۸۴۔ ہم سے سعد بن حذیفہ بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
 اس سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس
 وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے
 جائیں تو سود مند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں
 چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ
 نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کا اندر اپنی روح
 پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے ہمارے
 رب کے حضور میں شفاعت کر دیں، وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر
 وہ اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تو مجھ کے پاس جاؤ، وہ سب سے
 پہلے رسول میں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی نفرت کا ذکر
 کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حبیل
 بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں
 ہوں اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
 جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن
 یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور
 کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی
 کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے
 تمام لگے پھیلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے
 اس وقت میں اپنے رب سے اجازت و شفاعت کی، چاہوں گا اور سجدہ میں گر
 جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر
 کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو، مانگو، دیا جائے گا کہہ دو سنا جائے گا، شفاعت کرو
 شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حد بیان کروں گا، ایسی
 حد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر

کر دی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اس طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب شفاعت کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے رد کا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابو جاسع نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی جن کا نام ”جہنمیین“ رکھا جائے گا۔

۱۲۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیرکب جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، جو قوف ہوتی ہو کیا کوئی جنت ایک ہی ہے خبیث تو بہت سی ہیں اور حارثہ ”الفر دوس الاعلیٰ“ جنت کے اونچے درجے میں ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف چھانک کے دیکھے تو تمام فضا کو منور کر دے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے؛

۱۲۸۵۔ ہم سے ابو الیاس نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے ضروری، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی تو وہاں اسے جگہ ملتی، تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا سَدِّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَجَّازٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ تَوْمٌ مِنَ النَّارِ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسْتَوُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۝

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُمٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَلَقَ حَادِثَةً يَوْمَ بَدْرٍ صَابِغَةً عَذَابٍ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَادِثَةٍ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكُ وَإِلَّا سَوْتُ تَوَلَّى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا هَبْنِي أَبْجَنَّةً وَاجْعَلِي هَاهُنَا إِمَامًا جَنَانًا كَثِيرَةً، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى قَالَ غَدَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَلَقَّابُ تَوَلَّى أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدَامَ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَوَلَّى أَنْ أَمَّا مَنْ تَوَلَّى نِسَاءً أَهْلِي الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الدُّنْيَا لَا تَأْكُلُ مَا بَيْنَهُمَا وَكَلَامٌ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنْصِيفُهَا يُدْنِي الْجَنَانُ رَحْمَةً مِنَ الْمَنَانِ وَمَا فِيهَا۔

۱۲۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو آيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرِيحَى مَعْعَدًا مِنَ النَّارِ لَوْ أَنَّكُمْ لَبِذْذًا شَكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرِيحَى مَعْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ

لَوْ أَحْسَنَ لَيْكُنْ عَلَيَّهِ حَسْرَةٌ -

ٹھکانا بھی رکھا یا جانے لگا کہ اگر مجھے عمل کیے ہوتے تو وہاں مجھ لمتی ہوتا کہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ م سے قتیبہ بن سعید سے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، ان سے مروی، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ابو ہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی تم سے نہیں پوچھے گا۔ کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ م سے عثمان بن ابی شیبہ سے حدیث بیان کی، ان سے جریر سے حدیث بیان کی، ان سے منصور سے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جائے یا اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیتے اور آپ کے آگے کے امت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ م سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ سے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

۱۴۸۶ أَحَدُنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَكَ يَفَائِلِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا آتَتْ مِنْ جُزْءِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِعًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ -

۱۴۸۷ أَحَدُنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَوْبِرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمُ عَلَمٌ أَخَذَ أَهْلُ النَّارِ حُزُوًا بِمَا أَخِي أَهْلُ الْجَنَّةِ دُخُولُ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ يَا بَيْنَهُمَا فَيَقْبَلُ إِلَيْهِ أَمَّا مَلَأُهَا فَيَسْرِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدَ تَعَامُلًا فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةً أَمْثَلَهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسَحَّرَ مِنِّي أَوْ تَصَحَّحَ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحِجَّكَ حَتَّى بَدَأَتْ كَوَاجِدُهُ وَكَانَ يَقُولُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنُورًا -

۱۴۸۸ أَحَدُنَا مَسَدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوَيْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ يَشْعُمُ؟

باب ۵۵۸ الرقاق جحر جحمتہ

۸۵۸- مراد، جہنم کا پل ہے۔

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ
 أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ نَفْسًا مَحْمُودًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعِيدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى
 رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ هَلْ تَصَلَّاتُ وَتُ
 فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَكَ سَحَابٌ تَأْتُوهُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ تَالِ هَلْ تَصَلَّاتُ وَتُ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرُ لَيْسَ
 دُونِهِمْ سَحَابٌ تَأْتُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكَ
 تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ النَّاسُ
 فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْهُ
 مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ
 الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الْكَلْبَ وَغَيْرَ ذَلِكَ
 هَذِهِ الْأُمَمُ فِيهَا مَنَافِقُونَ مَا يَأْتِيهِمْ اللَّهُ فِي
 غَيْرِ الْقُدْرَةِ الَّتِي يَغْفِرُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ كَعُودِيَا لِلَّهِ مِنْكَ هَذَا مَا نَسَخَتْهُ يَا بَنِي
 آدَمَ إِذَا أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ يَا بَنِي آدَمَ
 الْغُفْرَانُ الَّتِي يَغْفِرُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَ وَيُخَرِّبُ جَحِشُ
 جَحْمَتِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ
 أَقْلَ مِنْ يَحْيَى وَدَعَاءُ الْمُرْسَلِ يَوْمَ مِثْلِ شَوْكِ
 اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ
 السَّعْدَانِ أَمَّا رَبُّكُمْ شَوْكُ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
 عَبْدُ اللَّهِ لَا يَحْكُمُ تَدْرِعُهَا إِلَّا اللَّهُ تَنْصَلِفُ
 النَّاسُ يَا عَمَلِيَهُمْ مِنْهُمْ الْمُؤْتَقِ بِعَمَلِهِمْ وَمِنْهُمْ
 الْمُتَعَدِّلُ ثُمَّ يَجُوزُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنْ

۱۲۸۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں سعید اور عطایہ یزید نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمد بن حنفیہ
 بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں عطایہ یزید لثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یا رسول
 اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا
 سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ
 ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں! یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا
 جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودھویں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری
 ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کبھی تم
 اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع
 کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے
 جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے
 جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی
 اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس
 اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمہارا
 رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں، اور ہمارا رب ہمارا
 پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارا پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے
 اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر
 اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور
 اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور
 وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے
 دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
 پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق چک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلکے ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پائیں گے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے ناراض ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا، جنھیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدے کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جگہ کو کھلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے مماء الحیاء (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دانے کا کوپل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب اس کی لپٹ لے مجھے جہنم سے لے کر اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمایا اگر میں تمھاری یہ مطالبہ پورا کر دوں تو تمھاری دوسری چیز مانگی شروع کر دو گے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے رب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ انیسویں، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمھاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تمھارے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگوں گے،

الْقَمَّارِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَرَادَ أَنْ يُنْخِرَ مِنْ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْخِرَ مِنْ مِثْنٍ كَانَ كَيْتُهَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا الْكَلْبُ شَكَّةَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَيُغَيِّرُ قُلُوبَهُمْ يَعْلَمُ مَنَ الْإِنَارِ السَّجُودِ وَحَدَّثَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ تَأْمُلُ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَشْرَ السَّجُودِ وَيُخْرِجُهُمْ قَدْ امْتَحَنُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْتَبِهُونَ نَبَاتُ الْجَنَّةِ فِي جَبَلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقِيلٌ يُوْجِبُهُ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَمْتُ بِكَ بِحَبْلِي وَأَخَذْتُ ذِكْرًا وَمَا صَافٍ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَنْدَالُ مِيْنًا عُوَالَهُ فَيَقُولُ لَقَدْ إِنْ أَطْعَمْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا عِيْدَ لَكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ فَيُغَيِّرُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَيَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَدْ سَمِعْتُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ رَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَبَيْتُكَ ابْنِ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ فَلَا يَنْدَالُ مِيْنًا عُوَالَهُ فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَطْعَمْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا عِيْدَ لَكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ، فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَائِقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ عِيْدَهُ فَيُغَيِّرُ بِلَهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا رَأْيَ مَا زِيْنَهَا مَسَكْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَسْكُنَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ رَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَبَيْتُكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقِي خَلْقَكَ فَلَا يَنْدَالُ مِيْنًا عُوَالَهُ حَتَّى يَتَّحِدَ، فَإِذَا صَحَّ وَشَهُ أَدْنَى لَهُ يَأْتِي عَمُودِي فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَسَمَّ مِنْ كَذَا فَيَسْمَعُ، ثُمَّ يَقَالُ لَهُ تَسَمَّ مِنْ كَذَا فَيَسْمَعُ حَتَّى تَقْطَعُ رِيْمَ الْأَمَانِي فَيَقُولُ لَهُ هَذَا الْكَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالُوا

أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمَّا يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِمَّنْ حَدَّثْنَاهُ عَنْ رِثْمَةَ ابْنِ أَبِي قَتْلَبَةَ هَذَا الْكَوْثَرُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْكَوْثَرُ وَغَسْرَةُ آمُشَالِمَ قَالَ أَبُو مَرْزُوقٍ حَقَّقْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ.

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

افسوس، ابن آدم تم کتنے فہرنگن ہو، وہ شخص عرض کرے گاے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بد سخت فرد نہ بنا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ ہنس دے گا تو اسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تفہیم و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نعمتیں دی جاتی ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ۵۹ فی الخوض و قول اللہ تعالیٰ: إِنَّا عَظَمْنَاكَ الْكَوْثَرُ، وَ قَالَ عَلَيْهِ اللَّهُ ابْنُ رَبِيعٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْبَرْتُ حَتَّى تَلْعَقُونِي عَلَى الْخَوْضِ.

۱۴۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَدَّ طَلْعُكَ عَلَى الْخَوْضِ: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ وَبْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمَجْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَدَّ طَلْعُكَ عَلَى الْخَوْضِ وَ لَيْزُ فَعَقَ رِجَالُكُمْ تَحْتَ لِحْيَتِكُمْ دُونِي فَأَقُولُ يَارَبِّ أَصْحَابِي قِيمَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُ شُؤْا بَعْدَكَ - تَابِعَهُ عَاصِمٌ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ: وَ قَالَ حَمِصٌ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا، اور عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔

۱۴۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شعیب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، انھوں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اہم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر ان میں سے سانسے سے ہٹا دیا جائے گا تو وہ کہوں گا کہ لے میرے رب، میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں، اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو داؤد کے واسطے سے کی اور حمص نے ابو داؤد کے واسطے سے کی، ان سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ہی حوض ہے دانتے ہی مائلہ پر جتنا جبراء اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی انھیں ابو بشر عطاء بن سائب نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: الکوفہ سے مراد بہت زیادہ بھلائی و خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔ ابو بشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "کوفہ" جنت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔

۱۴۹۳۔ م سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دو دھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴۔ م سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیائے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵۔ م سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ان سے ہریر بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد جیسے چھتے تھے میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ شر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی برابر کو فنک تھا کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا مَكَّةُ حَوْثٌ مِنْ كَمَا بَيْنَ جَبْرَاءَ وَادْرَحَ۔

۱۴۹۲ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكُوفَةُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ رِيسًا؛ قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ سَعِيدُ بْنُ أَنَسٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ: النَّهْرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ رِيسًا۔

۱۴۹۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْثِي مَسِيرَةٌ شَهْرٍ مَاءٌ ذُو أَجْبِيفٍ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْبُشْبُوكِ وَكَيْفَ أَتَانَهُ الْخُجُومُ السَّمَاءُ مِنْ شَرِبَ مِنْهَا قَدْ يُلْطَمُ أَبَدًا۔

۱۴۹۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَنَاةَ حَوْثِي كَمَا بَيْنَ أَيْكَةَ وَمَنْعَةَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْوَدِّ بَارِعَةً كَعَدِّ مَجُومِ السَّمَاءِ۔

۱۴۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَنَا أَنَا وَمِيثَرُ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِشَهْرٍ قَنَاةَ قِيَابِ السَّدِّ الْمَجُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوفَةُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَنَاةً طَيِّبَةً أَوْ طَيِّبَةً مِنْكَ أَوْ فَسَّرَ شَلَّكَ هَذِهِ۔

۱۴۹۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ حَزِيمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرَدَنَّ عَلَى نَاسٍ مِنَ أَصْحَابِي الْخَوْضُ حَتَّى يَرْفُفَهُمْ أَخْلَجُوهُمُ حَتَّى دُوِّنِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ ثَوَّابَعَدَكَ .

۱۴۹۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَطَرْتُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مِنْ مَرَعَى شَرِيبٍ ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَلْبَسْ أَسَدًا ، لَيَرَدَنَّ عَلَى أَقْدَامٍ أَعْرَضْتُمْ وَ يَحْدِثُونِي ، ثُمَّ يُجَالِسُنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعْتُ النَّعَّانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ يَقُولُ : هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُنِي فِيهَا فَأَقُولُ : إِنَّهُمْ يَتَوَيَّرُونَ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ ثَوَّابَعَدَكَ ... فَأَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلًا بْنَ عَمْرِو بْنِ كَيْلَانَ . وَ قَالَ ابْنُ عِيَّاشٍ مَضًى لَبَدًا ، يَقَالُ سَجِيئٌ ، بَعِيدٌ . وَ أَشْهَدُهُ أَبَعَدَكَ ، وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ الْحَبِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرَدَنَّ عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دَهْطًا مِنَ أَصْحَابِي ، يُكْسَحُكُونَ عَنِ الْخَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي ، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدٌ ثَوَّابَعَدَكَ ، إِنَّهُمْ ارْتَدَّ دَا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَمَرِيُّ .

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ

۱۴۹۶۔ ہم سے مسلم بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انھیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی تھے لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم تھیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

۱۴۹۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معروف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص بھی میری طرف سے گزرے گا وہ اس کا پانی پیئے گا۔ اہل جو اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیسا نہیں ہوگا اور وہاں ایسے لوگ آئیں گے جنھیں میں پہچانوں گا اور وہ نہیں پہچانیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا ابی حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنی، اور کہا کہ کیا یونہی آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ اور میں نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے تھے (یعنی یہ کہ آنحضرت فرمائیں گے کہ) میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ دہشتور سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص، دور ہو جس نے میرے بعد تبدیلی کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”صحفا“، یعنی بعد ہے، بولتے ہیں ”صحیق“، یعنی بعید، اصحقر یعنی بعدہا۔ احمد بن حنبل بن سعید الجعفی نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے ایک جماعت پر پیش کی جائے گی پھر وہ حوض سے دور کر دیے جائیں گے، میں عرض کروں گا، اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لوگ اٹھ قدموں والی لوٹ گئے تھے۔

۱۴۹۸۔ ہم سے احمد بن ماری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ
أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْدُو عَلَى الْخَوَاصِّ
يَجَالُؤُنَ أَصْحَابِي فَيَحْكُمُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ

أَصْحَابِي كَيْتُؤُلُوكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدُهُمْ أَبْدَلَ لِقَائِهِمْ
إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ أَنْفَعَمَقَرُوا وَقَالَ
شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَلِّدُونَ - وَقَالَ
عُقَيْلٌ فَيَحْكُمُونَ وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ عَنْ الرَّهْزِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۴۹۹ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُسَدِّدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ مُلَيْكٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هَلَالٌ عَنْ عَطَاءٍ
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بَيْنَنَا أَنْتَا قَائِمٌ إِذَا دُشِرَتْ حَتَّى إِذَا عَرَضْتُمْ
خَدَجَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي دَبْيَهْمَ فَقَالَ هَلَكَ - فَقُلْتُ أَيْنَ؟
قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَمَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْتُ
إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمْ أَنْفَعَمَقَرُوا
إِذَا دُشِرَتْ حَتَّى إِذَا عَرَضْتُمْ خَدَجَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
دَبْيَهْمَ فَقَالَ هَلَكَ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ
قُلْتُ مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمْ أَرْتَدُّوا بَعْدَكَ
عَلَى أَدْبَارِهِمْ أَنْفَعَمَقَرُوا، فَلَا أَرَاكَ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا
مِثْلُ مَبَلِّ النَّعَمِ -

۱۵۰۰ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُسَدِّدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ خَفْصِ بْنِ مَاصِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَدُّ مَنَةٍ وَتَنْ
رَدَّ كَائِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى خَوْفِي -

۱۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

بیان کی، کہا کہ مجھے یونس سے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابن السیب نے
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی
جائے گی پھر انھیں اس سے دور کر دیا جائے گا میں عرض کروں گا میرے رب! یہ
یہ تو میرے صحابہ ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد
کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور
شبیب نے بیان کیا ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ... نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "فیعجلون" (دہمائے فیصلوں عنہ) کے بیان کرتے تھے۔
اور عقیل نے مدنیہ لوگوں "بیان کرتے تھے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے
زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبید اللہ بن رافع نے، ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے اسرار بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہلال نے
حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یساف نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت
سامنے آئے گی اور جب میں انھیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے
درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ
کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے پھر ایک اور گروہ
میرے سامنے آئے گا اور جب میں انھیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور
ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟
وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، نبی! میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہے؟ کہے گا کہ
یہ لوگ آپ کے بعد لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھا کہ ان میں سے
ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پا سکیں گے۔

۱۵۰۰۔ مجھ سے اسرار بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے شبیب نے، ان سے حفص بن
عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے گھر اور میرے درمیان خیت کے باغوں میں سے ایک باغ اور میرا
ممبر میرے حوض پر ہے۔

۱۵۰۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں
شبیب نے، ان سے عبد الملک نے بیان کیا۔ انھوں نے جناب نبی اللہ عنہ سے سنا،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا كَرَمُكَ عَلَى الْخَوْضِ .

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

۵۰۲ | حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحْمَدَ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ اسْتَرْفَ عَلَى الْيُسْبُرِ فَقَالَ:
إِنِّي فَزَعْتُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا
نُظَرُ إِلَى حَوْضِي إِلَّا أَنْ أُعْطِيَتْ مَفَاتِيحُ
خَوَائِنِ الْأَرْضِ أَذْ مَفَاتِيحُ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَالْكَرْنُ أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَاقِضُوا بَيْنَهُمَا .

۱۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہزادہ صمد کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کہانیاں دی گئی ہیں۔ یاد فرمایا کہ زمین کی کہانیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ اسی سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

۵۰۳ | حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَزْرَمِيُّ بْنُ
عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْخَوْضَ فَقَالَ : كَمَا
سَيُنْ أَلَسِيَّةُ ذَمْعَاءَ وَذَادَاتُ ابْنِ حَبِيبٍ
شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا
بَيْنَ مِثْلَيْهِ وَالْأَسِيَّةُ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدُ
أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَلَا مَا نِي ! قَالَ لَهُ قَالَ الْمُسْتَوْدُ
شَرِي فِيهِ إِلَّا نِيَّةً مِثْلَ الْكَوَاكِبِ .

۱۵۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہوگا جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی حدادی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر ان سے مستور نے کہا کہ کیا آپ نے الامانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں مستور نے کہا کہ ”اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔“

۵۰۴ | حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَوْيِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أَشْأَمِ بْنِ
أَبِي بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي عَلَى الْخَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَبْرُدُ
عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
مَتَى دِينِ أُمَّتِي، قِيلَ هَلْ شَعَرَتْ مَا عَمِلُوا ابْتِغَاءَ
وَاللَّهُ مَا بَرَّخُو يَزُجُّونَ عَلَى أَغْفَا بَعْدَهُ كَانَ ابْنُ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن ابی مویہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اشأم بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے صبح کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کر دوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الخ پاؤں لٹختے رہتے تھے

دین اسلام سے، ابن ابی ملیکہ کہہ کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ اسٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں، «اعقابکم تنکصون» توجعون علی العقب»۔
۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے تشبیہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان اعش نے خبر دی کہہ کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ان کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں «علقہ»، «لبتہ خون» بنتا ہے۔ پھر تے ہی عرصہ میں «منغصہ»، «گوشت کا قطر» پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں دماں کے پیٹ ہی میں، چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ خبت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور خبت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے «الا ذراع»، بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حادث نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب علقہ ہے، اے رب! اب مضغہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! رط کا یا لڑکی کا؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

۸۶۱۔ اللہ کے علم تقدیر کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ «واضلہ اللہ علی علمہ» اور ابو ہریرہ

آفِ مَلَيْكَةٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْقَابَنَا أَوْ تُفْنِنَ عَنِّي دِينَنَا أَوْ تُعَاقِبَكُمُ تَنَكُّصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ۔

باب ۸۶۱ فی القدر

۱۵۰۵۔ أَحَدُنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ الْأَقَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجْتَمِعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عِلْقَةٌ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ سَوْرَةٍ وَمَاجِلِهِمْ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ نَوَّاهُ اللَّهُ رَأَى أَحَدًا كَرَّ أَوَّلَ الرَّجُلِ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتُهُ وَبَيْنَهُمَا عِزٌّ بَارِعٌ أَوْ ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدَّخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتُهُ وَبَيْنَهُمَا عِزٌّ بَارِعٌ أَوْ ذِرَاعٌ أَعْيَنَ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدَّخُلُهَا قَالَ إِدْمُ بْنُ الرَّبِيعِ: ۶۔

۱۵۰۶۔ أَحَدُنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَاضِدٌ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجُلِ مَلَكًا يَقُولُ أَمَى رَبِّ نَظْفَةٌ أَمْ رَبِّ عِلْقَةٌ أَمْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَمَى رَبِّ دَكْرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الْوَرْدُ فَمَا الْأَجَلَ يَكْتُبُ كَذَا لِكُلِّ فِ بَطْنِ أُمِّهِ۔

بَاب ۸۶۲ جَفَّ الْقَدَرُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَأَصْلُهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ۔ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے واللہ اس پر ظم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ کھا جا چکا ہے) اسی جاس رضی اللہ عنہ نے لہا سا بقوت کا تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدم میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ابن یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شیبہ سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشائر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یدرین نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق اور بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰۔ مجھے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر بن خدیج نے، انھیں جاس نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا دیتیہ میں جیسا کہ تمہارے جانور مل کے بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں کوئی کن گٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، تمہارے عرض کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا خیال ہے جو بچیں ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا ہو کر کیا عمل کرتا

قَالَ لِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّتْ أَلْفَمَةُ بِمَا أَتَيْتُ لَا يَ . قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ - سَبَقَتْ
لَهُمُ السَّعَادَةُ .

۱۵۰۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
الْبُزْجَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
الْبَصَّانِيَّ يَحْكِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْفَرَفَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ لَعَنَهُ ، قَالَ كَلِمَةً يُفَسِّلُ
أَعْمَالَهُمْ ؟ قَالَ كُلُّهُمْ يَعْمَلُ بِمَا خُلِقَ لَهُ
أَوْ بِمَا يُتَرَكُ .

بَابُ ۸۶۲ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَشْرَعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُمِلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِ الْمَشْرِكِينَ
فَقَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا الْيَاقُوتُ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَبِيحَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۱۰ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ رِثْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى
الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتَقُونَ
الْبُهْمِيَّةَ هَلْ يَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدٍّ عَرَفْتُمْ تَكُونُوا
أَشْتَرُ تَجِدَ عَوْنَهَا تَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْوَائَتِ مَنْ
يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

باب ۸۶۳ - وَكَانَ امْرَاؤُهُ قَدْ رَامَتْ قَدْ رَا -

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرَّادِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ عَنْ حَلَّتْ فِي أَخْتِهَا لِتَسْتَفِذَّ مَحْضَةً وَتَكْتُمُ فَإِنَّ لَهَا مَا تَدْرِكُهَا -

۸۶۳ - اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۱۵۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو لپنے، ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہیے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے تقدیر میں ہوگا۔

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِمْ وَهِيَ لَا سَعْدَ وَابْنُ أَبِي كَلْبٍ وَمَعَادُ أَمَّا ابْنُهَا يَجْعُدُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لَهَا مَا أَخَذَ وَ لِلَّهِ مَا أُعْطِيَ، كُلُّ يَاجِلٍ فَلْتَصِفِ وَلَا تَحْتَسِبْ -

۱۵۱۲ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت کی حاضریادوں میں سے ایک کا بیٹا مبرا آیا، آنحضرت کی خدمت میں سعد بن ابی کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، بیٹا مبرا نے کہا کہ ان کا بچہ..... نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتے اس لیے وہ میری اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجُبَيْرِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُوتُ سَبَابًا وَنَحْبُ الْهَالِكِ كَيْفَ تَرَى فِي الْقَبْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدَّ إِلَيْكُمْ تَعْمَلُونَ ذَلِكَ: لَا مَلِكُكُمْ أَنْ لَا تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ نَسْمَةُ -

۱۵۱۳ - ہم سے جابر بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس بن الزہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خریزجی نے خبر دی، انھیں سعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا قول کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضرت نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہیں، تمھارے لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ جزو درپیدا ہو کر رہے گی۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِبَةٌ تَأْتِيكُمْ فِيهَا شَيْئَانِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِذَا دَكُّوهُ وَلَكُمْ وَجْهٌ مِنْ جَهَنَّمَ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَرَى الشَّيْءَ قَدْ لَيْسَتْ تَأْتِيكُمْ مَا يَصْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَدَاهُ كَعْرُكُهُ -

۱۵۱۴ - ہم سے موسیٰ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے یونس بن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ جیسے یاد رکھنا مٹلے یاد رکھنا اور جیسے بھولنا قاعدہ بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ

۱۵۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے

میں حق سے رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضرتؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں معروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مر جاتا چلا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگائی اور اپنے آپ کو اس پر گرالیا جس کی وجہ سے تلوار اس کے خانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد وہ بچھا کرنے والا شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا بات کیا ہے! ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ دو زخموں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے دوسرا طرح دوسرا بندہ جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کی نہیں لڑا تو صرف اس کے ذریعہ نخل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن قتبہ نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر (منت)، انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) انھیں کی تقدیر میں نہ رکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ اس کے ذریعہ میں نخل کا مال نکال لیتا ہوں۔

۸۶۶۔ طاقت و قوت صرف اللہ ہی کہے

۱۵۲۰۔ محمد سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

اللہ علیہ وسلم فَخَطَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جَرَحَهُ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذِكَابَةً سَلَفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهِ نَأْبِلُ الرَّجُلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَلَاوِينَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ بَنِي عَنَاءٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَعَصَا قُتَيْبَةَ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَكَلَّمَا جَرَحَهُ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ نَفْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَرَأَتْهُ الْأَعْمَالُ يَا الْمُخَوَّاتِيئِ

باب ۸۶۵۔ الْقَاءُ النَّذْرَ الْعَبْدَ إِلَى الْعَدَةِ

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: رَأَيْتُ لَوْ يَدُؤُا شَيْئًا وَإِنَّمَا يَسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْفَيْحِلِ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَ نَاعِبَةُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنُ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدَرَهُ ذَلِكَ يُلْقِيهِ وَالْعَدَا وَ قَدَرَهُ قَدَرَهُ لَهُ اسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْفَيْحِلِ

باب ۸۶۶۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَخْبَرَ ابْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَ

خبر دی، انھیں خالد خدا نے خبر دی، انھیں ابوالعثمان خبر دی تے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نیشی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ ہمارے قریب آئے اور فرمایا: اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو، جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا عبد اللہ بن قیسؓ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کیلئے میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھا دوں جو خیت کے خزانوں میں سے ہے (وہ کلمہ یہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں)۔

۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ عام ”معنی مانع“ مجاہد نے کہا کہ ”سدا عن الحق“ کا معصوم ہے کہ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے نہیں گئے۔ ”وساھا، اغواھا“۔

۱۵۲۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں، ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھرتی ہے اور دوسری طاقت بلی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

۸۶۸۔ اور اس جتنی پرہیزگاری کر دیا ہے جسے ہم نے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا بلاشبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے اور یہ کہ وہ بدکرداروں کے سوا اور کسی کو نہیں جینے گے اور منصور بن نعمان نے حکم مرے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ حبشی زبان میں ”حرم“ جب کے معنی میں ہے۔

۵۲۲۔ مجھے محمود بن عیلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں مسرر بن خدیج، انھیں ابن طاووس نے انھیں ان کے والدین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں ”لحم“ و ”محمی“ گناہ سے سب سے زیادہ مشاہد

أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ قَالَ: لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ جَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرًّا وَلَا نَعْلُو شَرًّا وَلَا نَهْبِطُ فِي دَارٍ إِلَّا دَفَعْنَا أَمْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ كَذَبْنَا وَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَ إِنَّا يَمْنَاهَا النَّاسُ إِذْ يَصُوتُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ أَمْسَكَ وَلَا غَابًا إِنَّا نَسَاكُمْ عُونَ سَمِيحًا بَصِيرًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ أَلَا عَلَيْكَ سَكْمَةٌ هِيَ مِثْرُ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

باب ۸۶۷ المَعْمُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ عَامِدًا مَانِعًا۔ قَالَ مجاهد: سَدًا عَنِ الْحَقِّ يَكُونُ دُونَ فِي الْفَلَاكَةِ وَنَاسَاها۔ اغْوَاهَا۔

۱۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتَخْلِفْتُ خَلِيفَةً إِلَّا لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْصُهُ عَلَيْهِ وَيُكَلِّمُهُ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْصُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْمُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ۔

باب ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْبَةٍ أَهْلُكُنَّهَا أَنْ تَقْبَلُوا مِنْهُمْ يَدِيْعُونَ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ۔ وَلَا يَلِدُ إِلَّا فَا جَوْ كَفَا۔ وَ قَالَ مُصَوِّرُ بَنِي النُّعْمَانِ عَنْ يَكْرِ مَعْنٍ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَجُزْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ۔

۵۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ وَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِمَّنَ الذَّنَا أَوْ ذَكَ ذَلِكَ
لَا مَحَالَةَ فَبَدَا لِقَيْنِ الظُّلْمِ، وَذَنَا الْإِنْسَانَ الْمُسْطَوِّ
وَالنَّفْسُ تَمْتَلِي وَتَفْتَنِي، وَالْفُجُورُ يَصْدُقُ ذَاكَ
وَيُكَذِّبُهُ - وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَذُو قَائِدٍ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب ۸۶۹ وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُوكَ يَا لِقَيْنَاكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ -

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
عَمْرُو عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُوكَ يَا لِقَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ
عَالَ هِيَ رُذُيَا عَيْنِ أَرِيحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُعْتَدِّ بْنِ كَالٍ
وَالشَّجَرَةِ الْمُتَعَوِّثِي فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ
الزُّقْمِ -

باب ۸۷۰ فَخَرَجَ آدَمُ مِنْ مَوْسَى عِنْدَ اللَّهِ -

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ جَعَلْنَا هَذَا مِنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَخْبَرَنِي آدَمُ وَمَوْسَى فَقَالَ لَهُ مَوْسَى يَا آدَمُ
أَنْتَ أَبُو نَاخِيَتِنَا وَآخُو جَنَّتِنَا مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مَوْسَى أَصْطَلَفَكَ اللَّهُ بِكَ وَه
وَحَظَّ لَكَ بِسَيِّئِهِ أَتَسْأَلُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ رَزَقَكَ اللَّهُ
عَلَى تَبَلِّلٍ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَخَرَجَ
آدَمُ مَوْسَى فَخَرَجَ آدَمُ مَوْسَى كَلَامًا - قَالَ
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ وَأَمْرٌ لَكَ عَشْرٌ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالے سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی
حقہ رکھ دیا ہے جس سے اسے لا محالہ گزنا ہے پس آنکھ کا زنا، دیکھنا
وغیر محرم کو ہے زبان کی زنا گفتگو ہے، دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے
اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اسے جھٹلاتی ہے اور شہابیہ نے
بیان کیا، ان سے دو قارئین حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے
ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۸۶۹۔ اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے اسے ہم نے
مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حمید بن حذیفہ بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے مکرمہ نے اور ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے "آیت" اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے
اسے ہم نے مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے کے متعلق فرمایا کہ اس سے
مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا
گیا تھا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا کہا کہ قرآن
مجید میں الشجرة الملعونة سے مراد زقوم، کا درخت ہے۔

۸۷۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

۱۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاووس
نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا، موسیٰ علیہ السلام
نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم، آپ ہمارے جد امجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم
کیا اور خستہ نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ
آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کامی کے لیے منتخب کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے نکھا
کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر طاعت کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا
کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں رکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ
السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کر لیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ
کو قائل کر لیا تین مرتبہ (آنھوں نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح۔

۸۶۱۔ جسے اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ میں ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولا دراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنصوری کو نماز کے بعد کہتے تھے چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سند ہے آنصوری نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے کوئی اسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، اہم جزئی نے بیان کیا انھیں عہدہ نے خبر دی۔ اس کو درانے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا کلمہ دے رہے تھے۔

۸۶۲۔ بڑی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں بڑی مخلوقات سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی مشقت، بد بختی کی پستی، برے حالتے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

۸۶۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حامل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے کہ وہ نہیں دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

بَابُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَى اللَّهُ۔

۱۵۲۵ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَيَحْيَىٰ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ دَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَوْ كَتَبَ إِلَيَّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَيْتُ وَلَا مَعْطَى رِمَا مَنَعْتُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَلَا وَبَلَاةٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ دَرَادُ أَخْبَرَهُ: بِهَذَا الشَّعْرِ وَكَذَلِكَ بَعْدَ رَقٍّ مُعَاوِيَةَ فَيَسْمَعُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

الْشَّقَائِرِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶ أَحَدُنَا شَامِدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ ذَا يَاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدُرُكِ الشَّقَائِرِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ۔

بَابُ يَحُولُ بَيْنَ الْمُرَدِّ وَقَلْبِهِ۔

۱۵۲۷ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ وَلَا مَقْلِبُ الْقُلُوبِ۔

۱۵۲۸ أَحَدُنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ

اور ان سے ابی عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن میاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (تباؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ ”دھواں“، آنحضرتؐ نے فرمایا، بد نیت، اپنی حقیقت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہی ردِ حال، ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔

۸۷۲۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔ کتب، یعنی تقضی، بغاوتیں اور عقیلین، (الا من هو حال الجحیم کا مفہوم ہے کہ) سوا اس کے جس کے لیے اللہ نے کچھ دیا ہے کہ اسے جہنم کا اندھن بنا ہے۔ ”تدا، تہادی، یعنی بد نیتی اور خوش نیتی تقدیر کی، اور جانور و کوان کی چراگاہوں تک پہنچایا۔

۱۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نغز نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن برید مٹے، ان سے یحییٰ بن یعرب نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی زندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹ رہی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، مگر کہے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

۸۷۵۔ اور ہم ہر ایت پاتے ولے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں

ہر ایت نہ کی ہوتی، اگر اللہ نے مجھے ہر ایت کی ہوتی تو میں متیقن ہو گیا ہوتا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، یہ جریر بن حازم ہیں، انھیں ابو اسحاق نے، انھیں ابو ہریرہ عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ حندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی متعل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ اگر

سایہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن مباد: حیات لك خبیثا قال النبی قال احسان ملک نعتہ قد راک قال عمر اشدت لی فاضرب عنقه قال دعہ ان یتکون هو فلا خیر لك فی تسلیمہ۔

باب ۱۵۲۹ قُلْ لَنْ يُؤْمِنَ اِنَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا: تَقْضٰی۔ قَالَ مَجَاهِدٌ: رِفَاقَتِیْنِ مُمْضِلَتَیْنِ اِنَّ مَن كَتَبَ اللّٰهُ اَنَّهُ یَقْضٰی رُجَحِیْمَ۔ قَدْ رَفَعْنٰہِی۔ قَدْ رَ الشِّفَاءُ وَ الشِّعَادَةُ، وَ هَدٰی الْاَنْعَامَ لِمَا رَیْبُہَا۔

۱۵۲۹ **حَدَّثَنَا** اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَہِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا النُّعْمَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِی النُّعْمَةِ اَنَّ عَنْ عَیْبِ اللّٰہِ بْنِ سَبْرٍ لَا عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَخْبَرَتْہُ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ کَانَ عَذَابًا یُّبْعَثُہُ اللّٰہُ عَلٰی مَن یَّشَاءُ فَمَنْ جَعَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ مَا مِنْ عَجَبٍ یَّکُوْنُ فِیْ یَلَدٍ یَّکُوْنُ فِیْہِ وَ یَمِیْتُ فِیْہِ لَا یَخْرُجُ مِنَ الْمَلَدِ مَا یُرَا مَحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّهُ لَا یُعِیْبُہُ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہُ اِلَّا کَانَ لَہُ مِثْلُ الْاَجْرِ شَہِیْدًا۔

باب ۱۵۲۹ وَمَا کُنَّا لَنُفِیْکَی لَوْ لَا اَنَّ ہَذَا اللّٰہُ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ صَدِیْقٌ لِّکُم مِّنَ الْمُتَمِیْنِ۔

۱۵۳۰ **حَدَّثَنَا** اَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ ہُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ الْاَبْرَآءِ بْنِ عَلٰی قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُمُّ الْخُثْیَ فِیْ یُعْمَلُ صَفَا الْعَرَابَ وَ ہُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہُ لَوْ لَا اللّٰہُ مَا اَهْتَدِیْنَا

وَلَا مُنَافَا وَلَا مُنَافَيْنَا. فَأَنْزَلْنَاهُ سَكِينَةً لَّنَا وَلِجَنَّةِ
الَّذِينَ آمَنُوا لَّا يَتَّبِعُونَ قَدْرَ بَعَثُوا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا نَفْسَهُ أَتَيْنَا.

کتاب الایمان النذیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِالْبَیِّنَاتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى - لَا يَزِيدُ خِدْلًا كَمَا اللَّهُ
بِالْبَیِّنَاتِ أَيْسَارَكُمْ وَلَا يَزِيدُ خِدْلًا كَمَا بَعَثْنَا نَفَرًا
أَوْ يَمَانًا كَمَا نَزَّلْنَا إِنْطِعَامَ عَشْرَةِ مَسَافِينَ مِنْ
أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْرَتُهُمْ أَوْ تَحْوِيلُهُمْ
وَقِيمَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَوْسِيَامَ شَرَاهُ أَتِيَامًا طَالِبًا
كَفَارَةً أَيْسَارَكُمْ إِذَا خَلَقْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْسَارَكُمْ
كَلَامُ اللَّهِ يَسِيرُ اللَّهُ لَكُمْ أَيْسَارًا تَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَخْتِمْ
فِي يَمِينِهِ قَطًّا حَتَّى أَسْأَلَ اللَّهَ كَفَارَةً الْيَمِينِ، وَ
قَالَ لَا أُخْلِفُ عَلَى يَمِينِي فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا مِنْهَا إِلَّا
أَنْتَ الْوَدِيُّ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي.

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ
أَنْ مَارَةً فَإِنَّكَ إِنْ أَوْثَقْتَهُمَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَرَكِبْتَ
أَلَيْمًا وَإِنْ أَوْثَقْتَهُمَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَمِنْتَ عَلَيْهِمَا
وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينِي فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
تَكْفُرُ عَنْ يَمِينِكَ وَأَنْتَ الْوَدِيُّ هُوَ خَيْرٌ.

اقتداء ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے ہیں ہم
پر سکینت نازل فرما اور جب تم بھڑکے ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین
نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی عقیدہ کا راوہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اللہ تعالیٰ نوقسموں پر تم سے

مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے
کھاؤ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اس اوسط
کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا
پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو
اس کے لیے تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے
جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو۔

۱۵۳۱۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ

بن خیردوی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے اس وقت آپ
نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی
ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ
دے دوں گا۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر

بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان کے عبد الرحمن
بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، عبد الرحمن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر
تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ
عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم
کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ
دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

١٥٣٣ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ رَسِيْدٍ
عَنْ مَيْلَانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي ثَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِمَّنْ
الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْبَلَهُ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ وَ مَا
عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَيْهِ . قَالَ ثُمَّ لَيْسَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
تَلْبِثَ ثُمَّ أَوْفَى بِخَلَاتِ دُودٍ حَرِّ الدَّارِ فَحَبَلْنَا عَلَيْهِمَا
فَلَمَّا انْطَلَقَا قُلْنَا أَوْ قَالَ يَفْعَسُ وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا
أَيُّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْبَلَهُ فَخَلَفَ
أَنْ لَا يَجْعَلْنَا ثُمَّ حَمَلْنَا فَأَرْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَدَكَّرُوهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ
مَا أَمَا أَحْبَبْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ أَحَبَّكُمْ وَآبِي وَاللَّهِ إِنَّ شَأْنَهُ
دَاخِلٌ عَلَى يَمِينِي مَا رَأَى غَيْرَهَا عَدِيًّا مِنْهَا إِلَّا
كَفَمْتُ عَنْ يَمِينِي وَ أَتَيْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ وَ كَفَمْتُ
عَنْ يَمِينِي -

۱۵۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جبرین نے، ان سے ابو ہریرہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں اشعری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمھارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا۔ اور نہ میرے پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا پھر مٹنے دونوں اللہ نے ہمارا ہم یونہی ٹھہرے رہے، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں۔ اور آنحضرتؐ نے انھیں ہمیں سواری کے لیے عنایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں حاصل ہوگی۔ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں سواری مانگے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب آپ نے ہمیں سواری عنایت فرمائی ہے ہمیں آنحضرتؐ کے پاس جانا چاہیئے اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہیئے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے۔ اور ماں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا گوارہ

٥٣٢ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَدٌ عَنْ هَنَادٍ عَنْ مِثْبَدٍ قَالَ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَحْنُ الْأُخْرُونَ السَّائِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يُلَاحِظَ أَحَدُكُمْ
بِشَرِّهِمْ فِي أَهْلِهِمْ أَشَدَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى
كَفَّارَةٌ إِلَّا لِقَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ -

١٥٣٥ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ يَقُولُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَلَجَ فِي أَهْلِهِ يَسْمِينُ فَمَوْءُؤُا عَطْرَانَا
لَيْسَ يَقْنِي الْكَفَّارَةَ -

۱۵۳۲۔ مجھے سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے ہمام بن منیہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب پہلے ہوں گے۔

آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمھارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ دے اور) اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

۱۵۳۵۔ مجھے سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے حکم کرنے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۵۳۵۔ مجھے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیدی بن صلح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے حکم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے گھروالوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دائمی اللہ
(اللہ کی قسم)

۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن وینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر سامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو انھوں نے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کا امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی تنقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم لوایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ سامہ رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں، واللہ اس لیے واللہ باللہ اور باللہ کی قسم کھاٹی جاسکتی ہے۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دونوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قبیر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قبیر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستہ میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

باب ۸۷۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَيْمُ اللَّهِ -

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا دَامَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْرَائِهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِسْرَائِهِمْ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِسْرَائِي أَيْمُ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ. وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيفَتَا لَلْمَادَةِ وَارْتِكَاتِ لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَارْتِكَ هَذَا لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

باب ۸۷۸۔ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالدِّهْنُ شَيْءٌ بَسِيصٌ وَ قَالَ أَبُو مَتَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ وَاللَّهِ إِذَا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَ يَا لِلَّهِ وَ تَالِ اللَّهِ -

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَمَ لِقَلْبٍ مُقْلَبٍ -

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَبِيرٌ فَلَا تَقْبِرْ بَعْدَهُ وَ إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَ أَلَسْ دِي قَبْرِي بَسِيصٌ تَنْفَعُ كَنُودُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ لَا إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ - وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَبَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرٌ تَتَفَقَّتْ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

تے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے جبروی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسامت محمد، واللہ، اگر تم وہ جلتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روئے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیاہ نے جبروی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عروہ خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سو میری اپنی جان کے آنحضرت نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا، جب تک میں تمہیں نکھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں، عراب بات ہوئی۔

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ بن مسعود نے، انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے جبروی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے بوزیادہ سمجھا دیا تھا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں "عسیف" تھا۔ عسیف اخیر کو کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو شکار کیا جائے گا۔ اس لیے اس سے

۱۵۴۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ بَلَيْتُمْ كَيْدًا وَنَعَيْتُمْ قَلِيلًا - ۱۵۴۱ أَحَدُ ثَمَاثِي بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتِطَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَتَّخِذْ رَأْيِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْإِنْسَانُ لَا تَتَّخِذْ رَأْيِي مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ يَأْتِمُرُ -

۱۵۴۲ أَحَدُ ثَمَاثِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا اخْتَبَرَا أَنْ يَجْلِسَ اخْتِصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: رَفِضَ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْضَلُهَا أَحَبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَافْضِنْ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَالْآخَرُ: أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَتَكَلَّمُ، قَالَ رَأَيْتَ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْإِزْجِيرُ رَفِضَ يَأْتِمُرُ بِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ ... فَأَنْتَ يَتُّ مِنْهُ بِمِثْلِهِ شَاةٌ وَجَارِيَةٌ فِي - فَتَرَأَى

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِ جُلْدَةَ
وَإِسْتِثْنَاءِ تَغْيِيبِ عَامٍ وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ عَلَى أَمْرٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ
لَفُتِي بِسَيِّئَةٍ لَا قُضِيَتْ بَيْنَكُمَا يَكْتَابُ اللَّهُ أَمَّا فَتَمْلِكُ
وَحَارِيقُكَ كَرَمُكَ عَلَيْهِ وَحَلَدَ إِيَّيْهَا يَأْتِي وَ
عَذَابُهُ عَامٌ وَآمُرُ أَيُّنِي أَلَا سَمِعْتُمْ أَنِّي يَا قِي
إِسْرَافِيَةِ الْخَرَفَانِ رَاغَتْ
رَجَمَهَا فَامْتَوَزَتْ
فَرَجَمَهَا

۱۵۴۳ احَدٌ ثَرِيٌّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَشْلَمُ
وَنِفَادٌ وَمَرْيَنَةٌ وَجَهَنَّةٌ خَيْرًا مِنْ تَيْمِيمٍ وَعَاوِرِ
ابْنِ مَعْصُومَةٍ وَكَلْبَاتٍ وَأَسْلَحَاءِ بُوَا وَخَسْرُوَا
قَالُوا كَعَدُّ نَفْسِي بِسَيِّئَةٍ أَتَمُّ
خَيْرٌ مِنْهُمْ

۱۵۴۴ احَدٌ ثَرِيٌّ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حَسِبٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعْمَلَ عَامِلًا نَجَافًا الْعَامِلُ حِينَ كَرَعَ مِنْ مَحَلِّهِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَعَدُّ وَهَذَا أَهْلِي رِي،
فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ كَعَدَّتْ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنَظَرْتُ
أَيُّهُمَا لَكَ أَمْ لَا- ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَقَّقَ دَأْنِي عَلَى
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا تَجِدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ
تَسْمِيْلُهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا
أَهْلِي رِي أَرَأَيْتَ كَعَدَّتْ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَتَنَظَرْتُ

نجات دلانے کے لیے) میں نے سوچ لیں اور ایک کنیز کا انھیں نذیرہ دیا پھر میں
نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے
کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے
شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر
آنحضرت نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا
فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دوں گا تمہاری بکریاں اور تمہاری کبیرتھیں
واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مردائے اور ایک
سال کے لیے شہر بدر کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی
کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے
زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب سے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب
نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ
اور حصینہ قبائل تميم، عامر بن صعصعہ غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد
ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضرت نے اس پر
پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ دیکھیں
قبائل کا ذکر ہوا، ان رقیم وغیرہ سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابو حیدر ساعدی رضی
اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔
عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے۔ ہر یہ دیا گیا ہے۔ آنحضرت
نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا
ہوگا کہ تمہیں کوئی ہر یہ دینا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لیے کھڑے
ہوئے، بات کی نماز کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان
کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم
اسے عامل بناتے ہیں۔ رجزیہ اور دو ستر ٹیکس وصول کرنے کے لیے اور
وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہر یہ

هَلْ يَمْلِكُ لَكَ اَمٌّ لَدَاكَ ، وَالدَّيْنِ نَفْسٌ مَّحْتَبِيَةً بِيَدِهِ
لَا يَقُولُ اَحَدٌ كَرِهًا مِمَّا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا جَاءَ لَهُ رُغْمًا ،
وَإِنْ كَانَ مَتَّ بَعْرًا جَاءَ بِهَا لَهَا حَوَارًا ، وَإِنْ كَانَتْ
شَاةً جَاءَ بِهَا تَبَعًا فَقَدْ بَلَغَتْ . فَقَالَ أَبُو حَمِيْدٍ
ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
حَتَّى اِنَّا كُنْظَرُ إِلَى عُنُقِهِ وَابْطُنِهِ . قَالَ أَبُو حَمِيْدٍ
وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَجُلٍ مِنْ ثَابِتٍ
السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلُوْهُ .

کیا گیا ہے۔ پھر کہیں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے
پر یہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے
دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو
گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے
کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز
آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری
کی آواز آ رہی ہوگی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ پھر
آنحضور نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے
لگے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضور سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۱۵۴۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے
خبر دی۔ یہ ابی یوسف ہیں۔ انہیں عمر بن ابی ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں
تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان
سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضور تک پہنچا تو آپ کعبہ کے
سایہ میں بیٹھے ہوئے فرارہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ
نامرد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب زیادہ نامرد ہیں۔ میں نے کہا میری
حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں
آنحضور کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضور کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش
نہیں کر سکتا تھا اور اللہ کی خدیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو
گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ
وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے
لیکن اس سے وہ مستی میں جنھوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔

۱۵۴۷۔ ہم سے ابو ایمنان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب بن خروی
ان سے ابوازا نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن اعرجی نے، اور ان

۱۵۴۵ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا
هَشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَبِيَةً بِيَدِهِ لَا تَعْلَمُونَ مَا
أَعْلَمُ لِيَكُنْتُمْ كَثِيْرًا وَكَفَحْتُمْ غَلِيْلًا .

۱۵۴۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ حَدَّادٍ
اَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنْ تَمَيَّنْتَ
اِلَيْهِ . هُوَ يَقُوْلُ فِي حِلِّ اَلْكَلْبَةِ هُمْ اَلْخَسِرُوْنَ
وَرَبُّ اَلْكَلْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي اَيُّوْسَى فِي شَيْءٍ
مَا شَأْنِي فَجَلَسَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا
اَسْتَلْطَعْتُ اَنْ اُسْكُتَ وَتَعَثَّ اِنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ
فَعُلْتُ مَتَّ هَذَا يَأْتِي اَنْتَ وَ
اُرْحَمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَكْزُبَنَّ
اَمْوَالًا اِلَّا مَتَّ قَالَ
هَكَذَا وَهَكَذَا
هَكَذَا

۱۵۴۷ حَدَّثَنَا اَبُو اَيْمَانَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
اَبُو اَلرَّثَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَلْوَعْرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑا سوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے معاصی نے کہا کہ انشاء اللہ لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی تمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے اور سب گھوڑا سوار اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سَلِيمَانُ لَا تَطْلُقُوا النِّسَاءَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كَلَّمْتُمْ تَأْتِي بِمَا يَرْبِي بِجَاهِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَكُنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَفَّ عَنْكَ عَلَيْكَ جَبِيضًا فَكَمْ يَحْمِلُ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَأَجِدَ ثَوْبًا جَاءَتْ بِشَيْءٍ رَجُلٍ، وَآيَةُ الَّذِي لَفِئَتُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِكِبَارِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسًا نَا جَمْعُوتَ -

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا میرے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے، صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضرتؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسماعیل نے ابواسحاق کے واسطے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَزِيزِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ الْمَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ خَزَائِرِ فَجَعَلَ الْكَاسِيَةُ وَأَتَوْنَهَا بَيْعُهُمْ وَيَجْعَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَيْسَ بِهَا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجْعَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَّا بَلَغَ سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرًا مِنْهَا. لَمْ يَقُلْ شَعْبَةً وَاسْتَرْسِلَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نبت عقبہ بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی جتنی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یہی کو شک تھا کہ اہل اخبار حدیث میں ہے یا اہل خیاب۔ یا پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابوسفیان بنیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے مال بچوں کو کھلاؤں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ زُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ هُنَا رَيْتُ مَنبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ - يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ أَجْبَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَزِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَاءٍ أَوْ أَجْبَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّهُمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ وَشَيْئٌ كَمَلْ عَلَى حَسْبِ أَثَرِ أَطْعِمَ مِنْ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْعَدْوِ -

مطابق ہونا چاہیے۔

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی چڑھے کے نیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوقائی رہو؟ انھوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدمی تعدادِ تھاری ہوگی۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورہ قل ہو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جان نے خبر دی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو۔ جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن زید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے، آنحضرتؐ

۱۵۵۰۔ احَدٌ ثَمَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهَرَ لَهُ إِلَى قُبَّةِ مَيْثٍ أَدَّاهُمْ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لَهُ صَحَابُهُ أَتَشْرُونَ أَنْ تَكُونُوا زُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ هَؤُلَاءِ لِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْدًا رَاقِيًا لَوْ رُجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۵۵۱۔ احَدٌ ثَمَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَزِيدُ مَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ذَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَبُ لَهَا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ أَنْهَارٍ۔

۱۵۵۲۔ احَدٌ ثَمَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَابُ حَدَّثَنَا مَتَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آتَمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لِي لَكَ زَاكَةٌ مِنْ كَيْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

۱۵۵۳۔ احَدٌ ثَمَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

بَنِي تَبِعُوا اللَّهَ أَحْسَنَ سَكَنَهُ بَنِي الْمُؤَاذِي قَدَا عَا دَارِي
الْطَّلَامُ فَقَالَ لِي دَرَايَسُهُ يَا مَعْ شَيْئًا فَقَدْ رَسَهُ وَ
حَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلُهُ ، فَقَالَ قُمْ فَلَا حَقَّ تَنَلَفَ عَنْ
ذَلِكَ لِي آيَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَفْسِهِ مِنَ الْأَشْعَرِ يَبِينُ تَسْخِيمُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ دَرَايَسِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَبِ رِبْلَ فَسَالَ عَنْهُمَا قَالَا
أَيُّ النَّفَرِ الْأَشْعَرِ يُؤْنَفَا مَرَّ لَنَا بِمَخْسِبٍ ذُو
عَرِ الدَّرَايَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا مَسْنَعَا ؟ حَلَفْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا مَا
عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ، قُمْ حَلَفْنَا تَعَقَّلْنَا وَشَوَّلَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِثُّهُ وَاللَّهِ لَا نَقْلَحُ أَبَدًا
مَوْجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِنَحْمِلَنَا
فَخَلَفْتُ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا
فَقَالَ إِنِّي نَسْتُ أَنْ أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ
وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَسْأَلُ عَنْهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
مَحَلُّهَا :

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو کنگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن
آئی اور پھر میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے
فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیۃ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے
آنحضور سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضور نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری
نہیں دے سکتا اور تم میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے
سکوں، پھر آنحضور کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضور نے ہمارے
متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپ نے ہمیں پانچ
عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم نے کہہ پڑے تو ہم نے کہا کہ
یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضور نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دے سکتے
اور نہ آپ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپ نے ہمیں سواری
کے جانور عطا کیے۔ آنحضور اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی اس طرح
سواری کے کہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضور کے پاس آئے اور آپ
سے عرض کی کہ ہم جب آپ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم
کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپ کے
پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضور نے اس پر
فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا
ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔
۸۸۰۔ لات وعزلی اور تہوں کی قسم نہ کھاؤ۔

بَابُ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالْقَوَائِمِ

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامُوا لَكَ فُلَيْتَصَدَّقَ .

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ
رَأَى أَنَّهُ يَحْلِفُ .

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خروسی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن
عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات وعزلی کی قسم، تو اسے کلمہ لا الہ
الا اللہ کہہ لیا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکیلیں تولے
چلے گئے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھائی
نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

سے نافع تھے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضرتؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ مہصل کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرتؐ ممبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی ۱۶ ماری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزلی کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضرتؐ نے اس قسم کی سبب کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی۔ وہ اس کے قتل جیسی ہے۔

۸۸۳۔ یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے زندہ وغیرہ ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پیچھے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پگلی کے ساتھ انھوں نے اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَفَى خَاتِمَاتِ دَهَبٍ وَكَانَ يَلْبِسُهُ لِيَجْعَلَ قَمِيصَهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ رَأَتْهُ جَلَسَ عَلَى الْمُسْبِرِ فَزَعَرَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذِهِ الْخَاتِمَ وَاجْعَلْ قَمِيصَهُ مِنْ وَحْلِ كَدْحِي يَوْمَ، ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبِسُهُ أَبَدًا - نَبَيْتُ النَّاسَ خَوَاتِمَهُمْ -

باب مَن حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِأَلَدَاتٍ وَالْعُدَى فَلَيْسَ بِدِلٍّ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَشِبْهُ إِلَى الْكُفْرِ -

۵۶۰۔ **اَحَدُنَا مَعْلَى** بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ يَشْتَرِ بِهَا عَذَابَ يَوْمٍ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَكَفَعْتُ الْيَهُودَ مِنْ كَقَتْلِهِمْ، وَمَنْ كَرِهِي مَوْثًا يَكْفُو فَهُوَ كَقَتْلِهِمْ -

باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَثَبَّتْ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا يَا اللَّهُ ثُمَّ يَكْ - وَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تَكْلَفَ فِي بَيْتِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى آلَ بَكْرٍ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ تِلْكَ بَلَاةٌ عَرَبِيٌّ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -

باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاقْتُمُوا يَا لَهْ

کی قسمیں کھائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ یا رسول اللہ خوب مجھے سسے میں جو میں نے عطیٰ کی ہے وہ مجھے تبا دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، اس سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے، محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، اس سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلنی قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احوال نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضرتؐ کو کہل بھیجا۔ اس وقت آنحضرتؐ کے ساتھ اسامہ بن زید سعد اور ابی رضی اللہ عنہ تھے، کہ میرا لڑکا جاکنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضرتؐ تشریف لائیں، آنحضرتؐ نے انھیں سلام کہلوا یا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو، پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضرتؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضرتؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بوسے، یا رسول اللہ یہ کیلئے ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم و شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن السیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

جَعَدًا آتَيْنَاهُمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: كَذَبَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَشْحَذَنَّ
يَا لَذِي أَخْطَأَتْ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تَقْسِمُ۔

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ كَيْسَارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْعَثَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِإِبْدَاءِ الْقَسَمِ۔

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
عَامِرُ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَحْدِثُ عَنْ
أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْهَبَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي الْأَرْبِ
فَدَا أَحْتَضِرُ فَاشْهَدْنَا فَأَذْهَبَتْ يَقُولُ السَّلَامُ
وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَ لَا مُسَمَّى فَلْتَقْبِضْ وَتَخْتَسِبْ: فَأَذْهَبَتْ
إِلَيْهِ تَقْبِضُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَتَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ
رَفَعَ إِلَيْهِ فَاتَّعَدَ لِي فِي حُجْرَةٍ وَنَفْسُ الْقَبْرِ
تَقَعَّقُ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هَذَا الرَّحْمَةُ يَقَعُّهَا اللَّهُ فِي
فِي قَلْبِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَرَنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ۔

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ شَلَاكَ مِنْ

أَنذَرْنَا نَسْفَهُ، أَلَا تَجْعَلُ الْقَسَمَ -

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِبٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ
بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَفَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ
وَأَهْلُ النَّارِ كُلِّ جَوَّازٍ عُتِلَ مُسْتَكْبِرٍ -

باب ۸۵۵ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَذْ

شَهِدْتُ بِاللَّهِ -

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ رَعَى ابْنَاهُ هَيْمٌ عَنْ عَيْدِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَى
النَّاسِ حَيْثُ قَالَ قَدِيتُ شَرَّ الدِّينِ يَكُونُ نَحْمُ
شَرِّ الدِّينِ يَكُونُ نَحْمُ شَرِّ حَيْثُ عَرَفْتُ تَشْيِئُ
شَهَادَةً أَحَدُهُمْ يَبِينُهُ شَهَادَةً، قَالَ ابْنُ هَيْمٍ
وَكَانَ أَهْمًا بَنًا يَتَمَوَّنَا وَنَحْنُ غُلَمَاءُ أَنْ تَخْلُفَ
بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ -

باب ۸۵۶ عَمَّا رَوَى عَنْ رَجُلٍ -

۱۵۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
وَأَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ مَكَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا
يَقْتُلُهُ بِهَا مَالٌ رَجُلٍ مُسْلِمًا قَالَ أَخْبَى لِقَى
اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ نَفْسَانَا فَاشْرَكَ اللَّهُ تَصْدِيقُهُ
إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ رِيعَهُمُ اللَّهُ قَالَ سُلَيْمَانُ
فِي حَدِيثِهِمْ كَمَا أَلَا شَعَثُ بْنُ قَيْسٍ نَقَالَ: مَا
يُحَدِّثُكُمْ عَيْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا أَلَا شَعَثُ قَالَ أَلَا شَعَثُ
نَزَلَتْ فِي وَفِي مَا حَيْثُ فِي يَشْرُكَ كَانَتْ
بَيْنَنَا -

کے لیے اسے جھوٹی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے معبد بن الخالد نے، انھوں نے حارث بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل
جنت کی نشاندہی نہ کروں؟ ہرگز اور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں، لیکن اللہ
کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے
پورا کرے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، مکرش و متکبر ہو۔

۸۵۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ

کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون
لوگ اچھے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں
پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی
گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے دینی بات بات
پر قسم کھائیں گے، ابراہیم نے کہا کہ ہمارے ساتھ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے
سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۵۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے ابو داؤد
اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ
پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا
پھر اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق نازل کرے اور ان عہد میں کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ
کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں، الایہ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر
اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا
بیان کر رہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
یہ آیت دوسرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں
کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے دے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں تیری عزت کی قسم میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

کہلے کہ تیرے لیے ہے اور اس کے دس گنا! ابوب نے بیان کیا کہ ”اندھیری عزت کی قسم تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا“

باب اَلْعَزَّةُ يَعِزُّهُ اللهُ وَمِقَاتِهِمْ وَكَلَامِهِمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي رَجُلًا بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَصْرِفْ كَجِيعِي عَنِ النَّارِ
لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْتَلْكَ عِزَّهَا - وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَ
عَنْكَ اَمْتَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعُوذُ بِكَ لَا فِغْطَى عَنْ

۵۶۷ احَدًا شَأْنًا اَدُمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ اَبِي مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
حَتَّى يَقَعُ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَتَادَةُ تَقُولُ قَطُّ
قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَتَزِدُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ -

باب قَوْلُ الرَّجُلِ لَعَنَهُ اللهُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنُوكَ لَعْنَتَكَ -

۵۶۸ احَدًا شَأْنًا اَدُمُ لَعْنَتِي حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ سَمِعْتُ
الرَّهْزَمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَنْقَمَةَ بْنَ دَعَاوِ وَعَبِيدَ اللهِ بْنَ
عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَالِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاَثَلِ
مَا قَالُوا اَتَبْرَأُكَ اللهُ وَكُلُّ حَدَّثٍ طَائِفَةٌ
مِنَ الْحَيَاتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَسْتَعَاذَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بِنِ ابْنِي فَقَامَ اَسِيدُ
ابْنِ حَفْصَةَ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَنَهُ اللهُ
لَعْنَتُكَ -

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس، تیری عزت کی قسم، اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے کہ ”لعن اللہ“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”لعنک“ ”لعنک“ کہا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن قافس اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تعلق سنا، کہ جب تہمت لگاتے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حفص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم دھم اللہ! ہم اسے قتل کر دیں گے۔

۸۸۹۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نعمتوں کے بارے میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان نعموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا ہو گا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بردبار ہے

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے ہشام بن ابی عاصی نے حدیث بیان کی کہ آیت ”اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں کرے گا“ بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ یہ ”لا واللہ“، جلی، واللہ“، ”لکلام کے طور پر بے ساختہ جو قص زبان سے نکل جاتی ہیں“ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۹۰۔ جب بھول کو کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؛ اور اللہ عزوجل کا ارشاد کہ ”مقام پر اس کے بارے کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد ہو جائے“ اور کہا کہ ”جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کر“

۱۵۷۰۔ ہم سے خلا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سمر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں سے درگزر کیا ہے جن کا معرفت دل میں دوسرے گزرسے یاد میں ان کے کرنا کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی..... یا ہم سے محمد بن عثمان بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عجہ) ادوایح میں) قربانی کے دن غلبہ فرما دیا تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کر فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی)، اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یہ بھی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (ملی، رمی اور عمرہ) کی طرف تھا، آنحضرت نے فرمایا، یہ بھی کہ لو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپ جسے جسے شکیں بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

۸۸۹۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخَذَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
قَالَ، قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ
وَسَبِيلِي وَاللَّهُ

۱۵۶۹۔ إِذَا أَخَذْتَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي أَخْطَاؤِكُمْ
وَقَالَ لَا تُؤَاخِذُكُمْ فِي مِثْلِ نَسِيَةٍ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَا يُسْئِلُنِي عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ نَفْسِي أَنفُسَهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِمْ أَوْ تَكَلَّمَ

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ
عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُحْطَبُ يَوْمَ
الْمُحَرِّ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ
أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذًّا أَوْ كَسًا، فَجَبَلَ
كَذَا وَكَسًا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كُنْتُ أَحْسَبُ كَذًّا أَوْ كَذًّا لِمَوْلَايَ الشَّلَاحِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَكُمَنْ كُلُّهُنَّ يَوْمَئِذٍ كَمَا سَأَلَتْ
يَوْمَئِذٍ عَنْ نَفْسِي إِذَا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو مُبَكَّرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْخِيَةِ الْمَسْجِدِ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي، قَالَ، إِذَا أَقَمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرْتُ وَأَقْرَأُ مَا تَشَاءُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ أَرْكَعُ حَتَّى تَطْمِئَنَ رَأْيًا ثُمَّ أَرْقُعُ رَأْسَكَ حَتَّى تَقْدُلَ قَائِمًا ثُمَّ أَسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئَنَ سَاجِدًا ثُمَّ أَرْقُعُ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمِئَنَ جَالِسًا ثُمَّ أَسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئَنَ سَاجِدًا ثُمَّ أَرْقُعُ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ أَتْلُو ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا مِنَ الْمُسْرِعِينَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا نِيْمَةُ تَعْرِفُ فِيهِمْ تَصَرَّحَ الْبَلِينُ أَيْ عِيسَى اللَّهُ أَخْبَرَكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمُ مَا جَعَلَتْ فِي دَاخِرِهِمْ فَتَنَزَّحُوا يَفْقَهُ رُؤْيُ الْإِيمَانِ فَإِذَا هُمُ بِأَبِيهِمْ فَقَالَ أَيْ آيَةٍ، قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَخْتَصَرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَدَّثَ يَفْقَهُ اللَّهُ نَكَّرَ قَالَ عُرْوَةُ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَدِّ يَفْقَهُ

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر نہ لایا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضرتؐ کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر تیسری مرتبہ ان صاحب نے عرض کیا کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو کر دو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تمہیں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کر واپس رکوع کرو اور رکوع کے ساتھ رکوع کو کہو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر رکوع کرو جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کرو تو سر اٹھاؤ وہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر رکعت میں) کرو۔

۱۵۷۴۔ مجھ سے فروہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب اُحد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے شیخ کہہ کر کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے ڈھسے چنا پڑے آگے کے لوگ پیچھے کی طرف چلی پرے اور پیچھے والے (مسلمانوں سے) لڑ پرے اس حالت میں حدیث میں ایمان رہنے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ والد لوگ باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حدیث میں کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۱۵۷۵۔ مجھ سے یوسف بن ہریری نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے عباس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہوا اور بھول کر کھایا مہر تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا ملایا ہے۔

۱۵۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن زب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے اعرج نے اور ان سے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کر لی جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

۱۵۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے سنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نمازیں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دی، منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شہد ہوا تھا یا علقمہ کو بیان کیا کہ پھر آنحضرت سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! نمازیں کچھ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے ان کے ساتھ دو سجدے (سہرے) کئے اور فرمایا، یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نمازیں ادا کر دی ہیں یا نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو بات رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہرے) کرے۔

۱۵۷۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عروبن دینار نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابی

مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۚ

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوَيْهَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خَلَّاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُسِّرْ صَوْمَهُ فَلَنَسَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ۚ

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَدْرُبُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الزُّعْرَجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُعَيْثَةَ قَالَ صَلَّى بِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَهَرْنَا مِمَّا سَلَّمَ فَحَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ۚ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِهْلِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي إِهْلِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِنَّ صَلَاةَ الظُّهْرِ مَرَّادًا وَانْقَضَ مِنْهَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَقَرَبْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ ۚ قَالَ وَمَا ذَاكَ ۚ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ انْقَضَ نَسِيَ تَحَرَّى مَصَوِّبًا وَيَتَحَرَّى مَا بَقِيَ ثُمَّ لِيَسْجُدَ سَجْدَتَيْنِ ۚ

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آیت "لا تَوَاحِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَوَهِّقُنِي مِنْ أَمْرِ عَسْرًا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ احقر من موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عرون نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے بیان کیا کہ برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے یہاں بٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے یہاں کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا پھر آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں برادر نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عوف شیبی کی حدیث کے اس مقام پر بٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر روک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ نعمت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف برادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے سے کی، ان سے انس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ خطیبیں فرمایا کہ جس نے ذبح کر لیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

۸۹۱۔ یحییٰ بن عوف۔ اور اپنی قوموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمھارے قدم ثابت ہونے کے بعد انھیں لجاؤ اور پھر تمھیں ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمھیں بہت بڑا عذاب پہنکا۔ دھلا سے مراد مکر و خیانت ہے

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعیب سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گناہ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاحِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَوَهِّقُنِي مِنْ أَمْرِ عَسْرًا. قَالَ كَاتِبُ الْأَوَّلِيَّاتِ مِنْ مُوسَى بْنِ سَبَّاحٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُبْدِئُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَدِيٍّ وَصَحَّاحَاتٍ عَنْهُمْ ضَعِيفٌ لَمْ يَأْمُرْ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا كَبَلًا أَنْ يَذْبَحَ لَنَا كُلَّ صَبِيحَةٍ لَهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُبَدَّلَ الذَّبْحُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ مَنِيَّ عَنَّا قَدْ جَنَعَ عَنَّا قَدْ لَبَنَ حَيٍّ مَنِيٍّ شَا فِي لَحْمٍ تَكَانَ بَنُ عَدِيٍّ يَقَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَبِيبِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَسْغُلُ هَذَا الْحَدِيثَ وَيَقَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَلْبَلَّغْتُ الرُّحْمَةَ عَنْكَ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَلْبِ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِيَّ يَوْمَ عِيدِهِ ثُمَّ خَلَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيَبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ فَلْيَبْدِلْ بِهَا بِاسْمِ اللَّهِ ۝

باب اليقين القوموس ولا تخفوا وإيمانكم دخلت بينكم فترزل قدما ربعدا فبوتها وكنوا السوء وصدا ثم عن سبيل الله وكنكم عدا عظيم. دخلت مكرًا وخيانته ۝

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْكَسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ مُبَشَّرٍ عَنْ مَرْثُورٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں، اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، مین غموس
رقصد، جھولی قم کھانا، شامل ہیں۔

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور
انہی قسموں کے بدلے معمولی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے یہی وہ
لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں
کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک
کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور
اللہ کو انہی قسموں کے لیے دھوکا دینا اور تقویٰ اختیار کرنا اور لوگوں
کے درمیان صلح کرنا اور اللہ پر اسنے والا جانتے والا ہے۔ اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد۔ اور اللہ کے عہد کے بدلے معمولی پونجی نہ خریدو،
بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو
اور اللہ کے عہد کو بدرا کر دو جب تم تمہارے عہد کو ترک کر لینے کے بعد انہی
قسموں کو ترک نہ کرو، خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو لپٹے اور گھلے بنا لیا
ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْإِسْرَافِ الْوَاسِعِينَ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَسِينِ الْقَتْلُ ۖ

۸۹۲۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى . إِنَّ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا . أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلَهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَقَوْلِهِمْ جَلْ ذِكْرًا . وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ
إِنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُضَاهُوا إِلَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ . وَقَوْلِهِمْ جَلْ ذِكْرًا . وَلَا تَشْتَرُوا
بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا . إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . وَأَقُولُ بِعَهْدِ اللَّهِ
إِذَا مَا هَدَتْكُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ
كَفِيلًا ۖ

۵۸۱۔ ہم سے محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی، ان سے احمد بن محمد نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عہد کی قسم
اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل
کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا پھر
اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد
اور انہی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ ان کو آیت تک۔ اس کے بعد
اشعث بن قیس رحمہ اللہ نے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان
کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس ممنون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی
بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کڑاں تھا
(اس کے ٹھکانے میں ہم آنکھوں کے پاس حاضر ہوتے) تو آنکھوں نے فرمایا کہ تم اپنے
گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر عمل ہوگا میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر تو قسم کھا لیا
(جھولی) آنکھوں نے فرمایا کہ جس نے عہد کی قسم نہ لی کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ
کسی مسلمان کا مال ہارپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ
اس پر غضبناک ہوگا۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو حَازِمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ . مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَنْقُضُهَا مَالَ
أَمْرِي مُسْلِمٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ نُصْرَهُ يَوْمَ ذَلِكَ إِنَّ السَّيِّئِينَ كُفَرُوا
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
فَصَدَحَ الْجَلَّالُ شَعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا أَكْذًا وَكَذًا أَقَالَ
فِي الْأَنْزَلَتْ كَأَنَّهُ لِي بِبَرٍّ فِي الْأَرْضِ ابْنِ عِمٍّ لِي
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي تَبَّكَ أَوْ
يَسْبِقُهُ قُلْتُ إِذَا تَخَلَّيْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَنْقُضُهَا مَالَ أَمْرِي مُسْلِمٍ
لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ ۖ

بَابُ الثَّيْنِ فِيْنَا لَا يَمْلِكُ وَفِي
الْمُعْصِيَةِ وَفِي الْقَضْبِ ۝

۱۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَسَلِ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَرْوَةَ عَنْ أَبِي
يُونُسَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَخِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ الْخِيَارَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَخُوَكُمْ عَلَيَّ كُنْ بِمِ
وَأَفَقَّتُهُ وَهُوَ غَضْبَانٌ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ
انْطَلِقْ إِلَى أَخِيكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَذْ
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْلُصُكُمْ ۝

۱۵۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ ح وَ
حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ
الشَّيْبَنِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَبْزِيَةَ الْأَمْسِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَلِيَّ بْنَ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسْبَةَ عَنْ حَدِيثٍ عَائِشَةَ رَفَعِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَيْنَ قَالَ لَهَا
أَهْلُ الْوُفْدِ مَا قَالُوا فَبَرَأَهَا اللَّهُ مِسْمًا
قَالُوا هَلْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْخَدِثِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُثْرُ
الْأُولَى كُلُّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ الْوُفْدُ الْقِدَائِقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى
مُسْلِمٍ بَرَاءَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ لَا يُنْفِقُ عَلَى مُسْلِمٍ شَيْئًا أَبَدًا
لَبَّكَ الْكِنِي قَالَ يَعَاذُكَ أَنْ تَنْزَلَ اللَّهُ وَلِيَاكِلِ
أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى
الْقُرْبَى الْآيَةِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَلَّى وَاللَّهُ فِي رَحْبٍ أَنْ
يُنْفِقَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مُسْلِمٍ الْمُنْفَقَةِ الْآيَةِ كَانَتْ
يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزَعُهَا عَنْهُ أَبَدًا ۝

۱۵۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۸۹۲ - اس چیز کی قسم کھا تا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لیے
یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا۔

۱۵۸۲ - مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس سواری کے جانور مانگنے کے لیے بھیجا تو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ ان میں سے
لیے کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کر سکتا۔ جبیں آپ کے ساتھ آیا تھا
تو آپ غصہ میں تھے جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے
پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یاد دیکھا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سواری کا انتظام کر دیا ہے۔

۱۵۸۳ - ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث
بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے حجاج نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
یونس بن یزید اہلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے
عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور سعید بن عبد اللہ بن قتیبہ
سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے
معلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے
آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا
کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی
کہ بلا شہدہ جھوٹے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دوسری بات یہ کہ) جو سب کی سب
میری برأت کے لیے نازل ہوئی تھیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسلح رم
کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا کہ وہ اللہ اب
کبھی مسلح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہؓ پر اس
طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی دلائل
اولوا الفضل والسعة ان یوتوا اولی العزیز الخ ابو بکرؓ نے اس پر کہا
کہ میں نہیں واللہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری حضرت کر دے چنانچہ آپ
نے پھر وہ خرچ مسلح کو دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے انھیں دیا کرتے تھے اور کہا کہ
واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکوں گا۔

۱۵۸۴ - ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَغْرِيثٍ أَلَا شَعْرَتَيْنِ كَوَافَتُهُ وَهُوَ عَضْبَانُ مَا سَتَّحَسَّنَا لَهُ فَخَلَّتْ أَنْ لَا يَخْلِفَنَا شَيْءٌ قَالَ: وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأُحْلِلَ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِنْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَخَلَّلْتُهَا ۝

۱۵۸۳۔ اِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتُكَلِّمُ الْيَوْمَ فُقُصْلِي أَوْ قَدِ أَدُسْتُ أَوْ كَبُرَ أَوْ حَمِدٌ أَوْ هَلَلٌ فَهُوَ عَلَى نَيْتِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ أَكْلٍ أَرَبِعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ أَبُو سَمِيَّانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ نَحْنُ لَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَّاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ السُّمُوءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَةَ ابْنَةَ أَبِي عَاقِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةٌ أَحَابَةٌ لَكَ رَبِّهَا عِنْدَ اللَّهِ ۝

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُعَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ جَبَّتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے نہدم نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ماقبیلوں کے ساتھ آنکھنور کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: تم میرے آپ سے سواری کا ہاتھ لے لو، میں نے کہا: آپ نے قسم کھالی کہ آپ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا اور کسی چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم تو خود لے گا۔

۱۵۸۳۔ جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی، تسبیح کی، حمد یا لا الہ الا اللہ کہا تو اس کا کم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار میں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسمیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تہل کو لکھا تھا۔ آج اس کو لکھ کر تہل چار سے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمہ السموءی لا الہ الا اللہ ہے۔

۱۵۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوالباب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الہ الا اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کروں گا۔

۱۵۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قنفذ نے روایت بیان کی، ان سے ابو زررہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو پر اہمیت میں بجا رہیں اور اللہ رحمان کے یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

۱۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد الواحد نے

لے مینی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کلمتہ وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت کی ہوگی تو ان کے کہنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صوفیہ گزشتہ کا ہے)

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَمِيَّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا أَدْخِلَ الْبَارَ وَقُلْتُ أُخْرَى أَمَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا أَدْخِلَ الْجَنَّةَ ۝

بربر بربر

باب ۵۹۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا أَوْ كَانَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ رَفَعَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ سَيَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

باب ۵۹۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ يَنْبَغُ أَنْ يَشْرَبَ ظِلَاءً أَوْ سُخْرًا أَوْ مَصِيرًا لَمْ يَحْتِ فِي قَوْلِي بَعْضُ النَّاسِ وَلَكِنَّ هَذِهِ بِأَنْبَغٍ عِنْدَ ۝

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَيْدٍ صَاحِبَ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَسِهِ فَكَانَتْ الْعُرُوسُ حَادٍ مُهْمٌ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْعَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقْتُمْ؟ قَالَ انْقَعَتْ لَهُ تَعْرَافِي كُوسٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ السَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سُوْدَةَ ۝

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے ادراس سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کہہ کر کہہ کر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلام کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضرتؐ کے پاؤں میں مویج آگئی تھی، چنانچہ آنحضرتؐ اپنے بالاقامہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے پھر وہاں سے اُترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلام ایک مہینے کے لیے کیا تھا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نمید (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے بنوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نمید نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضرتؐ کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا۔ ان کی بیوی ہی ان کی میثاق کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہیل رہنے لوگوں سے پوچھا تھیں معلوم ہے، میں نے آنحضرتؐ کو یہ بلایا تھا پھر کہا کہ رات میں آنحضرتؐ کے لیے میں نے کھجور ایک برٹے پالہ میں عجبو دی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضرتؐ کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعیب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودةؓ

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں ہمیز بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

۸۹۶۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھر کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو گئے والی چیز کھائی

۱۵۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھاسکے یہاں تک کہ آنحضرت اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۵۹۲۔ (۱) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن ابی عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں سن کر آ رہا ہوں کہ آنحضرت کی آواز افاقوں کی ویسے، کمزور ہو گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگا لیا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اور مٹی سے کر دی تو اس کے ایک حصہ میں پیٹ دیا اور اسے آنحضرت کی خدمت میں بھجوا دیا، میں نے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت مجھ میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضرت نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضرت نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے اگلے چل رہا تھا آخر میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو زیادہ علم ہے پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور آپ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضرت گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے آنحضرت نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضرت کے حکم سے ان روٹیوں کو چوراکر دیا گیا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک (گھمکی) کپڑی کو چوڑا اور اس میں ملا دیا

رَوَّحَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ مَائِدَتُنَا شَاةً قَدْ بَغَتْ مَسْكُومًا ثُمَّ مَا وَلْنَا نَبِيَّنَا فِيهِ حَقًّا صَدَقَتْ شَتَابَةُ بِأَلَيْهِ ۱۵۹۱ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَبَنًا فَكُلْ تَمْرًا يَخْبُرُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ ۝

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ يَوْمَ مَا دُوِمَ سَلَاةً أَيَّامَ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّه قَالَ لِعَائِشَةَ يَهْدِي ۝

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّه سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَمَنْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ لَعَمْرُكَ فَأَخْرَجَتْ إِفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَخَفَّتِ الْخُبْزَ بِمِثْقَالِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا سَلَّتْ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ فَوُجُوًا فَاطْلُقُوا وَافْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ عَيْنَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاطْلُقْ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى يَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَلْطَى يَا أُمِّسَلِيمَ مَا عَدْتُ لَكَ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْحَبِيبُ قَالَ قَامُوا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْحَبِيبُ فَعَتَّ وَعَصَرَتْ
أُمِّسَلِيمُ عَقْلَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَذَنُ لِعَشْرَةٍ فَأَذَنَ
لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَذَنُ لِعَشْرَةٍ
فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا الْعُومَ كُلَّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْعُومُ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فِي الْإِيمَانِ :

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عِدُّهُ الْأَوْهَابُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْمَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَإِنَّمَا إِزْمِرِي مَا نَوَيْتُمْ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَرَكُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَانِيَّةٌ

باب ١٥٩٨ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ وَجَّهَ النَّذْرَ وَالْمَوْتَةَ
١٥٩٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدُ
كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِهِ أَنَّ مِنْ قَوْمِي أَتَى أَهْلَهُ مِنْ مَالِكٍ
مَدَقَّةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ يَعْصَى
مَالِكٌ فَهُوَ حَدَّثَكَ ۚ

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۹۹ اِذَا احْرَمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْنِي عَنْ مَرْثَاتٍ

اس کے بعد اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا
و دعا پر طبعی اور فرمایا کہ :

دس افراد کو اندر بلاؤ۔ انہیں اندر بلا یا گیا اور اس طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے۔

حاضرین کی تعداد ستریا سسی افراد پر مشتمل تھی۔

بینہ بینہ بینہ بینہ بینہ

۸۹۷۔ قسموں میں نیت

۱۵۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بلاشبہ عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہوگی یا کسی محدث سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۸۹۸۔ جب اپنا مال نذرِ یاقوتہ کے طور پر صدقہ کرے

۳۹۵۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک لڑکے آئے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعہ اور آیت و علی الثلاۃ المذنبین خلقوا کے سلسلہ میں سنا، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے یہ پیش کش کی کہ (اچھی قرآن کی غرضی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں صدقہ کر دوں، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۸۹۹۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ہے نبی! آپ کیوں وہ چیز حرام کہتے ہیں جو اللہ نے آپ

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خرقہ پہنتے ہیں اور اللہ بڑا ہی
معفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے
اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد ذکر و اہم ذکر و ان پاکیزہ
چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عبد بن عمر سے سنا، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکستے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے پھر میں نے اور (ام المؤمنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنکھنور آئیں تو وہ کہے کہ آنکھنور کے مزے معاف فر کی ہو آئی ہے آپ نے معاف فر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنکھنور حب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے یہی بات آپ سے پوچھی، آنکھنور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا کیونکہ آپ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں سے معاف فر کی ہو آئی ہوگی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! آپ کی یہی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے۔ "ان تنوبوا الی اللہ" میں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسر الی البیت" ازواجہ "آپ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ آنکھنور نے فرمایا تھا کہ اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

۹۰۔ نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو نذر پوری کرتے ہیں۔

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے ابو عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

۱۵۹۷۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے انھیں عبد اللہ بن حسنہ خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

اَزْوَاجِكُمْ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ۔ قَدْ
فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ نَجَلَةً اَيَّمَاكُمْ
وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ
اللَّهُ لَكُمْ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّهُ
سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
تُرْعَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُكُّهُ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا
فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ
رِيحَ مَغْفِرٍ أَكَلْتُ مَغْفِرًا؟ قَدْ خَلَّ عَلَى أَحَدِنَا
فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا يَلُ شَرِبْتُ عَسَلًا
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَتَرَكَتُ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنِّي تَوَبَّا
إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ
إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا۔ يَقُولُهُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
وَقَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ۔ وَلَنْ أَعُودَ
لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ۔ وَقَوْلُهُ
يُؤْفُونَ بِالنَّذْرِ

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُهُ أَوْ كَرُمَ
يُفْهِمُوا عَنِ النَّذْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
النَّذْرَ لَا يَقْدُمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يَسْتَمَرُّ بِالنَّذْرِ مِنَ الْخَلْقِ

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُهُ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضرتؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فرازی نے بیان کیا، ان سے حیدر نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان احمول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضرتؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خیر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بولہا ہوگا)

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوامریل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے دیں گے بیٹھیں گے نہیں، دیکھی چیر کا سایہ لیں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں عبدالوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۰۶۔ جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو

پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

۱۶۰۹۔ ہم سے محمد بن ابی بکر المقدسی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیب نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حوہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

اتَّ اللَّهُ لَعْنَتِي عَنْ تَعْدِيٍّ هَذَا نَفْسَهُ وَرَأَاهُ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ الْفَرَزْدَقِيُّ عَنْ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

بِزِيَّتِهِ

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطَوِّفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَاهٍ أَوْ عِنْدِهِ قِطْعَةً ۝

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي هِشَامٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُمْ يُكُونُونَ بِالْكَعْبَةِ بِأَشْيَاءٍ يَقْوَدُونَ بِهَا نَارًا فَاجْعَلُوا أَمَةً فِي أَنْفُسِهِمْ فَعَلَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ۝ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقْوَدَهُ بِيَدِهِ

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا إِنَّا نَتَوَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ يُحِيلُ فَارْتَمَعْنَا فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرَّاءِ بَلَّ دَارُ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَقِيلَ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَعْتُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَلِمَتُكُمْ وَلَا يَسْتَقِيلُ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَقِيلُ وَنَاسِئَةً مَرَّةً قَالَ عَنِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا مَا وَاقٍ

الْمَخْدَرِ وَالْفَطْرِ ۝

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّسِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِيبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عِنْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انہیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضرت بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذرانی ہے کہ ہر سال یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اچھا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷۔ کیا قسموں اور نذرانوں میں زمین، بکریاں، بھیتیں اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمرہ مال نہیں ملتا تھا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار اہل حد و دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میرا مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک بارش تھا۔

۱۶۱۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے، ان سے ابن میثم کے مولا ابو الخیثم نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خیبر کی روانگی کے لیے نکلے۔ اس روانگی میں ہمیں سونا چاندی، غنیمت میں نہیں ملتا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملتا تھا، پھر نبی حبیب کے ایک شخص رفاع بن زید نامی نے اس حضورؐ کو ایک غلام بہہ میں دیا۔ غلام کا نام مدغم تھا۔ پھر آنحضرتؐ ولوی القری کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القری میں پہنچ گئے تو مدغم کو جب کہ وہ آپ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیرا کر لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شہد جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چھ لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چیل کا ایک قسمہ یا دو قسمے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

عَلَيْهِ يَوْمَ الْأَصَا مَرَفَاتٍ يَوْمَ أُنْصِيَ الْأَفْطَرُ
فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي رَسُولِي اللَّهُ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ تَكُنُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْفِطْرِ
وَلَا يَوْمِي صَيَا مَعَهَا ۝

۶۱۰۔ احَدًا ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ تَذَرْتُ
أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا مَا عِشْتُ
مَنْوَاقِفْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَقَالَ أَمَرَ
اللَّهُ بِوَقَائِ الْمَنَازِرِ وَتُعِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ الْفِطْرِ
فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۝

يَا بَنِي
الْأَرْضِ وَالْغَنَمِ وَالزَّرْعِ وَالْمَتَاعِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لَللَّهِ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْسَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسُ مِنْهُ قَالَ
أَنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَقَصَدْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى يَدِّي حَاجَةُ لِحَابِي
۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ مَوْلَى ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَقْلَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ
وَالنِّسَاءَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِثْقَالَ ثَمَرٍ مِنَ الثَّمَرِ
يُقَالُ لَهُ دَقَاعَةٌ بَنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَامًا يَقَالُ لَهُ مِدْعَمُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى وَادِي الْقُرَى إِذَا كَانَ يَوَادِي الْقُرَى بَيْنَا مَدْعَمًا
يَحْمِلُهُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ عَارِشًا
فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّلَّةَ الَّتِي أَخَذَ
يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَقَاتِلِ لَمْ تُقْبِلْهَا الْمَقَاتِلُ بِسَمِّ لَتَشْتَبِلْ عَلَيْهِ نَارًا ۝

فرمایا کہ یہ آگ کا قسہ ہے یا دوسرے آگ کے ہیں۔
مزہز بن مزہز

قُلْنَا سَمِعْنَا ذَٰلِكَ النَّاسُ جَاءُوا بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى
الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكُ تَيْنِ تَارٍ أَوْ شِرَاكَا تَيْنِ تَارٍ

باب ۹ کفارات الایمات

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَقْنَا رُتَّهُ إِيَّاهُمْ عَشْرَةَ
مَسَاكِينٍ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَلَّى قَبْدَانِيَةً مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ
نُسْكَ وَيَذْكُرُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٌ وَعِكْرَمَةُ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ قَصَا حَبِيبًا بِالْخِيَارِ
وَقَدْ خَفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا
فِي الْقَبْدَانِيَةِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ قَبْدَانَ
بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ نَبِيَّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدْنُ قَدْ تَوَلَّى
فَقَالَ: أَيْكَ ذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
مِنْ دِيَّةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ. وَخَبَرَنِي
ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالنُّسْكَ
شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

باب ۹۹ تَوَلَّى تَعَالَى قَدْ قَرَعَ اللَّهُ

لَكُمْ تَحِلَّةً أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُكَلِّمُونَ مَتَى تَجِئُوا الْكُفَّارَةَ عَلَى النَّبِيِّ
وَالنَّفَقَةِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ قَالٍ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ قَبْدَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ
مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ أَقَى فِي رَمَضَانَ
قَالَ سَتُحْلِلُهُمْ تَعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ:

۹۰۸۔ قسموں کے کفارے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا
کھانا ہے“ اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دینا ہے
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ
قرآن مجید میں جہاں ”او“ (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار
یتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ
عنه کو ذبیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا۔

۱۶۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ فرمایا کہ قریب ہو یا دس قریب ہو
تو آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے کپڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں،
آنحضرتؐ فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دے دو اور مجھے ابن
نے خبر دی، ان سے ابوبکر نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی
ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے۔

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا

مقرر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ بڑا جانتا والا، بڑا
حکمت والا ہے اور مال وار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا
ہے۔

۱۶۱۳۔ (۱) ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے
سنادہ حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے بیان کرتے تھے ان سے ابومریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا بات
ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضرتؐ نے

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے
پوچھا کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں انھوں نے
پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپ
نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں
کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیا تر ہے) آپ نے فرمایا کہ اسے پر امصدقہ کرو انھوں
نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر امصدقہ کروں؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی
ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپ نہیں دیکھے اور آپ کے سامنے کے دست
وکھائی دینے لگے اور پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔
۱۰۹۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست
کی مدد کی۔

فَمَنْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: فَمَنْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ نَجَسَ قَائِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ
الْمِكْتَلُ الْمَضْغَمُ، قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ فَضَجَكَ الشَّيْءُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ
قَالَ: أَطْعِمُهُ عِيَالَكَ؟

باب ۹۱۱ مَن آعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكِفَارَةِ

بہ ہند ہند ہند

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں
نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے محبت کر لی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا
کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے
روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انھاری صحابی
"عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیادہ ہے اس میں کھجوریں تھیں انھوں نے
فرمایا کہ اسے جاؤ اور صدقہ کرو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اپنے
سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم
سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں
ہی کو کھلا دو۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ
قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ
لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ
الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ إِذْ هَبْ بِحَدِّ أَنْتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ عَلَى أَخَوَجٍّ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالسِّدِّيُّ
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجٍّ
مِنَّا شَرُّ قَالَ إِذْ هَبْ فَا طَعِمَهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۱۱ يَنْعَى فِي الْكِفَارَةِ عَشْرَةَ

مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا ۱۰

۹۱۱۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ
وہ قریب کے ہوں یا دور کے۔

۱۶۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے فرمایا کیا

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

مَنْ أَمَرَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ، هَلْ تَجِدُ مَا
تُسْتَعْتَقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟
قَالَ لَا أَحَدًا فَأَيُّ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرِي فِيهِ شَرْهُ فَقَالَ خُذْ هَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعْلَى أَفْقَرُمِنَا؟ بَيْنَ
لَا بَيْنَهُمَا أَفْقَرُمِنَا ثُمَّ قَالَ خُذْ مَا طَعِمَهُ
أَهْلَكَ

يَا مَالِكُ صَاعُ الْمِدْيَةِ وَمِدَى الشَّيْءِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ
الْمِدْيَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدْرًا يَعْدُ قَرْنًا

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ
الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدًّا وَثَلَاثًا مَوْلُكُمُ الْيَوْمَ يَزِيدُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَاغِدَادِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمِدَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّ الْأَوَّلَ وَفِي ثَلَاثَةِ
الْيَمِينِ بِمِدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ
لَنَا مَا لَكَ مُدًّا مَا أَعْظَمَ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا تَرَوْا الْقَصْلَ
الَّذِي مُدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ، لَوْ
جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بِأَيْدِيكُمْ لَكُمْ سَعُونَ؛ قُلْتُ مَا لَعَنِي بِمِدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْقَصْرَ أَمَّا يَبُودُ إِلَى مِدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضرتؐ نے
فرمایا کیا تھا اسے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں
دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں،
دریافت فرمایا، کیا ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس
کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس ایک
عرق (لو کر) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے لے لو
اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدلوں
کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

۹۱۲۔ مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیانہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا مدر (ایک پیانہ) اور اس میں برکت ۱۰ اور جو یہ حدیث بھی اہل مدینہ کو
نسلًا بعد نسل حاصل رہی۔

۱۶۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن
مالک مزی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ایک صاع تمھارے زمانہ کے مد سے ایک مدر تھا یعنی برابر ہوتا تھا یہ
میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۱۶۱۷۔ ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے حدیث بیان کی، ان
سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے
مذ کے حساب سے دیتے تھے اور قمر کا کفارہ بھی آنحضرتؐ کے مذ سے دیتے تھے
ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مذ تھا جسے مذ سے بڑا ہے
اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضرتؐ ہی کے مذ کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان
کیا کہ اگر ایسا کوئی مالک آیا جو آنحضرتؐ کے مذ سے چھوٹا مذ مقرر کر دے تو تم کس کے
حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کی کہ ایسی محدث میں ہم آنحضرتؐ
ہی کے مذ کے حساب سے نکال کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم
ہمیشہ آنحضرتؐ ہی کے مذ کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
جروہی، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ! ان کے کیل دہیلے ہیں ان کے صانع اور مژدیں برکت فرما۔

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ایک غلام کی آزادی ۴ اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۹۱۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن اکرم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

۹۱۴۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۹۱۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نسیم بن تمام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آغختور سے خرید لیا جس نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبلی غلام تھا اور بچے ہی سال مر گیا۔

۹۱۵۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولادہ کے حامل ہوگی؟

سَالِیْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَلَّهُمْ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِثْلِيَا لَهُمْ وَمَصَائِعِهِمْ وَمُؤَدِّهِمْ ۚ
بَابُ ۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
وَأَيُّ الرِّقَابِ أَذْكَى؟

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عُمَارٍ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْفٍ مِنْهُ عَصْفًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يَرَجَّحَهُ بِمَرْجَحِهِ ۚ

بَابُ ۹۱۴ عَنْهُ الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ وَ الْمَكَاتِبُ فِي الْكُفَّارَةِ وَ عِتْقُ وَلَدِ الزَّانَا . وَقَالَ طَاوُوسٌ يَخْبَرُ الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۚ

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسٍ رَجُلًا مِمَّنْ الْأَنْصَارُ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّخَعَارِ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا ارْتَضَيْتُ مَاتَ غَاثًا أَوَّلًا ۚ

بَابُ ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ يَمُنْ تَكُونُ وَلَا ذَكَاةَ ۚ

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۹۱۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

کہ یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو مکمل غلام کو مکمل غلام کے زمرہ سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز مالک کی موت کے بعد خیریت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ بیصفت نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

شُعْبَةُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَكْتُبَ لِرَبِّهَا
فَاَسْتَوْطَعُوا عَلَيْهَا اَفْوَالَهَا فَكَرِهَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَرْنِيهَا اِنَّهَا لَوَالِدَةٌ
لِمَنْ اَعْتَقَ ۝

باب ۹۱۶ الاِسْتِغْنَاءُ فِي الْاَيَّامِ ۝

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَمَّادٌ عَنْ خِلَانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوَيْ
عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ
اسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا اَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي
مَا اَحْمِلُكُمْ لَمْ يَثْمًا مَا شَاءَ اللهُ فَاُفِي يَامِلٍ
فَاَمَرْنَا بِشَرَاةٍ ذَوْدًا فَلَمَّا اَنْطَلَعْنَا قَالَ بَعْضُنَا
لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا هَلُمَّ
فَقَالَ اَبُو مُوسَى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ
حَمَلَكُمْ اِنِّي وَاللهِ اِنْ شَاءَ اللهُ لَا اَحْمِلُ عَلَى
بَيْنَيْنِ فَاَرَى غَيْرَ مَا حَاجِبًا وَنَهَا اِلَّا كَفَرْتُ
عَنْ تَيْمِيْنِي وَ اَتَيْتُ اَلشَّرَفَ هُوَ
خَيْرٌ ۝

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَمَّادٌ
وَقَالَ اِلَّا كَفَرْتُ تَيْمِيْنِي وَ اَتَيْتُ اَلَّذِي هُوَ خَيْرٌ
اَوْ اَتَيْتُ اَلَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ كَفَرْتُ ۝

میرزا میرزا

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجْرٍ عَنْ هَارِثِ بْنِ سَمْعٍ
اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِمَاتُ لَ اَلْهُوَ فِي النَّسْكَ
عَلَى تَمْنِيْنِ اَمْرًا كُلِّ تِلْكَ اَمَّا يَتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ

حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ
کیا (آزاد کرنے کے لیے) تو ان کے پیچھے، لاکھوں نے اپنے لیے ولاد کی شرط لگائی یہی
نے اس کا ذکر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا غریب ولاد تو کسی
کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

۹۱۶ - قسم میں استغناء

۱۶۲۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عماد نے
حدیث بیان کی، ان سے خیلان بن جبر نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے
اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری
کے لیے جانور مانگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ اشعر میں تعین سواری کے جانور نہیں
دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ لے
تو تین اونٹ ہیں دیے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض
نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا ہم آنحضرت کے
پاس جانور سواری کے لیے مانگے اسے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں سواری
کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ نے عنایت فرمائی میں ابو موسیٰ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میرے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس
کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے
لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ، اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں قسم کھاؤں گا اور پھر
اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا۔
اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

۱۶۲۳ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے عماد نے حدیث بیان
کی انھوں نے (اس روایت میں یہ ترتیبی طرح ایمان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا
کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی) دیا اس طرح آنحضرت نے فرمایا
کہ میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کر دوں گا۔

۱۶۲۴ - ہم سے علی بن محمد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن جبر نے، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج
رات میں اپنی توستے بیروں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنمے گی جو اللہ

فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ بِهٖ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي فِي يَمِينِي ۖ لَقَدْ نَزَّلَ
 قُلُوبَنَا نَسْأَمُ ۖ اللَّهُ فَتَنَسَّى مَطَافَ يَمِينٍ قَلَمٍ
 تَأَمَّتْ زَمْرًا مِّمَّنْ يَبْكُونَ ۖ رَأَوْا وَحْدَهُ يُشْفِقُ خَلَامٍ
 فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَدْرِيهِ قَالَ : نُو قَالَ ابْنُ شَازٍ
 اللَّهُ ثُمَّ يَخْتَفُ ۖ وَكَانَ دُرَّكَافٍ خَاجِتِهِ وَقَالَ
 مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
 اسْتَشَفْنِي وَحَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ
 حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

باب ۹۱۷ الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ النَّعْمِ بْنِ
 عَنْ زُهَيْرٍ الْحَرَمِيِّ قَالَ لَنَا عَنْ أَبِي مُوسَى وَكَانَ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذِهِ الْحَيَّةِ مِنْ جَزْمِ أَخَاءٍ وَمَعْرُوفَةٍ
 قَالَ فَقَدَرْتُ مَرَّعًا قَالَ وَفَدَّرْتُ فِي مَعَامِدِ لَحْمٍ دَجَاجٍ
 قَالَ رَفِي أَنْعَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ اللَّهِ أَحْمَرَ كَانَتْ
 مَوْلَى قَالَ فَلَمْ يَدُنْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَإِنِّي قَدْ
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ
 قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَيَذَرُهُ فَخَلَقْتُ أَنْ
 لَا أَلْعَمَهُ أَبَدًا ۖ فَقَالَ أَدُنْ أَخْبِرَكَ عَنْ
 ذِيكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمِلَهُ وَهُوَ يُقْسِمُ
 نَعْمًا مِّنْ نَّعِيمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ
 وَهُوَ عَصْبَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَخُو لَكُمْ وَمَا عِنْدِي
 مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَإِنِّي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِإِ بِلِيٍّ فَيَقِيلُ آيَةً
 هُوَ أَكْبَرُ الْأَشْعَرِيِّينَ ۖ فَاتَيْنَا فَأَمَرَنَا بِعَجَسٍ
 ذُو دَعَرٍ الدَّارِي قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ
 رَدِّمْنَاهُ ۖ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَقْتُ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا

کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان سے ان کے معاویہ نے کہا، سفیان نے بیان کیا کہ
 مراد فرشتہ ہے کہنے انشاء اللہ، لیکن آپ بھول گئے اور ہر مقام بیروں کے پاس گئے
 لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناقص بچہ ہوا تھا، کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں
 ہوا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ
 دیا ہوتا تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انھوں
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر انھوں نے استنثار کر دیا ہوتا
 اور ہم سے ابوالزناد سے اصرح کے واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح
 بیان کیا۔

۹۱۷۔ کفارہ قسم کر ڈرنے سے پہلے اور اس کے بعد

۱۶۲۵۔ ہم سے علی بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم
 نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے قاسم ثمالی نے حدیث بیان کی
 ان سے زہد بن جری نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور
 ہمارے قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملہ کی روایت تھی، بیان کیا کہ
 پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا بیان کیا کہ حاضرین میں بنی
 تیمم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا جیسے مولا ہو، بیان کیا کہ وہ شخص کھانے
 پر نہیں آیا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس شخص نے کہا کہ میں نے
 اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں
 نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا، قریب آباد
 میں تمہیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں
 اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضرت سے سواری کا
 جانور مانگا، آنحضرت اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے
 تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
 آنحضرت اس وقت غنہ تھے آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری کے
 جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لیے
 میں تمہیں دے سکوں بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر آنحضرت کے پاس غنیمت
 کے اونٹ آئے تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے ہم حاضر ہوئے تو
 آنحضرت نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا، بیان کیا کہ ہم وہاں
 سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضرت کے

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَدَّثَنَا نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَاللَّهُ لَكُنْ تَعَقَّلْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ لَا تَقْلِحُ أَبَدًا أَرْجِعُوا إِلَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَنْ كَرِهَ بَيْتَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا إِنَّمَا لَكَ نَسْتَهْضِمُكَ فَهَلَفْتَ أَنْ لَا تَهْلِكَ ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَهَلَفْتَنَا أَوْ قَعَرْنَا إِنَّكَ بَيْتُكَ قَالَ إِنَّمَا نَقْلُكُمْ أَهْلًا مِمَّا حَمَلَكُمْ اللَّهُ إِلَيْنَا وَاللَّهُ إِنَّمَا لَا أَهْلِي عَلَى يَمِينِي فَإِنْ فَرَّيْتُهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَنِّي الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَامِيمٍ الْكَلْبِيِّ

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَامِيمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوْدِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا أَهْلَكَتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَإِنَّ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْعَلُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ وَقَالِيَهُ يُونُسُ بْنُ سَيَّاسٍ بْنُ عَطِيَّةٍ وَبِمَاكَ ابْنُ حَرْبٍ وَحَمِيدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهَيْثَمُ بْنُ أَبِي

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے پھر میں بلا بھیجا اور سواری کے جانور رعایت فرمائے آنحضرتؐ اپنی قسم قبول کئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم بھی کامیاب نہیں ہو سکتے، چلو ہم سب آنحضرتؐ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہم پہلے کئے تھے اور آپ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے ہم نے سمجھا کہ آپ اپنی قسم قبول کئے ہوں گے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے ابو قلابہ اور قاسم بن قامیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم نے اور ان سے زہد بن

۱۶۲۷ - ہم سے ابو مسمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہد بن یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸ - مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عون نے خبر دی انھیں حسن نے، ان سے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگتے تمہیں یل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی، لیکن اگر مانگتے پر ملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

بزمہ بمنزہ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی موانع البیِّنات جلد ۱	مولانا ابوالوفاء محمد امجد علی شاہ صاحب
تفسیر طبری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور توحید	ڈاکٹر سید سعید محمد
قرآن نامہ از ترجمین و تفسیر	ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری
نظائر القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	ڈاکٹر عزیز العتایدی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عسکری
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب اللہ بھٹو
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر بیہدائم	۳ جلد
جامع ترمذی	۱۰ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۲ حصے کول
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	۱۰ جلد
مناہج برقی بیہدائم مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	۱۰ جلد
تقریر بخاری شریف	۴ حصے کامل
تحریر بخاری شریف	۱۰ جلد
تفہیم السنن	۱۰ جلد
شرح الیعین نووی	۱۰ جلد

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں